...من و لطف خداوندگار | گنه بنده کردست و او شرمسار

و کہ ... اور مہربانی خداوندگار کی | گنہ بندی نے کیا ہے اور وہ شرمندہ ہی

...لفان کعبهٔ جلالش بتقصیر عبادت معترفند که ما عبدناک حق عبادتک

...بیٹھنے والے کعبہ بزرگی اوسکی کے ساتھ تقصیر بندگی کی اقرار کرنیوالی ہین کہ نہین عبادت کی ہمنے حق عبادت کرنی تیری کا

...اصفان حلیهٔ جمالش بتحیر منسوب که ما عرفناک حق معرفتک

...ت کرنیوالی صورت جمال اوسکے ساتھ حیرت کی نسبت کیی گئی کہ نہین پہچانا ہمنے تجھے جیسا کہ حق پہچاننے تیرے کا ہے

...لعه گر کسی وصف او ز من پرسد | بیدل از بی نشان چگوید باز

جو کوئی وصف اوسکا مجھسی پوچھے | بیہوش بےپتے سے کیا کہے پھر

...شقان کشتگان معشوقند | برنیاید ز کشتگان آواز

مارے ہوئے معشوق کے ہین | نہین نکلتی ہے مرے ہوؤن سے آواز

از صاحبدلان سر بجیب مراقبه فرو برده بود و در بحر مکاشفه مستغرق شده

صاحبدلون سے سر بیچ گریبان مراقبے کے نیچے لے گیا تہا اور بیچ دریای مکاشفہ کے ڈوبنے والا ہوا

...یکه ازان معاملت باز آمد یکی از اصحاب گفت ازین بوستان که بودی

...قت کہ اوس معاملہ سے پہر آیا ایک نے دوستون سے کہا اس باغ سے کہ تہا تو

...یه تحفه کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم که چون بدرخت

...تیئن کیا تحفہ عنایت کیا تونے یارون کی تئین کہا صاحبدل نے ارادہ رکہتا تہا مین کہ جب پاس درخت

...ل برسم دامنی پر کنم هدیهٔ اصحاب را چون برسیدم بوی گلم چنان مست

...کے پہنچون مین دامن بہر لونگا مین واسطے یارون کے جو پہنچا مین خوشبوی گل نے ایسا مست

...ه دامنم از دست رفت قطعه | ای مرغ سحر عشق ز پروانه بیاموز

دامن ہاتھ میری سے گیا | ای چڑیا صبح کی عشق پروانہ سے سیکھہ

...ا سوخته را جان شد و آواز نیامد | این مدعیان در طلبش بیخبرانند

جلا ہوی کی تئین جان گئی اور آواز نہ آئی | یہ دعوی کرنیوالی بیچ طلب اوسکی کے بیخبر ہین

کس را که خبر شد خبرش باز نیامد ✤ ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وهم ✤ وز هر چه گفته‌اند

جس کسی کو خبر ہوئے اوسکی پھر نہ آئی ✤ ای خدای تو برتر ہی خیال و اندازے و شک اور وہم سی اور جس چیز سی کہ کہی بزرگون نے

شنیدیم و خوانده‌ایم ✤ دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ✤ ما همچنان در اول وصف تو مانده‌ایم

اور سنا ہی ہمنے اور پڑہا ہی ہمنے ✤ دفتر تمام ہوا اور آخر کو پہنچی عمر ✤ ہم ویسے ہی بیچ پہلی ہی صفت تیری کی رہی ہین ہم

ذکر محامد پادشاه اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نور الله تربته

ذکر صفتون پادشاہ اسلام آتابک ابو بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ تربت اوسکی

ذکر جمیل سعدی که در افواه عوام افتاده است و صیت سخنش که در بسیط زمین

ذکر خوب سعدی کا کہ بیچ منہون خلق کے پڑا ہے اور شہرہ سخن اوسکی کا کہ بیچ کشادگی زمین کے

رفته و قصب الجیب حدیثش که همچو شکر میخورند و رقعه منشآتش که چون کاغذ زر

گیا اور قصب الجیب حدیث اوسکی کے کہ مانند شکر کے کہاتے ہین اور ٹکڑا تصنیفات اوسکی کا مانند کاغذ زر کے

میبرند بر کمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد بلکه خداوند جهان و قطب دایره

لیجاتے ہین اوپر بزرگی اور علمیت اوسکی کے گمان نہ سکیئے کرنا ✤ بلکہ صاحب کا اور قطب دائرہ

زمان و قائم مقام سلیمان و ناصر اهل ایمان اتابک اعظم مظفر الدنیا والدین

زمن کا اور قائم مقام سلیمان علیہ السلام کا اور یاری دینی والا صاحب ایمان کا اتالیق بڑا پادشاہ بڑا فتح پاگیا دنیا اور دین کا

ابوبکر بن سعد بن زنگی ظل الله تعالی فی ارضه رب ارض عنه و ارضه

کون یعنی ابوبکر بن سعد بیٹا زنگی کا ✤ سایہ خدا تعالی کا بیچ زمین کے ای رب میری راضی ہو اوس سے اور راضی رکہ اوسکو

بعین عنایت نظر کرده است و تحسین بلیغ فرموده و ارادت صادق

اوس بادشاہ نی طرف میری بخشش سے نظر کی ہی اور شاباش بہت فرمائی ✤ اور خواہش سچے

نموده لاجرم کافه انام خاصه و عوام بمحبت او گرائیده‌اند والناس علی دین ملوکهم

کی خواہ مخواہ گروہ خلق سے خاصون اور عامون نے سبب محبت اوسکی کی خواہش کی ہی اور لوگ اوپر دین بادشاہون کے ہین

قطعه

زانگه که ترا بر من مسکین نظر است ✤ آثارم از آفتاب مشهورتر است

جبسے کہ تیری ہی اوپر مجھ غریب کی نظر شفقت کی ✤ نشانیان میری بیچ آفتاب سی مشہور زیادہ ہین

گر خود همه عیبها بدین بنده درست
اگر تحقیق سب عیب بیچ اس بندی کے ہین

هر عیب که سلطان بپسندد هنر است
اگر ہر عیب کہ جو پادشاہ پسند کرے ہنر ہے

قطعه گلی خوشبوی در حمام روزی
ایک مٹی خوشبودار بیچ حمام کے ایک روز

رسید از دست محبوبی بدستم
پہنچی ہاتہ ایک معشوق کی بیچ ہاتہ میری کے

بدو گفتم که مشکی یا عبیری
مین نے کہا اسے کہ مشک ہی تو یا عبیر ہے تو

که از بوی دلاویز تو مستم
کہ خوشبوی دلاویز تیری سے مست ہون مین

بگفتا من گلی ناچیز بودم
اوس مٹی نے کہا مین ایک مٹی ناچیز تہی مین

ولیکن مدتی با گل نشستم
ولیکن بہت دنون ساتہ گل کی صحبت کی مین نے

جمال همنشین در من اثر کرد
جمال ہمنشین کی یعنی صحبت گل نے بیچ میری اثر کیا

وگرنه من همان خاکم که هستم
وگرنہ مین وہی خاک ہون جیسا کہ جانتے ہین مجکو

اللهم متع المسلمین بطول حیاته وضاعف ثواب جمیله وحسناته وارفع
یا اللہ برخوردار کر مسلمانون کو بسبب دراز ہونی عمر اوسکی کی اور چند کر پاداش خوبی اوسکی کا اور نیکیون اوسکی کا اور بلند کر

درج اودائه وولاته ودمر علی اعدائه وشناته بما تلی فی القران من آیاته
درجے دوستون اور نوکرون اوسکی کی اور ہلاک کر اوپر دشمنون اوسکی کی اور بدخواہون اوسکی کے برکت اوس چیز کی کہ تلاوت کیجاتی ہی بیچ قرآن کے

اللهم آمن بلده یا رب واحفظ ولده
قطعه لقد سعد الدنیا به دام سعده
تحقیق کہ نیک بخت ہوئی دنیا ساتہ اوسکی ہمیشہ رہو نیک بختی ساتہ او

وایده المولی بالویة النصر
یا اللہ امن کر شہر اوسکا ای پروردگار اور نگاہ رکہ اوسکی اولاد کو

کذلک تنشا لینة هو عرقها
جیسا نشو و نما پاتا ہے درخت ویسی ہوئی ہی شاخین اوس

ومن نبات الارض من کرم البذر
اور مدد اوسکی ای مولا بسبب نیزہ ہائی فتح کے
روئیدگی زمین کی بزرگی بیچ کی سی ہے

ایزد تعالی و تقدس خطه پاک شیراز را
خدا برتر اور پاک شہر شیراز کو

بهیبت حاکمان عادل و همت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگهدارد
بیچ ہیبت حاکمون عادل اور توجہ عالمون با عمل کے تا زمان برپا ہونی قیامت کی بیچ پناہ سلامت کے نگاہ رکہے

قطعه

اقلیم پارس را غم از آسیب دهر نیست
ولایت پارس کی نہین غم آفت زمانی سے

تا بر سرش بود چو توی سایهٔ خدا
جب تک اوسکے سر پر رہیگا تجھ ایسا پادشاہ

امروز کس نشان ندهد در بسیط خاک
آج کی دن کوئی پتا نہین دیتا ہی بیچ کشادگی زمین کے

مانند آستان درت مأمن رضا
مانند چوکھٹ دروازہ تیرے کے جای آرام خوشنودی کے

بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر
اوپر تیرے ہے ای پادشاہ نگاہ رکھنا خاطر بیچارونکا اور شکر

بر ما و بر خدای جهان آفرین جزا
اوپر ہمارے اور اوپر خدا کے جہان پیدا کرنیوالے کے بدلا نیکی کا

یارب ز باد فتنه نگهدار خاک پارس
ای پروردگار ہوای فتنہ سے نگاہ رکھ شہر شیراز کی خاک

چندانکه خاک را بود و باد را بقا
جب تک کرہ زمین کا رہی اور ہوا کی ہمیشہ زندگی ہووے

در سبب تالیف کتاب

ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یک شب تأمل ایام گذشته میکردم و بر عمر تلف کرده تأسف میخوردم
ایک رات کو خیال بیچ زمانی گذری ہوئی کی کرتا تھا مین اور اوپر عمر تباہ کی ہوئی کی افسوس کرتا تھا مین
و سنگ سراچه دل بالماس آب دیده می‌سفتم و این بیتها مناسب حال خود
اور پتھر حجرہ دل اپنے کا ساتھ الماس آب دیدہ کی بیدھتا تھا مین اور یہ بیتین مناسب حال اپنے کے

میگفتم
کہتا تھا مین

مثنوی

هر دم از عمر میرود نفسی
ہر وقت عمر سے جاتا ہے ایکدم

چون نگه میکنم نماند بسی
جو دیکھتا ہون مین بغور تو نہین رہی ہے بہت

ای که پنجاه رفت در خوابی
ای سعدی کہ پچاس گئے اور بیچ خواب کی ہے تو

مگر این پنج روز دریابی
مگر یہ پانچ روز پہچانے تو

خجل آن کس که رفت و کار نساخت
شرمندہ وہ شخص کہ گیا اور کچھ کام نہ کیا

کوس رحلت زدند و بار نساخت
نقارہ کوچ کا بجایا اور اسباب نہ لادا

خواب نوشین بامداد رحیل
نیند میٹھی صبح کوچ کرنے کی

باز دارد پیاده را ز سبیل
پیچھے رکھتی ہی پیادہ کی تئیں راہ سی

هر که آمد عمارتی نو ساخت
جو آیا ایک عمارت نئی بنا گئے

رفت و منزل بدیگری پرداخت
چلا گیا وہ عمارت دوسرے کے لیے خالی کی

وان دگر پخت همچنین هوسی
اور اوس دوسری نے پکائی اسیطرح ہوس

وین عمارت بسر نبرد کسی
اور یہ عمارت پوری نہ کر گیا کوئی

یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بغیر قیام کو دوست مت رکھ

دوستی را نشاید این غدار
دوستی کی تئیں نہیں لائق ہی یہ بیوفا

مایهٔ عیش آدمی شکم است
اصل زندگی آدمی کی پیٹ ہے

تا بتدریج میرود چه غم است
اگر اعتدال سے جاتا ہی تو کیا غم ہے

گر به بندد چنانکه نگشاید
اگر بند ہووی ایسا کہ نہ کھلے

گر دل از غم بری کند شاید
جو دل غم سے بری کرے تو لائق ہے

ور گشاید چنانکه نتوان بست
اور جو کھلے ایسا کہ بند نہو سکے

گو بشو از حیات دنیا دست
کہ اوس شخص کو زندگی دنیا سے ہاتھ دھو

چار طبع مخالف سرکش
چار طبیعتیں ضد کرنیوالی اور نفرت کرنیوالی

چند روزی بوند با هم خوش
کتنے دنوں رہتی ہیں آپس میں خوش

گر یکی زین چهار شد غالب
جو کوئی ان چاروں میں سے غالب ہوا

جان شیرین برآید از قالب
جان میٹھی نکل جاتی تن سے

لاجرم مرد عارف کامل
اسی لیے مرد خداشناس صاحب کمال

ننهد بر حیات دنیا دل
نہیں رکھتا ہی اوپر زندگی دنیا کی دل

نیک و بد چون همی بباید مرد
نیک اور بد جو آخر کار مرنے والے

خنک آنکس که گوی نیکی برد
خوشا وہ شخص کہ گیند نیکی کا لے گیا

برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان زندگی کا بھیج قبر اپنی کی طرف

کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نہ لاویگا پیچھے سے تو آگے بھیج

عمر برف است و آفتاب تموز
عمر مثل برف کی ہی اور یہ دھوپ ... کی

اندکی ماند و خواجه غره هنوز
تھوڑی سی باقی رہی اور خواجہ مغرور ہے ابتک

ای تهی دست رفته در بازار
ای خالی ہاتھ گیا ہوا بیچ بازار کے

ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہوں میں بھر نہ لاویگا تو دامن اپنا

هر که مزروع خود بخورد بخوید
جس شخص نے کھیتی اپنی کھائی کچی

وقت خرمنش خوشه باید چید
وقت خرمن کے اوسکو لائق ہے بالی چننی

پند سعدی بگوش جان بشنو
نصیحت سعدی کی کان جان سے سن

ره چنین است مرد باش و برو
راہ ایسی ہی مردانہ وار ہو اور چل

بعد از تأمل این مصلحت آن دیدم که در نشیمن عزلت نشینم
بعد از فکر کرنے اسبات کی مصلحت یہ دیکھی میں نے کہ بیچ تنہائی گوشہ نشینی کے

نشینم و دامن صحبت فراهم چینم و دفتر از گفتهای پریشان بشویم و من بعد

بیٹھوں میں اور دامن صحبت سی چنوں میں اور دفتر باتوں پریشان سے دہوؤں میں اور اسکے پیچھے

پریشان نگویم بیت

پریشان باتیں نکہوں میں

زبان بریده بکنجی نشسته صم بکم

زبان کٹا ہوا بیچ ایک گوشے کی بیٹھا بہرا اور گونگا

به از کسی که نباشد زبانش اندر حکم

بہتر اوس شخص سے کہ نہو وی زبان اوسکی بیچ حکم کے

تا یکی از دوستان که در کجاوه انیس من بودی

تو ایک دوستوں سی کہ بیچ کجاوے کے ہمنشین

من بودی و در حجره جلیس برسم قدیم از در درآمد چندانکه نشاط ملاعبت کرده

میرا تھا اور بیچ کوٹھری کے پاس بیٹھنے والا ساتھ رسم قدیم کی دروازے سی آیا جتنا کہ خوشی مزاح اور خوش طبعی اور بازی کی

و بساط مداعبت گسترده جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبد برنگرفتم رنجیده

اور بچھونا بازی کا بچھایا جواب اوسکو نکہا میں نے اور سر زانوی عبادت سی نہ اوٹھایا میں نے رنجیدہ ہوکے

نگه کرد و گفت قطعه

دیکھا اور کہا

کنونت که امکان گفتار هست

اب تجکو کہ طاقت بات کرنے کی ہے

بگوی ای برادر بلطف و خوشی

کہہ ای بھائی ساتھ مہربانی اور خوشی کے

که فردا چو پیک اجل در رسد

کہ کل کو جو قاصد موت کا پہنچے گا

بحکم ضرورت زبان درکشی

خواہ مخواہ زبان بند کرے گا تو

کسی از متعلقان منش برحسب واقعه

کسی نے علاقہ داروں میرے سے اوسکو اوپر موافق

مطلع گردانید که فلان عزم کرده است و نیت جزم که بقیت عمر معتکف نشیند

خبردار کیا کہ فلانے نے قصد کیا ہے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر اعتکاف بیٹھے

و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت در پیش گفتا بعزت عظیم

اور خاموشی قبول کرے تو بھی اگر ہو سکے خیال اپنا لے اور کنارہ کر گئے کہا قسم ہے بزرگی خدا کی

و صحبت قدیم که دم برنیارم و قدم برندارم مگر آنگه که سخن گفته شود بعادت

اور قسم ہے صحبت قدیم کی کہ سانس نلوں گا میں اور قدم نہ اوٹہاؤں گا میں مگر اوس وقت کہ بات کہی جاوے ساتھ عادت

مالوف وطریق معروف که آزردن دل دوستان جهلست وکفارت یمین

الفت کی گئی ہے اور راہ پہچانی گئی ہے کس لیے کہ آزردہ کرنا دل دوستون کا نادانی ہے اور بدلا قسم کا

سهل خلاف رای صوابست وعکس رای اولی الالباب ذوالفقار علی در

آسان ہے خلاف عقل نیک کے ہے اور خلاف عقل صاحبون دانائی کے کہ تلوار علی علیہ السلام کی بیچ

نیام وزبان سعدی درکام قطعه

میان کے ہے اور زبان سعدی کی تالو مین

کلید در گنج صاحب هنر

کنجی دروازے خزانے صاحب ہنر کے

که جوهر فروشست یا پیله ور قطعه

کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی

لیکن بوقت مصلحت کی وہ بہتر ہے کہ بیچ بات کی کوشش

بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی

وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

زبان در دهان خردمند چیست بیت

زبان بیچ منہ عقلمند کے کیا ہے

چو در بسته باشد چه داند کسی

جو دروازہ بند ہووے کیا جانے کوئی

اگرچه پیش خردمند خامشی ادبست

اگرچہ آگے عقلمند کے خاموشی ادب ہے

دو چیز طیره عقلست دم فرو بستن

دو چیز سبکی عقل کی ہے چپکے رہنا

فی الجمله زبان از مکالمت او در کشیدم

حاصل کلام زبان کلام کرنے سے اوس کی کھینچی

قوت نداشتم وروی از محادثت بگردانیدن مروت ندانستم که یار موافق

قوت نہ رکھی مین نے اور منہ پھیر بات کرنے سے اوس کے بیہودہ جوانمردی نہ جانی مین نے کہ یار موافقت کرنیوالا

بود ومحب صادق بیت

تھا اور دوست سچا ۱۲

که از وی گزیرت بود یا گریز

کہ اوس سے چارہ تجکو ہووے یا بھاگ جانا

چو جنگ آوری با کسی بر ستیز

جو لڑائی لاوے تو ساتھ ہمیشہ اوس شخص کے لڑائی کر

بحکم ضرورت سخن گفتم وتفرج کنان

ساتھ حکم ضرورت کی بات کی مین نے اور خوشی اور تماشا کرتا ہوا

بیرون رفتم در فصل ربیعی که صولت برد آرمیده بود واوان دولت ورد رسیده قطعه

باہر گیا مین بیچ فصل بہار کے کہ تندیان شدت جاڑے کی آرام کیا تھا اور وقت دولت گلاب کا پہنچا

دیباچه

اول اردی بہشت ماہ جلالی	بلبل گوینده بر منابر قضبان
اول اردی بہشت جیسا جلالے کا	بلبل بولنے والی اوپر منبرون شاخون کے
بر گل سرخ از نم اوفتاده لآلی	همچو عرق بر عذار شاهد غضبان
اوپر گل سرخ کے شبنم سی پڑی موتی	جیسے عرق اوپر رخسار معشوق غضبناک کے

شب را ببوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و خرم و درختان

رات کو بیچ ایک باغ کے ساتھ ایک کے دوستون سے اتفاق رات کے رہنے کا پڑا ایک مکان خوش اور سبز اور درخت

درهم گفتی که خرده مینا بر خاکش ریخته و عقد ثریا از تاکش آویخته **قطعه**

گنجان گویا انگوٹھی سبز مینی کے اوپر خاک اوسکے گرائے ہین اور ہار ثریا کا انگور اوسکے سے لٹکایا ہی

روضة ماء نهرها سلسال	دوحة سجع طیرها موزون
باغ پانی نہرون اوسکے کا جاری	درخت برابر چڑیان اوسکی بولنے والی
آن پر از لالهای رنگارنگ	وین پر از میوهای گوناگون
وہ بہا ہوا لالون رنگارنگ سے	اور یہ بہری ہوئی میوون رنگارنگ سی
گسترانیده فرش بوقلمون	باد در سایهٔ درختانش
بچھایا فرش رنگ برنگ کا	ہوا بیچ سایہ درختون اوسکے

بامدادان که خاطر باز آمدن بر رای نشستن غالب آمد دیدمش

صبح کو کہ ارادہ پہر آنیکا اوپر ارادہ بیٹھنے کے غالب آیا دیکھا مین نے اوسکو

دامنی گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراهم آورده و آهنگ رجوع کرده گفتم گل بوستان را

دامن گل اور ریحان اور سنبل اور ضیمران کا جمع لایا اور ارادہ پہرنے کا کیا کہا مین نے گل باغ کی

چنانکه دانی بقائی و عهد گلستان را وفائی نباشد و حکیمان گفته اند هرچه نپاید دلبستگی

جیسا کہ جانتا ہی تو کچھ قیام اور زمانے باغ کے بیچ ایک وفا نہین ہے اور دانایون نے کہا ہی جو چیز ہمیشہ نہوے نہین ہے دل

را نشاید گفتا طریق چیست گفتم برای نزهت ناظران و فسحت حاضران کتاب گلستان

کہا اوسنے کیا راہ ہے کہا مین نے واسطے تازگی اور تماشا کرنے دیکھنے والونکی اور کشادگی حاضرونکی کتاب گلستان

توانم تصنیف کردن که باد خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بطیش خریف

بنا سکتا ہون مین کہ باد خزان کی تغیر اوپر ورق اوسکے کی دست درازی نہو اور گردش زمانہ کی خوشحالی بہار کو سبب سے خزان کی

مبدّل نخذ نظم بچکار آیدت ز گل طبقی * از گلستان من ببر ورقی * گل همین پنج روز و شش باشد

بدلا کیا گیا نہ کرے — کیا کام آوے تجھے گل سے ایک طبق گلستان میری سے لیجا ایک ورق گل یہی پانچ چھ روز رہے

وین گلستان همیشه خوش باشد * حالیکه من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت

اور یہ گلستان ہمیشہ سرسبز رہے — جس دم کہ میں نے یہ حکایت کہی دامن پھولوں کا گرا دیا اور بیچ میرے اولجھا

که الکریم اذا وعد وفا فصلی دو همان روز اتفاق بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب

کہ سخی نے جس دم وعدہ کیا پورا کیا — فصل دو اوسی روز اتفاق لکھنے کا پڑا بیچ خوبی صحبت داری کے

محاورت در لباسیکه متکلمان را بکار آید و مترسلان را بلاغت افزاید فی الجمله هنوز از گلستان بقیتی مانده بود

اور بیچ ہمدیگر گفتگو کے بیچ اوس عبارت کی کہ عالموں کے کام آوے اور منشیوں کو علمیت زیادہ کرے حاصل کلام ابتک گل بوستان سے کچھ باقی تھے

که کتاب گلستان تمام شد والله اعلم واحکم بالصواب ذکر پادشاهزاده جهان سعد

کہ کتاب گلستان تمام ہوئی اور اللہ عالم تر ہے اور حاکم تر ہے بیچ نیکی کے — ذکر پادشاہزادہ جہان سعد

بن ابی بکر بن سعد نوّر الله قبره و تمام آنگه شود بحقیقت که پسندیده آید در بارگاه

بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ قبر اوسکی اور تمام اوسوقت ہووے بیچ حقیقت کے کہ پسندیدہ ہووے دربار

جهان پناه سایه کردگار پرتو لطف پروردگار ذخر زمان کهف امان المؤید من السماء المنصور

شاہ جہان پناہ ظل اللہ روشنی لطف پروردگار کی اور ذخیرہ زمانے کا اور پناہ امن کا تائید پایا گیا آسمان سے نصرت پایا گیا

علی الاعداء عضد الدولة القاهرة سراج الملة الباهرة جمال الانام مفخر

اوپر دشمنوں کے قوت بازو دولت غالب کا — چراغ مذہب روشن کا — خوبی خلق کا فخر

الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم شاهنشاه المعظم مالک رقاب الامم

اسلام کا سعد بیٹا اتابک بڑے کا — پادشاہ پادشاہوں بڑے کا مالک گردنوں امتوں کا

مولی ملوک العرب والعجم سلطان البر والبحر وارث ملک سلیمان مظفر الدین

صاحب پادشاہوں عرب اور عجم کا — پادشاہ خشکی اور تری کا اور وارث ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا

ابوبکر بن سعد بن زنگی ادام الله اقبالهما وضاعف جلالهما وجعل الی

ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ کرے اللہ اقبال اونہوں کا — اور دو چند کرے بزرگیاں اونہوں کی اور کرے طرف

روا دارند در معرض خطاب آیند و در محل عتاب مگر آن طایفه درویشان که شکر نعمت

روا رکہیں ہیچ جگہہ بازپرس کے آویں اور ہیچ جگہہ غضب کے مگر اوس گروہ ان فقیرون کے کہ شکر نعمت

بزرگان واجبست و ذکر جمیل و دعای خیر و ادای چنین خدمتی در غیبت اولیتر است

بڑی آدمیون کا واجب ہے اور بیان کرنا خوبی بڑی آدمیون کا اور دعای خیر ادا کرنا ایسی خدمت کا بیچ غیبت کے بہتر ہے

که در حضور آن بتصنع نزدیکست و این از تکلف دور باجابت مقرون باد قطعه

نزدیک سامنے بیچ کے کس لیے وہ ساتہ بناوٹ کی نزدیک ہی اور یہ گرانی اور رنج سے دور ہی ساتھ قبولیت کے نزدیک ہو جیو

پشت دوتای فلک راست شد از خرمی — تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را

پیٹہ خم کہائی ہوئی آسمان کی سیدہی ہوئی خوشی سے — جب ایسا لڑکا پیدا ہوا ماں زمانی کی تئین

حکمت محض است اگر لطف جهان آفرین — خاص کند بنده مصلحت عام را

حکمت خاص ہے اگر مہربانی اللہ کی — خاص کرے ہی ایک بندی کو واسطی مصلحت عالم کے

دولت جاوید یافت هر که نکونام زیست — کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را

دولت ہمیشہ کی پائی جو شخص نیکنام جیا — کہ پیچھے اسکی سی ذکر نیک اوسکا زندہ کرتا ہی نام کو

وصف ترا گر کنند ور نکنند اهل فضل — حاجت مشاطه نیست روی دلارام را

تعریف تیری اگر کرے یا نکرے صاحب علم — حاجت مشاطہ کی نہین ہے روی معشوق کی تئین

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت تقصیر و تقاعدی که در مواظبت

بیان کرنا تقصیر خدمت کا اور سبب اختیار کرنے گوشے کا تقصیر اور بیٹہ رہنا یعنی سستی کرنا بیچ

خدمت بارگاه خداوندی میرود بنا بر آنست که طایفه از حکمای هندستان در فضایل

خدمت بارگاہ صاحب اپنے کے کہ جاتی ہے بنیاد اوسکی یہی کہ ایک گروہ حکیمون ہندوستان سے بیچ فضیلتون

بزرجمهر سخن میگفتند باخر جز این عیبش ندانستند که در سخن گفتن بطیست یعنی درنگ

بزرجمہر کے بات کہتے تھے آخر سوای اسکے عیب اوسکا نجانا کہ سخن کہنے میں سست بہت ہے یعنی ڈھیل

بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر میباید بود تا وی تقریر سخنی کند بزرجمهر بشنید و گفت اندیشه

بہت کرتا ہے اور سننے والی کی تئین بہت انتظار چاہیے کہینچا تو وہ بیان کرے بزرجمہر نے سنا اور کہا اندیشہ

کردن که چه گویم به از پشیمانی خوردن که چرا گفتم نظم سخندان پرورده پیر کهن بیندیشد آنگه بگوید سخن

کرنا کہ کیا کہون میں بہتر ہے پشیمانی کہانیسی کہ کیون کہا [illegible]

گربه شیرست در گرفتن موش — لیک موش است در مصاف پلنگ

بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے — لیکن خود مثل چوہی کی بیچ لڑائی شیر کے

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان که چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای

لیکن بسبب بھروسے کشادگی خلق بزرگون کے کہ آنکھ عیبون زیردستون سے چھپاتی ہین اور بیچ ظاہر کرنے

جرائم کهتران نکوشند کلمه چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات

گناہون چھوٹون کے نہین کوشش کرتی ہین باتین کئی ساتھ طریق مختصر کے نادرات سی اور امثال سی اور شعر اور حکایات

و سیر ملوک ماضی رحمهم الله درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه برو خرج موجب

اور خصلت پادشاہون گذری ہوئی کی رحمت اللہ تعالی کی اونپر بیچ اس کتاب کی لکھا کیا ہمنی اور تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو

تصنیف کتاب این بود **قطعه** بماند سالها این نظم و ترتیب

تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا — رہی گی برسون یہ نظم اور ترتیب

ز ما هر ذره خاک افتاده جایی — غرض نقشیست کز ما یاد ماند — که هستی را نمی‌بینم بقایی

ہمسے ہر ذرہ خاک کا پڑیگا جا بجا — غرض نقش ہی ایک کہ ہمسی یاد رہیگا — کس لیے کہ زندگی اپنی کو نہیں دیکھتا ہون ٹھہرنا

مگر صاحبدلی روزی برحمت — کند در کار درویشان دعایی — امعان نظر در ترتیب

شاید کہ ایک صاحبدل کسی روز ساتھ رحمت اپنی کے — کری بیچ کام فقیرون کے ایک دعا — غور کرنی نظر کی بیچ درستی

کتاب و تهذیب ابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا برین روضه غنا و حدیقه غلبا چون

کتاب اور آراستہ کرنی بابون کی مختصر کرنا سخن کو صلاح دیکھا تا اس باغ اور خوردن گنجان اور باغ سرسبز کی تئین مانند

بهشت هشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بملالت نینجامد والله اعلم بالصواب والیه

بہشت کے ساتھ آٹھ باب کی اتفاق پڑا اس سبب سے مختصر کی تو انجام ساتھ رنج کی نہوی اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے اور بیچ نیکوئی کی اور طرف

المرجع والمآب **باب اول** در سیرت پادشاهان **باب دوم** در اخلاق درویشان

جای رجوع اور جای بازگشت — باب پہلا بیچ حال پادشاہون کے — باب دوسرا بیچ خلقتون درویشون کے

باب سوم در فضیلت قناعت **باب چهارم** در فوائد خاموشی **باب پنجم** در عشق و جوانی

باب تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے — باب چوتھا بیچ فائدون چپ رہنی — باب پانچوان بیچ عشق اور جوانی

باب ششم در ضعف و پیری باب هفتم در تاثیر تربیت باب هشتم در آداب صحبت

باب چھٹا بیچ ناتوانی اور بڑھاپے کے باب ساتواں بیچ اثر کرنے تربیت کے باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

مثنوی در آن مدت که ما را وقت خوش بود ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود

بیچ اوس مدت کی کہ ہماری تئیں وقت خوش تھا کہ [illegible] ہجرت رسول علیہ السلام سے

مراد ما نصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم باب اول

مراد ہماری نصیحت تھی اور کہی ہم نے سپرد ساتھ خدا کی کیا ہم نے [illegible] ہم باب پہلا

در سیرت پادشاهان حکایت پادشاهی را شنیدم که بکشتن اسیری

بیچ اخبار پادشاہوں کے ایک پادشاہ کی تئیں سنا میں نے کہ ساتھ مارنے ایک قیدی کے

اشارت کرد بیچاره در آن حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت

اشارہ کیا بیچارہ نے بیچ اوس حالت نومیدی کے پادشاہ کے تئیں گالی دینا پکڑا

و سقط گفتن که گفته اند هر که دست از جان بشوید هر چه در دل دارد بگوید بیت

اور بیہودہ کہنا کسی نے کہا ہے جو کوئی ہاتھ جان سے دھو بیٹھے جو کچھ بیچ دل کے رکھتا ہے کہے

وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز شعر اذا یئس الانسان طال

وقت ضرورت کے جب نہ رہے بھاگنا ہاتھ پکڑتا ہے سر شمشیر تیز کا جس وقت نا امید ہوتا ہے آدمی دراز ہوتی

لسانه کسنور مغلوب یصول علی الکلب ملک پرسید که چه میگوید یکی

زبان اوسکی جیسا کہ بلی عاجز ہوئی حملہ کرتی ہے اوپر کتے کے پادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے ایک

وزرای نیک محضر گفت ای خداوند همی گوید والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس

وزیروں نیک خصلت سے کہا ای صاحب [illegible] کہتا ہے اور جو شخص فرو کرتا ہے غصے کو [illegible]

ملک را رحمت آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر که ضد او بود گفت ابنای

پادشاہ کی تئیں رحمت آئی اور خیال خون اوسکے سے گذرا اور وزیر دوسرا کہ خلاف وزیر اول کے تھا کہا بھائی بندان

جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد

ہماری کی تئیں نہیں لائق ہے درگاہ مین پادشاہوں کے سوای سچ کی بات کہنا اس پادشاہ کو گالی دے

خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند ٭ زندست نام فرخ نوشیروان

خاک اوسکو ایسا کہا گیا کہ اوس سے ہڈی نرہے زندہ ہے نام مبارک نوشیروان کا

بعدل ٭ گرچہ بسی گذشت کہ نوشیروان نماند ٭ خیری کن ای فلان و غنیمت

بسبب انصاف کے اگرچہ بہت گذرا کہ نوشیروان نرہا ایک نیکی کر ای فلانی اور غنیمت

شمار عمر ٭ زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند حکایت

گن عمر کو اوس سے پہلے نیکی کر کہ آواز آوی کہ فلانا نرہا

ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی

ایک بادشاہزادی کو سنا مین نے کہ کوتاہ تہا اور کم رو اور دوسری بہائی اوسکے بلند اور خوبصورت

باری پدر بکراہت و استحقار دروی نظر ہمیکرد پسر بفراست و استبصار

ایکبار باپ ساتہ کراہت اور استحقار کے بیچ اوسکے نظر کرتا تہا لڑکے نے ساتہ دانائی اور بینائی کے

دریافت و گفت ای پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند نہ ہر چہ بقامت مہتر بقیمت بہتر

دریافت کیا اور کہا اے باپ کوتاہ دانشمند بہتر جاہل بلند سے نہیں ہر بات قامت کے کہ جو چیز ساتہ قد کی بڑی ہی بہی قیمت

الشَّاةُ نَظِيفَةٌ وَالْفِيلُ جِيفَةٌ شعر اَقَلُّ جِبَالِ الْأَرْضِ طُورٌ وَإِنَّهُ ٭ لَأَعْظَمُ

بکری پاک ہے اور ہاتہی حرام ہے چہوٹا زیادہ پہاڑون سی طور ہے اور تحقیق خاص کر بڑا ہی

عِنْدَ اللّٰهِ قَدْرًا وَمَنْزِلًا قطعہ آن شنیدی کہ لاغر دانا

نزدیک اللہ کے از روی قدر کے اور مرتبے کے وہ سنا ہے تونے کہ دبلے دانا نے

گفت باری بابلہی فربہ ٭ اسپ تازی اگر ضعیف بود ٭ ہمچنان از طویلہ خر بہ

کہا ایک مرتبہ ساتہ ایک احمق موٹی کی گہوڑا تازی اگر ضعیف ہووے اوسیطرح حالت ضعیفی مین طویلہ خر بہتر

پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان رنجیدند رباعی

باپ ہنسا اور سرداروں دولت نی پسند کیا اور بہائی ساتہ جان کے رنجیدہ ہوئے

تا مرد سخن نگفتہ باشد ٭ عیب و ہنرش نہفتہ باشد ٭ ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست

جبتک مرد نی بات نکہی ہووی عیب اور ہنر اوسکا چہپا رہتا ہی ہر جنگل کو گمان مت لیجا کہ خالی ہے

شاید که پلنگ خفته باشد ٭ شنیدم که ملکزاده را در آن قرب دشمنی صعب روی نمود

چاہیے کہ شیر سوتا ہو ۔ سنا میں نے کہ بادشاہزادی کو بیچ اوس نزدیکی کے ایک دشمن سخت پیش آیا

چون لشکر از هر دو طرف روی در هم آوردند و قصد مبارزت کردند اول کسیکه

جب لشکر دونوں طرف سے منہ آپس میں لا سینچے اور قصد لڑائی کا کیا سب سے پہلے جو کوئی کہ

بمیدان در آمد آن پسر بود و گفت قطعه آن نه من باشم که روز جنگ بینی پشت من

میدان میں آیا وہ لڑکا تھا اور کہا وہ نہیں ہوں میں کہ دن لڑائی کی دیکھی تو پیٹھ میری

آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سری ٭ کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند

وہ ہوں میں کہ درمیان خاک اور خون کے دیکھے تو ایک سر جو شخص کہ لڑائی لاتا ہے ساتھ خون اپنی کی بازی کرتا ہے

روز میدان و آنکه بگریزد بخون لشکری ٭ این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنی چند

روز میدان کی وہ شخص کہ بھاگ جاتا ہے ساتھ خون ایک لشکر کی یہ کہا اور اوپر سپاہ دشمن کے مارا اور تن کتنے

مردان کاری بینداخت چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت قطعه

مرد کاری کو مارا جو آگے باپ کے آیا زمین خدمت کی چومی اور کہا

ای که شخص منت حقیر نمود	تا درشتی هنر نپنداری
اے کہ شخص میرا حقیر دکھلائی دیا	ہرگز موٹائی کو ہنر سمجھے نے تو
اسپ لاغر میان بکار آید	روز میدان نه گاو پرواری
گھوڑا دبلی کمر کا کام آتا ہے	روز میدان کے نہ بیل پروار کا

آورده اند که سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک و جماعتی

کہتے ہیں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھے اور یہ تھوڑے اور ایک جماعت نے

آهنگ گریز کردند پسر نعره بزد و گفت ای مردان بکوشید تا جامهٔ زنان نپوشید سواران را

قصد بھاگنے کا کیا لڑکے نے آواز بلند ماری اور کہا اے مردو کوشش کرو ہرگز جامہ رنڈیوں کا نہ پہنو سواروں کی

بگفتن او تهور زیاده گشت و بیکبار حمله کردند شنیدم که هم در آن روز بر دشمن ظفر یافتند

جب کہنے اوس لڑکے کے مردانگی زیادہ ہوئی اور یکبارگی حملہ کیا سنا میں نے کہ خاص اوسی روز اوپر دشمن کے فتح پائی

ملک سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و هر روز نظر بیش کرد تا ولیعهد خویش کرد

بادشاہ نے سر اور آنکھ اوسکی چومی اور گود میں لیا اور ہر روز نظر زیادہ کی تو ولی عہد اپنا کیا

برادرانش حسد بردند و زهر در طعامش کردند خواهر از غرفه بدید و دریچه برهم زد

بھائی اوسکے ڈاہ سے گئے اور زہر بیچ کھانے اوسکے کے کیا بہن اوسکی نے جھری سی دیکھا اور کھڑکی کی بند کی

پسر دریافت و دست از طعام باز کشید و گفت محال است که هنرمندان بمیرند و بی هنران

لڑکے نے دریافت کیا ہاتھ کھانے سے کھینچا اور کہا مشکل ہے کہ ہنرمند مرجاویں اور بے ہنر

جای ایشان گیرند شعر کس نیاید بزیر سایهٔ بوم ور هما از جهان شود معدوم

مرتبہ انکا لیویں کوئی نہ آوے نیچے سایہ الو کے اور اگر ہما جہان سے ہووے ناپیدا

پدر را ازین حال آگهی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس هر یکی را از اطراف

باپ کو تئین اس حال سے خبر دے بہائیون اوسکے کو بلایا اور گوشمالی خوب دی پس ہر ایک کو طرفون

بلاد حصهٔ مرضی معین کرد تا فتنه فرو نشست و نزاع برخاست که ده درویش در گلیمی

شہرون کے سے حصہ پسندیدہ مقرر کیا تو فساد بیٹھا اور جھگڑا اوٹھا کہ دس فقیر ایک کملی مین

بخسپند و دو پادشاه در اقلیمی نگنجند قطعه نیم نانی گر خورد مرد خدای بذل درویشان

سو رہتے ہین اور دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین آدھی روٹی اگر کہاتا ہی مرد خدا کا صرف فقیرون کا

کند نیمی دگر هفت اقلیم ار بگیرد پادشاه همچنان در بند اقلیمی دگر حکایت طائفهٔ دزدان

کرتا ہی آدھی دوسری ملک تمام ساتون اقلیمونکا گر لیوی بادشاہ ویسا ہی بیچ فکر ولایت دوسری کے رہی ایک گروہ چورون

عرب بر سر کوهی نشسته بودند و منفذ کاروان بسته و رعیت بلدان از مکاید ایشان

عرب کا اوپر سر ایک پہاڑ کے بیٹھا تہا اور راہ قافلے کے بند کر کے اور رعیت شہرونکی مکرون انہونکی سے

مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکه ملاذی منیع از قلهٔ کوهی گرفته بودند و ملجا

ترسناک اور لشکر بادشاہ کا عاجز بسبب اوسکے کہ جای پناہ مضبوط ایک پہاڑ کی چوٹی سے لیے اور جای پناہ

و مأوای خود کرده مدبران ممالک آن طرف در دفع مضرت ایشان مشاورت کردندی که

اور جگہ رہنی اپنی کی تدبیر کرنیوالون سلطنت اوس طرف کی نے بیچ دور کرنے نقصان انکی کی مشورت کرتے تھے کہ

اگر این طائفه هم برین نسق روزگاری مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد

کہ اگر یہ گروہ اوپر اسی طرح کے ایک مدت ہمیشگی کرین برابری ساتھ انکے نہ ہو سکیگی

درختیکه اکنون گرفتست پای / به نیروی شخصی برآید ز جای / وگر همچنان روزگاری هلی

جس درخت نے کہ اب پکڑی ہے جڑ / ساتھ زور ایک شخص کے اوکھڑی جگہ سے / اور جو اسیطرح ایک مدت چھوڑ دیگا تو

بگردونش از بیخ بر نگسلی / سر چشمه شاید گرفتن به بیل / چو پر شد نشاید گذشتن به پیل

ساتھ گردونکی اوسکی تئین جڑ سے نہ اوکھیڑیگا / تو سر چشمہ کو چاہیے بند کرنا ساتھ بیلچی / جو بہت ہوا نچاہیے گذرنا اوپر ہاتھی کے

سخن برین مقرر شد که یکی را بتجسس ایشان برگماشتند و فرصت نگاه میداشتند تا وقتیکه

بات اوپر اسکے ٹھہری کہ ایک شخص کو واسطے جاسوسی انہونکی مقرر کیا اور قابو کو نگاہ رکھتے تھے یہانتک کہ

بر سر قومی رانده بود و مقام خالی مانده تنی چند مردان واقعه دیده جنگ آزموده را بفرستادند

اوپر ایک قوم کے گئے تھے واسطے غارت کرنیکے اور جگہ اونہونکی خالی رہی تن کئی مردوں کار دیدہ اور جنگ آزمودہ کو بھیجا

تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهیکه دزدان باز آمدند سفر کرده و غارت آورده سلاح

بیچ گھاٹی پہاڑ کی چھپی ہوئی شام کے وقت کہ چور پھر آئے سفر کیے ہوئے اور لوٹ لائے ہوئے ہتیار

از تن بگشادند و رخت غنیمت بنهادند نخستین دشمنیکه بر سر ایشان تاختن آورد خواب بود

تن سے کھولے اور اسباب لوٹ کا رکھدیا سب سے پہلے دشمن کہ اوپر سر انہونکے دوڑ لایا نیند تھی

چندانکه پاسی از شب درگذشت / قرص خورشید در سیاهی شد / یونس اندر دهان ماهی شد

جتنا کہ ایک پہر رات سے گذرا / گردہ آفتاب کا بیچ سیاہی کے گیا / یونس بیچ منہ مچھلی کے گیا

مردان دلاور از کمینگاه بدر جستند و دست یکان یکان بر کتف بستند و بامدادان بدرگاه ملک

مرد دلاور گھات کی جگہ سے کودے اور ہاتھ ایک ایک کا اوپر مونڈھے کے باندھا وقت صبح کی بیچ درگاہ

حاضر آوردند همه را بکشتن اشارت فرمود اتفاقاً در آن میان جوانی بود که میوهٔ عنفوان شبابش نو رسیده

حاضر لائے سبکو واسطے مارنیکے فرمایا اتفاقاً بیچ ان چوروں کی ایک مرد تھا کہ آغاز جوانی اوسکی کا نیا پہنچا

و سبزهٔ گلستان عذارش نو دمیده یکی از وزیران پای تخت ملک را بوسه داد و روی شفاعت

سبزہ رخساری اوسکی کا نیا جما / ایک نے وزیروں سے پای تخت بادشاہ کو بوسہ دیا اور منہ واسطے شفاعت کی

بر زمین نهاد و گفت این پسر همچنان از باغ زندگانی بر نخورده است و از ریعان جوانی تمتع

اوپر زمین کی رکھا اور کہا اس لڑکی نے باغ زندگانی سے پہل نہیں کھایا ہے اور اول جوانی سے بہرہ نہ اٹھایا

تا ملک از سر آزار او درگذشت و گفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم
تو بادشاہ سر آزار اوسکے سے گذرا اور کہا بخشا مین سنے اگرچہ مصلحت نہ دیکہی مین نے

رباعی دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد + دشمن نتوان حقیر و
جانتا ہی تو کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے دشمن کو نہ سکیے دبلا اور

بیچارہ شمرد + دیدیم بسی کہ آب سرچشمہ خرد + چون بیشتر آمد شتر و بار
بیچارہ گنتا دیکہا ہم نے بہت کہ پانی سرچشمہ چہوٹے کا جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجہ

برد + فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند و استاد ادیب بتربیت او
لے گیا حاصل کلام لڑکے کو ساتہ ناز و نعمت کی پرورش کیا اور استاد ادب دینے والے کو واسطے سکہانے ادب اوسکی کی

نصب کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند
مقرر کیا تو خوبی بات پوچہنی کی اور پہیرنا جواب کا اور آداب خدمتگاری بادشاہون کی اوسکو سکہائے

و در نظر ہمگنان پسند آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمہ بگفت
اور بیچ نظر سبہون کے پسند آیا ایکبار وزیر عادتون اوسکی سی بیچ درگاہ بادشاہ کے تہوڑی سی کو کہتا تہا

کہ تربیت عاقلان در او اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ
کہ تربیت دانایون کی نے بیچ اوسکے اثر کیا ہی اور نادانی قدیم کو خلقت اوسکی سی باہر لیگئے

ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت **بیت** عاقبت گرگ زادہ گرگ شود + گرچہ
بادشاہ کو اس بات سے ہنسی آئی اور کہا آخر کو بہیڑیے کا جنا بہیڑیا ہوتا ہی اگرچہ

با آدمی بزرگ شود + سالی دو برین برآمد طائفہ اوباش محلت در وی پیوستند و عقد
ساتہ آدمی کی بڑا ہوتا ہی برس دو اوپر اسکے برآئے گروہ رندون محلے کا ساتہ اوسکے ملا اور گرہ

مرافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر و ہر دو پسرش را بکشت و نعمت
جماتہ دینے کی باندہی تو وقت فرصت سے وزیر کو اور دونون بیٹون اوسکے کو مارا اور بہت دولت

بیقیاس برداشت و در مغارہ دزدان بجای پدر بنشست و عاصی شد
اوٹہالی اور بیچ غار چورون کے بجای باپ سے کے بیٹہا اور نافرمانی والا ہوا

ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت **قطعه** شمشیر نیک ز آهن بد چون کند کسی

پادشاہ نی ہاتہ افسوس کرنیکا بیچ دانتون کی لیا اور کہا

ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس

نااہل ساتہ تربیت کی نہو وی ای حکیم لائق والا

در باغ لاله روید و در شوره بوم خس

بیچ باغ کی لالہ جمتا ہے اور بیچ کہاری زمین کے گہاس ہی ہلکی

درو تخم عمل ضائع مگردان

بیچ اوسکی بیچ کام کا تباہ نکر

که بد کردن بجای نیکمردان

کہ بد کرنا بیچ جگہ نیکمردون کے

تلوار اچھی لوہی بُری سی کیونکر بنا سکے کوئی

باران که در لطافت طبعش خلاف نیست

مینہ کہ بیچ پاکیزگی طبیعت اوسکے کے خلاف نہین ہے

قطعه زمین شوره سنبل بر نیارد

زمین کہاری سنبل کو نہین اوگاتی ہے

نکوئی با بدان کردن چنانست

نیکی ساتہ بدون کے کرنا ایسا ہے

حکایت سرهنگ زاده را

ایک پیادی کے لڑکی کو

دیدم بر در سرای اغلمش که عقل و کیاست و فهم و فراست زائد الوصف

دیکہا مین نے اوپر دروازے سرای اغلمش کے کہ عقل اور علم اور فہم اور دانائی زیادہ وصف سے

داشت هم از عهد خردی آثار بزرگی در ناصیه او پیدا **فرد** بالای سرش ز هوشمندی

رکہتا تہا بہی زمانی چہوٹی پن سے نشانی بڑائی کی بیچ پیشانی اوسکی کی ظاہر اوپر سر اوسکے کے ہوشمندی سے

می‌تافت ستاره بلندی. فی الجمله مقبول نظر سلطان آمد که جمال صورت و

چمکتا تہا ستارہ بلندی کا حاصل کلام قبول کیا گیا نظر پادشاہ کے آیا کہ خوبی ظاہر اور باطن کے

[معنی] داشت و خردمندان گفته اند توانگری بهنرست نه بمال و بزرگی بعقلست نه بسال

رکہتا تہا اور داناؤن نے کہا ہے تونگری بسبب ہنر کے ہے نہ بسبب مال کی اور بزرگی ساتہ عقل کی ہی ہوتی ہے نہ ساتہ عمر کے

ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتی متهم کردند و در کشتن او سعی بیفائده نمودند

بہائی برادری کی اوپر منصب اوسکے کی ڈاہ لیگئے اور ساتہ ایک گناہ کی تہمت لگایا اور بیچ مارنی اوسکی کی سعی بیفائدہ کیے

ع دشمن چه زند چو مهربان باشد دوست. ملک پرسید که موجب خصمی اینان در حق

دشمن کیا مار سکتا جو مہربان ہووی دوست پادشاہ نی پوچھا کہ سبب دشمنی تیری کا اونکو بیچ حق

یعنی در صحیح اکنند و از همه نیفتش نکته و از تو فیت ناکس و از انجی اختلاف در طبع آن نیشود در انکه لطافت اوتقاوت کرده باشد

روئیدن است لازمست ای در باغ لاله میروید یعنی رو یاند مستعد است

او تقویت کردند پادشاهی یافت گفت ای ملک چون گرد آمدن خلقی موجب پادشاهیست

اور مدد کی بادشاہی پائی کہا اے بادشاہ جو جمع آنا خلق کا سبب بادشاہی کا ہی

تو خلق را چرا پریشان میکنی مگر سر پادشاهی کردن نداری گفت همان به که لشکر بجان پروری

تو خلق کو کس لیے پریشان کرتا ہی شاید خیال بادشاہی کرنے کا نہیں کہا یہی تو بہتر ہی کہ لشکر جان کی پرورش کرے کیونکہ

که سلطان بلشکر کند سروری ملک گفت موجب گرد آمدن سپاه و رعیت چه باشد گفت

بادشاہ بسبب لشکر کی کرتا ہی سرداری + بادشاہ نے کہا سبب جمع آنے سپاہ اور رعیت اور لشکر کا کیا ہووے کہا

پادشاه را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناه دولتش ایمن نشینند و ترا این

بادشاہ کو کرم چاہیے تو ساتھ اوسکے جمع آویں اور مہربانی تو بیچ پناہ دولت اوسکی کی بیخوف بیٹھیں اور تیری بیچ ان

هر دو نیست مثنوی نکند جور پیشه سلطانی + که نیاید ز گرگ چوپانی + پادشاهی که

دونوں سے نہیں ہی ایک بھی نہیں کرتی ظالم بادشاہی کہ نہیں آتی ہی بھیڑیے سے چروائی جس بادشاہ نے

طرح ظلم فگند + پای دیوار ملک خویش بکند + ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف

نقشہ ظلم کا ڈالا جڑ دیوار ملک اپنے کی کہودی بادشاہ کو نصیحت وزیر نصیحت کرنیوالی کی موافق طبع مخالف کے

نیامد روی ازین سخن درهم کشید و بزندان فرستاد بسی بر نیامد که بنی عمان سلطان

نہ آئی اور منہ اس بات سے برہم لایا اور قید خانے میں بہیجا بہت دن نہ گذری کہ بیٹے چچاوین بادشاہ کے

بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قومی که از دست

واسطے جھگڑا کرنیکے اوٹھے اور ساتھ برابری کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کہ ہاتھ

تطاول او بجان رسیده بودند و پریشان شده بر ایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این

ظلم اوسکے سے عاجز ہوئی تہی اور پریشان ہوئی اوپر اونہوں کے جمع آئی اور مدد کی تو ملک قبضہ اوسکے سے

بدر رفت و بر آنان مقرر شد مثنوی پادشاهی کو روا دارد ستم بر زیردست + دوستدارش روز سختی دشمن

باہر گیا اور اوپر اونہوں کے مقرر ہوا وہ بادشاہ کہ جائز رکہے ظلم اوپر زیر دست کے + دوستدار اوسکا روز سختی کی دشمن

زورآورست + با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین + زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکرست

زبردست ہی + ساتھ رعیت کے صلح کر اور لڑائی دشمن کی سی بیخوف بیٹھ اسلیے کہ بادشاہ عادل کو رعیت بجای لشکر کے

فرد غم زیردستان بخور زینهار * بترس از زبردستی روزگار حکایت

غم زیردستوں کا کہا خواہ مخواہ ڈر زبردستی زمانے کی سے

پادشاهی با غلامی عجمی در کشتی نشسته بود و غلام دیگر دریا را ندیده بود

ایک بادشاہ ساتھ غلام عجمی کے بیچ کشتی کے بیٹھا تھا اور غلام نے کبھی دریا کو نہ دیکھا تھا

و محنت کشتی نیازموده گریه و زاری در نهاد و لرزه بر اندامش افتاد ملک را

اور محنت ناؤ کی نہیں آزمائی تھی رونا اور رونا شروع کیا اور لرزہ اوپر بدن اوسکے پڑا بادشاہ کو

عیش ازو منغص بود که طبع نازک تحمل امثال این صورت نه بندد و چاره ندانستند

خوشی سبب اوسکے مکدر ہوئی کہ طبیعت نازک بادشاہوں کی برداشت ایسی باتوں کا صورت نہیں باندھتی اور علاج نجانا

حکیمی در آن کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دهی من او را بطریقی خاموش

ایک حکیم بیچ اوس کشتی کے تھا بادشاہ کو کہا اگر فرمان دیوے تو میں اوسکو ساتھ ایک حکمت سے چپ

گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند و چند نوبت

کردوں میں کہا بادشاہ نے نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کے پھینک دیا اور کئی مرتبے

غوطه خورد از آن پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند بدو دست در سکان

غوطے کہائے بعد ازاں بال اوسکے پکڑے اور آگے کشتی کے لائے ساتھ دونوں ہاتھ کے بیچ

کشتی آویخت چون برآمد بگوشه بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید

کشتی کے لٹکا پھر جب باہر آیا بیچ گوشے کے بیٹھا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا اور پوچھا

که حکمت چه بود گفت از اول محنت غرقه شدن ندیده بود و قدر سلامت

کہ حکمت کیا تھی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی اور مرتبہ سلامت

کشتی نمی‌دانست همچنین قدر عافیت کسی داند که بمصیبتی گرفتار آید قطعه

ناؤ کا نجانا اور اسیطرح مرتبہ سلامت کا وہ شخص جانتا ہے کہ بیچ ایک مصیبت کے گرفتار آوے

ترا نان جوین خوش ننماید * معشوق منست آنکه بنزدیک تو زشتست * حوران بهشتی را

تجھکو سوکھی جو کی روٹی نہیں کہلائی دیتی ہے معشوق میرا ہے وہ کہ نزدیک تیرے برا ہے حوروں بہشتی کو

معلوم نکردم ولیکن بیقین دانستم که هیبت من در دل ایشان بنگرانست و بعهد

معلوم نکیا مین نے ولیکن ساتھ یقین کے جانا مین نے کہ دہشت میری دل مین انکے بہت ہے اور اوپر قول

من اعتماد کلی ندارند ترسم که از بیم گزند خویش آهنگ هلاک من کنند پس قول

میرے تکیہ تمام نہین رکھتے ہین ڈرتا ہوں مین کہ دہشت آزار اپنے سے قصد ہلاک کرنے میرے کا کرین پس بات

حکما را کار بستم که گفته اند **قطعه** از آن کز تو ترسد بترس ای حکیم • و گر با چو صد

حکیمون کو عمل کیا مین نے کہ کہا ہے اوس شخص سے جو تجھ سے ڈرے ڈر اے حکیم اور اگر ساتھ اوس ایسے

بجنگ • از آن مار بر پای راعی زند • که ترسد سرش را بکوبد بسنگ • نبینی که چون گربه

لڑائی مین اوس سبب سے سانپ اوپر پاؤن چرواہے کی کاٹتا ہے کہ ڈرتا ہے سر اوسکے کو کچلے گا ساتھ پتھر نہین دیکھتا ہے تو کہ جو

عاجز شود • برآرد بچنگال چشم پلنگ **حکایت** بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیه السلام

عاجز ہوتی ہے نکالتی ہے ساتھ چنگل کے آنکھ چیتے کی اوپر سرہانی قبر یحیے پیغمبر علیہ السلام کے

معتکف بودم در جامع دمشق که یکی از ملوک عرب که به بی انصافی منسوب بود درآمد

گوشہ نشین تھا مین بیچ مسجد دمشق کی کہ ایک پادشاہوں عرب سے کہ ساتھ بے انصافی کی نسبت کیا گیا تھا آیا

و نماز و دعا کرد و حاجت خواست **فرد** درویش و غنی بندهٔ این خاک درند • آنانکه

عاجزی اور دعا کی اور حاجت چاہی فقیر اور دولتمند بندے اس خاک در کے ہین اور وہ لوگ

غنی ترند محتاج ترند • آنگاه مرا گفت از آنجا که همت درویشانست و صدق معاملهٔ ایشان

کہ دولتمند زیادہ ہین محتاج زیادہ ہین اوس وقت مجکو کہا بحکم اسکے کہ دعا فقیروں کی ہے اور سچا معاملہ اونکا

خاطری همراه من کنید که از دشمنی صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن

ایک توجہ ساتھ میرے کرو کہ ایک دشمن سخت سے اندیشہ کرنیوالا ہون مین کہا مین نے اوسکو اوپر رعیت ضعیف کے مہربانی کر

تا از دشمن قوی زحمت نبینی **نظم** ببازوان توانا و قوت سر دست • خطاست پنجهٔ

تو دشمن زبردست سے سختی نہ دیکھے تو ساتھ بازوؤں زور اور قوت پنجہ کے خطا ہے پنجہ

مسکین ناتوان بشکست • نترسد آنکه بر افتادگان نبخشاید • که گر ز پای درآید کسش

غریب اور ناتوان کا توڑنا کیون نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوپر عاجزوں کے نہین رحم کرتا ہے کہ اگر پاؤن سے گریگا کوئی اوسکا

نگیرد دست • به هر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت • دماغ بیهده پخت و خیال باطل بست

نہ پکڑیگا ہاتھ • جس شخص نے کہ بیج بدی کا بویا اور امید نیکی کی رکھی • دماغ بیہودہ پکایا اور خیال جھوٹا باندھا

ز گوش پنبه برون آر و داد خلق بده • وگر تو می ندهی داد روز دادی هست • مثنوی • بنی آدم

کان سے روئی باہر لا اور فریاد خلق کی دے • اور جو تو نہیں دیتا ہے فریاد ایک روز فریاد کا ہی • بیٹے آدم کے

اعضای یکدیگرند • که در آفرینش ز یک گوهرند • چو عضوی بدرد آورد روزگار • دگر عضوها را نماند

ہاتھ پاؤں ایک دوسرے کے ہیں کس واسطے کہ بیچ پیدایش کے ایک اصل سے ہیں جو ایک عضو بیچ درد کے لاوے زمانہ دوسرے اعضا کو نہ رہے

قرار • تو کز محنت دیگران بی غمی • نشاید که نامت نهند آدمی • حکایت • درویشی مستجاب الدعوه

قرار • تو کہ محنت اوروں سے بےفکر ہے تو نہ چاہیے کہ نام تیرا رکھیں آدمی • ایک فقیر قبول کیا گیا دعا کا

در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعای خیری بر من بکن گفت خدایا جانش

بیچ بغداد کے ظاہر آیا حجاج یوسف کو خبر کی • بلایا اوسکو اور کہا دعای خیر • مجھ پر کر کہا اے خدا جان اوسکی

بستان گفت از بهر خدا این چه دعاست گفت این دعای خیرست ترا و جمله مسلمانان را

لے • کہا واسطے خدا کی یہ کیا دعا ہے • کہا یہ دعای خیر ہے • تجھکو اور سب مسلمانوں کو

ای زبردست زیردست آزار • گرم تا کی بماند این بازار • به چه کار آیدت جهانداری • مردنت به که

ای زبردست زیردست کی آزار پہنچانے والی گرم کبتک رہےگا یہ بازار • بیچ کس کام کی آوے تیری جہانداری • مرنا تیرا بہتر کہ

مردم آزاری • حکایت • یکی از ملوک بی انصاف پارسائی را پرسید که کدام عبادت فاضلتر

مردم آزاری سے تو • ایک نے پادشاہوں بے انصاف سے ایک فقیر کو پوچھا کہ کونسی عبادت بہتر اور

گفت ترا خواب نیمروز تا در آن یک نفس خلق را نیازاری • قطعه • ظالمی را خفته دیدم نیمروز • گفتم این

کہا تیری نیند سورہنا دوپہر کا تو بیچ اوس ایک دم کی خلق کو نہ آزار دیوے تو • ایک ظالم کو سویا دیکھا میں نے دوپہر کو کہا میں نے یہ

فتنه است خوابش برده به • وانکه خوابش بهتر از بیداریست • آنچنان بد زندگانی مرده به • حکایت

فتنہ ہے خواب اوسکو لیگئی بہتر • اور وہ شخص کہ سونا اوسکا بہتر جاگنی سے ہے • ایسا بد زندگانی کا مرا بہتر

یکی از ملوک شنیدم که شبی در عشرت روز کرده بود و در پایان مستی همی گفت • بیت • ما را بجهان

ایک کو پادشاہوں سے سنا میں نے کہ ایک رات بیچ صحبت عیش کے دن کیا تھا اور بیچ نہایت مستی کی کہتا تھا • ہمکو بیچ جہان کے

خوشتر ازین یکدم نیست که از نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست درویشی برهنه بسرما برون خفته بود

خوشی زیادہ اس سے ایکدم نہیں ہے کہ نیک و بد کی اندیشہ اور کسی کا غم نہیں ہے ایک فقیر ننگا جاڑے میں باہر سوتا تھا

گفت بیت ای آنکه باقبال تو در عالم نیست + گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست ملک را خوش آمد صرهٔ هزار

کہا اے وہ کہ اقبال تیرے سے بیچ عالم کے غم نہیں ہے قبول کیا ہم نے کہ غم تجھکو نہیں ہے غم ہمارا بھی نہیں بادشاہ کو اچھا لگا

دینار از روزن بیرون کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت دامن از کجا آرم که جامه ندارم ملک را

دینار کی تھیلی کھڑکی سے باہر کی اور کہا دامن پکڑ اے فقیر کہا دامن کہاں سے لاؤں کہ جامہ نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو

بر ضعف حال او رحمت زیادت شد و خلعتی بر ان مزید کرد و پیش درویش

اوپر ضعف حال اوسکے رحمت زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اوپر اوسکے زیادہ کیا اور آگے فقیر کے

فرستاد درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد

بھیجا فقیر نے اوس نقد و جنس کو تھوڑی مدت میں کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا

بیت قرار در کف آزادگان نگیرد مال + نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

قرار اوپر ہاتھ آزادوں کے نہیں پکڑتا ہے مال نہ صبر بیچ دل عاشق کے نہ پانی بیچ چھلنی کے

در حالتیکه ملک را پروای او نبود حال بگفتند بهم برآمد و روی ازو درهم کشید و ازینجا

بیچ اوس حالت کے کہ بادشاہ کو اوسکی پروا نہ تھی حال کہا بادشاہ غصے میں آیا اور منہ اوس سے غصے سے کھینچا

گفته اند اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولت پادشاهان بر حذر باید بودن که

کہا ہے صاحبوں دانائی اور ہوشیاری نے کہ تیزی اور دبدبے بادشاہوں سے حذر میں چاہیے رہنا کہ

غالب همت ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکند نظم

اکثر ہمت اونکے ساتھ بڑے کاموں بادشاہی کے علاقہ کی گئی رہتی ہے اور برداشت ہجوم خلق کی نہیں کرتی

حرامش بود نعمت پادشاه + که هنگام فرصت ندارد نگاه + مجال سخن تا نبینی ز پیش

حرام اوس شخص کو ہو نعمت بادشاہ کے کہ وقت فرصت کا نہیں نگاہ رکھتا قدرت بات کی جبتک نہ دیکھے آگے

به بیهوده گفتن مبر قدر خویش + گفت این گدای شوخ چشم مبذر را که چندین نعمت بچندین

ساتھ بیہودہ کہنے کے مت لیجا مرتبہ اپنا بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول خرچ کو کہ اتنی نعمت اتنے

مدت براندخت براندید که خزینهٔ بیت المال لقمهٔ مساکینست نه طعمهٔ اخوان الشیاطین بیت

مدت میں فائع کی نکاو کہ خزینہ بیت المال کا لقمہ مسکینوں کا ہی نہ کھانا بھائیوں شیطانوں کا ہے

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد • زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

جو احمق کہ روز روشن کو شمع کافوری رکھے جلدی دیکھے گا تو رات کو تیل نہو گا بیچ چراغ کے

یکی از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن بینم که چنین کسان را وجه

ایک نے وزیروں نصیحت کرنیوالوں سے کہا ای صاحب مصلحت وہ دیکھتا ہوں میں کہ ایسے آدمیوں کو وجہ

کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و

روزینہ کی تھوڑی تھوڑی جاری رکھیں تو تو خرچ روز کی فضول خرچی نکریں لیکن جو کچھ فرمایا تو نے جھڑک اور

منع مناسب ارباب همت نیست یکی را بلطف امیدوار کردن و باز بنومیدی

منع کرنیسے مناسب صاحب ہمت کے نہیں ہے ایک کو ساتھ مہربانی کے امیدوار کرنا اور پھر ساتھ نومیدی کے

خسته کردن **نظم** بروی خود در طماع باز نتوان کرد • چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

پریشان کرنا اور پر منہ اپنے کی دروازہ طمع کرنیوالیکا کھولنا نہ چاہئے کرنا جو کھلا ساتھ سختی کی بند نہیں کرنا

قطعه کس نبیند که تشنگان حجاز • بر لب آب شور گرد آیند • هر کجا چشمهٔ بود شیرین

کوئی نہ دیکھے کہ پیاسے حجاز کے اوپر کنارے پانی کھاری کے جمع آتے ہیں جس جگہ چشمہ ہو میٹھا

مردم و مرغ و مور گرد آیند **حکایت** یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت

آدمی اور چڑیاں اور چیونٹیاں جمع آتے ہیں ایک بادشاہوں اگلوں نے سے بیچ نگاہ رکھنے بادشاہی کے

سستی کردی و لشکر بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نمود همه پشت بدادند

سستی کرتا اور لشکر کو سختی سے رکھتا خواہ مخواہ ایک دشمن زبردست نے منہ دکھایا سب نے پیٹھ دی

مثنوی چو دارند گنج از سپاهی دریغ • دریغ آیدش دست بردن بتیغ • چه مردی کند در صف کارزار

جو رکھیں خزانہ کو سپاہی سے افسوس افسوس آوے اسکو ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کی کیا مردانگی کرے بیچ صف

که دستش تهی باشد و کار زار • یکی را از آنان که غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم

جو ہاتھ اوسکا خالی ہووے اور کام تباہ ایک کو اونھوں سے کہ بیوفائی کی ساتھ میری دوستی تھی ملامت کی میں نے

و گفتیم دولت نیست بی‌سایهٔ سفله و ناحق‌شناس که باندک تغیر حال از مخدوم

اور کہا میں نے کہ کمینہ ہے اور بی شکر ہے اور کمینہ ناحق پہچان نی والا کہ بیچ تھوڑی تباہی حال کے صاحب

قدیم برگردد و حق نعمت سالیان در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید که

قدیم سے پھرے اور حق دولت برسوں کا لپیٹے کہا اگر ساتھ کرم کے معاف رکھے تو لائق ہے کہ

اسپم بی‌جو بود و نمد زینم بگرو و سلطان که بزر با سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتوان کرد

گھوڑا میرا بی جو تھا اور نمد زین میرا گرو تھا اور بادشاہ کہ ساتھ زر کی سپاہی سے بخیلی کرے ساتھ اس کی سر سے جوانمردی نہ ہو سکے

فرد زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد + وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم حکایت

زر دے مرد سپاہی کو تو سر دے اور جو زر اوسکو نہ دیگا تو سر رکھیگا وہ بیچ عالم کے

یکی از وزرا معزول شده بحلقهٔ درویشان درآمد و برکت صحبت ایشان در وی سرایت کرد

ایک وزیر دولت سے کہ وزارت سے معزول ہوا تھا بیچ گروہ فقیروں کے آیا اور برکت صحبت اونکی اوس بیچ اثر کر گئی

و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت

اور خاطر جمع اوسکو حاصل ہوئی بادشاہ نے پھر ساتھ اوسکے دل خوش کیا اور کار وزارت کا فرمایا قبول اوسکو نہ آیا اور کہا

معزولی به که مشغولی رباعی آنانکه بکنج عافیت بنشستند + دندان سگ و دهان مردم بستند

تغیر رہنا بہتر کہ مشغول ہونا وہ لوگ کہ گوشہ سلامت میں بیٹھے دانت کتے کے اور منہ آدمیوں کا بند کیا

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند + وز دست و زبان حرف‌گیران رستند + ملک گفت هر آینه ما را

کاغذ پھاڑا اور قلم کو توڑا ہاتھ اور زبان عیب گیروں کے سے چھوٹے بادشاہ نے کہا تحقیق کہ ہمکو

خردمندی کافی باید که تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست که بچنین کارها

ایک دانا کفایت کرنیوالا چاہیے کہ واسطے تدبیر بادشاہی کی چاہیے کہا وزیر نے نشان صاحب عقل کفایت کرنیوالے کا یہ ہے کہ ایسے

تن در ندهد فرد همای بر همه مرغان از آن شرف دارد + که استخوان خورد و جانور نیازارد حکایت

راضی نہ ہووے ہما اوپر تمام جانوروں کے اس سبب بزرگی رکھتی ہے کہ ہڈی کھاتی ہے اور صاحب جان کو نہیں ستاتی ہے

سیاه‌گوش را گفتند ترا ملازمت شیر بچه وجه اختیار افتاد

سیاہ گوش کو کہا کہ تجھکو ملازمت شیر کی کس سبب سے پسند آئی

وسعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند قطعه ببین آن بیحمیت را که هرگز

اور دوا دوش میری کو بیچ حق جورو لڑکون میرے کے اوپر ہونے جوانمردی کی قیاس اپنا کہین دیکہو اس بیحیا کو کہ ہرگز

نخواهد دید روی نیکبختی * که آسانی گزیند خویشتن را * زن و فرزند بگذارد بسختی

نہ دیکہے گا منہ نیکبختی کا   کس لیے کہ آرام قبول کرتا ہی واسطے اپنے   جورو اور لڑکون کو چہوڑے سختی مین

و در علم محاسبت چنانکه معلوم است چیزی دانم اگر بجاه شما شغلی معین شود که

اور بیچ اس علم محاسبے کے جیسا کہ معلوم ہی تمکو کچہ جانتا ہون اگر بسبب تمہارے ایک خدمت مقرر ہووے کہ

موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهده شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم

سبب جمعیت خاطر کی ہو تو باقی عمر ذمے شکر اوس کے سے باہر آنا نسکون مین کہا مین نے

عمل پادشاه ای برادر دو طرف دارد امید و بیم یعنی امید نان و بیم جان و خلاف

کام بادشاہون کا ای بہائی دو طرف رکہتا ہی امید ہی اور دہشت   یعنی امید روٹی کی اور دہشت جان کی اور خلاف

رای خردمندان باشد بدان امید متعرض این بیم شدن قطعه کس نیاید بخانهٔ درویش

تدبیر داناؤن کے ہووی اوپر اوس امید کے اوٹہانیوالا اس دہشت کا ہونا   کوئی نہین آتا ہی بیچ گہر فقیر کے

که خراج زمین و باغ بده * یا بتشویش غصه راضی شو * یا جگربند پیش زاغ بنه *

کہ محصول زمین اور باغ کا دے   یا بیچ رنج اور تہائی اور غصے کے راضی ہو یا کلیجہ آگے کوے کے رکہہ

گفت این موافق حال من نگفتی و جواب سؤال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت

کہا یہ موافق حال میرے کے نہ کہا تو نے اور جواب سوال میری کا نہ لایا تو نہین سنا ہی تو نے کہ جو کوئی چوری

ورزد دستش از خیانت بلرزد فرد راستی موجب رضای خداست * کس ندیدم که گم شد از

کرے ہاتہ اوسکا نامردی سے کانپتا ہی   سچ بولنا سبب خوشنودی خدا کا ہی کوئی نہ دیکہا مین نے کہ گم ہوا

ره راست * حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان

راہ سیدہی سے   حکیم کہتے ہین کہ چار آدمی چار آدمیون سے رنجیدہ ہوتے ہین ٹہگ بادشاہ سے اور چور نگہبان سے

و فاسق از غماز و روسپی از محتسب و آنرا که حساب پاکست از محاسبه چه باک قطعه مکن فراخ روی

اور بدکار چغل خور سے اور فاحشہ ڈنڈی سے جس شخص کو کہ حساب پاک ہی محاسبے کا کیا خوف ہی   مت کر کشادہ روی

که گفته اند دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند **قطعه**

کہ کہا ہی دوست بیچ قید خانے کے کام آتے ہیں کس لیے کہ اوپر دستارخوان کے سب دشمن دوست کہلائی دیتے ہیں

دوست مشمار آنکه در نعمت زند ÷ لاف یاری و برادر خواندگی ÷ دوست آن دانم که گیرد دست دوست

دوست مت گن اوسکو کہ بیچ نعمت کے مارے گلہ یاری ہونیکا اور بھائی چارہ کا دوست اوسکو جانتا ہوں کہ پکڑتا ہی ہاتھ دوست کا

در پریشان حالی و درماندگی ÷ دیدم که متغیر میشوی و نصیحت من بغرض میشنوی نزدیک صاحب دیوان

بیچ پریشان حالی اور عاجزی کی دیکھا مینے کہ آزردہ ہوتا ہی اور نصیحت میری تہہ دشمنی کی سنتا ہے نزدیک صاحب دفتر کے

رفتم بسابقه معرفتیکه در میان ما بود و صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم تا بکار

گیا مین ساتھ اگلی واقفیت کے کہ درمیان ہمارے اور اوس صاحب کے تھی اور صورت حال اوسکی کہی مینے اور آدمیت اور طلب حق اوسکی کی بیان کی

مختصرش نصب کردند چندی برین آمد لطف طبعش را بدیدند و حسن تدبیرش بپسندیدند و کار

تھوڑے کام کے اوسکو برپا کیا مدت اوپر اوسکے گذری پاکیزگی طبیعت اوسکی کو دیکھا اور نیک تدبیر اوسکی پسند کی کام اوسکا

ازان در گذشت و بمرتبه بالاتر ازان متمکن شد همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت

اوس سے درگذرا اور ساتھ مرتبہ بلند زیادہ کے اوس سے تمکین کرنیوالا ہوا ایسا ہی ستارہ نیک بختی اوسکی کا بیچ ترقی کی تھا تا اوپر بلندی

برسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم **فرد**

پہنچا اور نزدیک درگاہ بادشاہ کا ہوا اور معتمد ہوا اور پر سلامت حال اوسکی کے خوشی کی مینے اور کہا مینے

زکار بسته میندیش و دل شکسته مدار ÷ که آب چشمه حیوان درون تاریکیست **شعر**

کام بندھی ہوئی سے مت اندیشہ کر اور دل ٹوٹا مت رکھہ کہ پانی چشمہ حیات کا درمیان تاریکی کے ہی

اَلَا لَا یَجَارَنَّ اَخُو الْبَلِیَّه ÷ فَلِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّه **فرد** منشین ترش از گردش

آگاہ ہو جاوے کہ نہ نا امید کرے بھائی بلا کا پس واسطے خدا کی ہیں مہربانیان پوشیدہ مت بیٹھ کھٹا گردش

ایام که صبر تلخست ÷ ولیکن بر شیرین دارد ÷ در آن قربت مرا با طائفه یاران اتفاق سفر افتاد

زمانے سے کہ صبر تلخ ہی لیکن پھل میٹھا رکھتا ہی بیچ اوس وقت کی مجکو ساتھ گروہ یاروں کے اتفاق سفر کا پڑا

چون از زیارت مکه باز آمدم یکدو منزلم استقبال کرد ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت درویشان

جو کہ سے پھر آیا میں ایک دو منزل میرا استقبال کیا ظاہر حال اوسکی کا دیکھا مینے پریشان اور بیچ شکل فقیرون کے

گفتم چه حالتست گفت آنچنانکه تو گفتی طائفه حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک دام ملکه

کہا مین نے کیا حالت ہی کہا جیسا کہ کہا تو نے ایک گروہ او پر میرے حسد لیگئی اور ساتھ خیانت کے مجکو نسبت کیا اور بادشاہ نے

در کشف حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان حمیم از کلمهٔ حق خاموش شدند

بیچ کہولنے حقیقت اوسکی کی پوچھنا نہایت پوچھنے کا نفرمایا اور یاران قدیم اور دوستون گرم صحبت نے کلمہ حق سے چپ ہو گئے

و صحبت دیرین فراموش کردند قطعه نبینی که پیش خداوند جاه ستایش کنان

اور صحبت قدیم بہلا نا کیا نہین دیکہا ہی تو نے کہ آگے صاحب مرتبہ کے صفت کرتے ہوئے

دست بر بر نهند اگر روزگارش در آرد ز پای همه عالمش پای بر سر نهند فی الجمله بانواع عقوبت

ہاتہ اوپر سینہ کے رکہتے ہین اگر زمانہ اوسکو گرا دے پانو سے تمام عالم پانو اوپر سر اوسکی کے رکہتے ہین حاصل کلام قسم قسم عذاب

گرفتار شدم تا درین هفته که مژده سلامت حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک

گرفتار ہوا مین تو اس ہفتہ مین کہ خوشخبری سلامتی حاجیون کی پہنچی قید بہاری سے خلاص مجکو کیا اور ملک

موروثم خاص کرد گفتم دران نوبت اشارت من قبولت نیامد که گفتم عمل پادشاهان

میراث میری کا خاص کیا کہا مین نے بیچ اوسوقت کی اشارہ میرا قبول تجکو نہ آیا کہ کہا مین نے کام بادشاہون کا

چون سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری فرد یا زر بهر دو دست

مانند سفر دریا کے ہی خطرناک اور فائدہ مند یا دولت لیوے تو یا طلسم مین مرے تو یا زر دونون ہاتہ سے

کند خواجه در کنار یا موج روزی افکندش مرده بر کنار مصلحت ندیدم ازین بیش ریش

کرے صاحب بیچ گود کی یا لہر ایک دن ڈالی اوسکو مردہ اوپر کنارہ کی مصلحت نہ دیکہی مین نے زیادہ اس سے زخم

درویش را بملامت خراشیدن و نمک جراحت پاشیدن برین کلمه اختصار کردم قطعه

فقیر کو ملامت سے چہیلنا اور لون اوپر زخم کے چہڑکنا اوپر ان دو باتون کے تمام کیا مین نے

ندانستی که بینی بند بر پای چو در گوشت نیاید پند مردم دگر ره گر نداری طاقت نیش

نہ جانا تو نے کہ دیکہیگا تو قید اوپر پانون کی جو بیچ کان تیری کی نہ آوی نصیحت آدمی کی دوسرے مرتبہ جو نہ رکہتی طاقت ڈنک کے

مکن انگشت در سوراخ کژدم حکایت تنی چند از روندگان در صحبت من بودند ظاهر ایشان

مت کر انگلی بیچ سوراخ بچہو کی ایک تن کتنی چلنے والون سے بیچ صحبت میری کی تہی ظاہر انکا

بصلاح آراسته و یکی را از بزرگان در حق این طائفه حسن ظن بلیغ بود و ادراری
صلاحیت سے آراستہ اور ایک کو بڑے آدمیوں سے بیچ حق اس گروہ کی خیال نیک بہت تھا اور ایک روزینہ
معین کرده تا یکی از ایشان حرکتی کرد نه مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد
مقرر کیا تو ایک نے ان میں سے ایک حرکت کی نہ مناسب حال فقیروں کے گمان اوس شخص کا بد ہوا
و بازار اینان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص گردانم آهنگ خدمتش
اور بازار انکی کھوٹی ہوئی چاہا میں نے کہ کسی طریق سے روزینہ یاروں کا چھوڑاؤں میں قصد خدمت اوسکی کا
کردم دربانم رها نکرد و جفا کرد معذورش داشتم که لطیفان گفته اند قطعه
کیا میں نے دربان نے مجکو چھوڑا نکیا اور سختی کہا معاف اوسکو رکھا میں نے کہ خوش طبعوں نے کہا ہے
در میر و وزیر و سلطان را + بی وسیلت مگرد پیرامن + سگ و دربان چو یافتند غریب
دروازے امیر اور وزیر اور بادشاہ کی بغیر وسیلے مت پھر آس پاس کے اور دربان نے جو پایا غریب کو
این گریبانش گیرد آن دامن + چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ حال من وقوف
یہ گریبان اوسکا پکڑے وہ دامن یہاں تک نزدیکوں درگاہ اوس بزرگ کی نے حال میرے سے خبر
یافتند و باکرام دراوردند و برتر مقامی معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم فرد
پائی اور ساتھ عزت کے لائے اور بڑا ایک مقام مقرر کیا لیکن ساتھ فروتنی کی نیچے زیادہ بیٹھا میں اور کہا میں نے
بگذار که بنده کمینم + تا در صف بندگان نشینم + گفت الله الله چه جای سخن است فرد
چھوڑ کہ بندہ کمینہ ہوں میں تا صف بندوں میں بیٹھوں میں کہا اوس نے الله الله کیا جگہ اس بات کی ہے
گر بر سر و چشم من نشینی + نازت بکشم که نازنینی + فی الجمله بنشستم و از هر دری سخن پیوستم
جو اوپر سر اور آنکھ میری کے بیٹھے تو ناز تیرا کھینچوں میں کہ نازنین ہی تو حاصل کلام کا بیٹھا میں اور ہر ایک مقدمے سے بات ملائی
تا حدیث لغزش یاران در میان آمد و گفتم قطعه چه جرم دید خداوند سابق الانعام +
یہانتک کہ بات لغزش یاروں کی درمیان میں آئی اور کہا میں نے کیا گناہ دیکھا صاحب اگلی بخشش کرنیوالے نے
که بنده در نظر خویش خوار میدارد + خدای راست مسلم بزرگواری حلم + که جرم بیند و نان
کہ بندے کو بیچ نظر اپنی کی ذلیل رکھتا ہے خدا کو ہی مقرر بڑائی اور بردباری کے لیے کہ گناہ دیکھتا ہے اور روٹی

MS.

وگفت خداوند تعالی مرا مالک مملکت گردانیده است تا بخورم و بخشم نه پاسبان که نگهدارم

اور کہا اللہ تعالی نے مجکو مالک بادشاہی کا کیا ہے اس لیے کہ تا کھاؤں میں اور بخشوں میں نہ چوکیدار ہوں میں نگاہ رکھوں

بیت قارون هلاک شد که چهل خانه گنج داشت + نوشیروان نمرد که نام نکو گذاشت

قارون ہلاک ہوا کہ چالیس کوٹھریاں گنج کی رکھتا تھا نوشیروان نہیں موا کہ نام نیک چھوڑ گیا

حکایت آورده اند که نوشیروان عادل را در شکارگاهی صید کباب میکردند و نمک

نقل کرتی ہیں کہ واسطے نوشیروان عادل کے بیچ ایک شکارگاہ کی ایک شکار کا کباب کرتے تھے اور نمک

نبود غلامی را بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان تا رسمی نگردد

نتھا ایک غلام کو طرف گانوں کے دوڑایا تو نمک لاوی نوشیروان نے کہا ساتھ قیمت کی لی تو ایک رسم نہووے

و ده خراب نشود گفتند ازین قدر چه خلل آید گفت بنیاد ظلم اندر جهان اول اندک بوده است

اور گانو اوجاڑ نہو کہا اس اندازے سے کیا خلل پیدا ہووے کہا بنیاد ظلم کی بیچ جہان کی پہلے تھوڑی تھی ہوئی

و هر کس که آمد بران مزید کرده تا بدین غایت رسید قطعه اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی برآورند

اور جو کوئی کہ آیا اوپر اوسکے زیادہ کیا تو اس نہایت کو پہونچا اگر باغ رعیت سے بادشاہ کھاوے ایک سیب اکھاڑیں

غلامان او درخت از بیخ + به پنج بیضه که سلطان ستم روا دارد زنند لشکریانش هزار مرغ

غلام اوسکے درخت جڑ سے ساتھ پانچ انڈے کی اگر بادشاہ ظلم روا رکھے ماریں سپاہی اوسکے ہزار مرغ

بسیخ حکایت عاملی را شنیدم که خانهٔ رعیت خراب کردی تا خزینهٔ سلطان آبادان

اور سیخ کی ایک وزیر کو سنا میں نے کہ گھر رعیت کا خراب کرتا اس لیے کہ خزانہ بادشاہ کا آباد

کند بیخبر از قول حکما که گفته اند هر که خدای عزوجل را بیازارد تا دل خلقی بدست آرد خداوند تعالی

کری بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو کوئی خدای بزرگ اور غالب کو آزردہ کری اس لیے کہ دل ایک ... لاوے

همان خلق را برو گمارد تا دمار از روزگارش برآرد بیت آتش سوزان نکند با سپند آنچه کند

اوسی بندوں کو اوپر اوسکے مقرر کرتا ہے تو ہلاکی زمانے اوسکی سی برلاوے آگ جلانی والی نہ کری اور سپند کی وہ کام کرتا ہے

دود دل مستمند + سر جملهٔ حیوانات گویند که شیرست و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر به که

دھوان دل محتاج کا سردار سب جانوروں کا کہتی ہیں شیر ہی اور ذلیل جانوروں کا گدہا اور ساتھ اتفاق کی گدہا بوجھ اٹھانے والا بہتر ہے

شیر مردم در مثنوی مسکین خر اگرچه بی تمیز است + چون بار همی برد عزیز است + گاوان و خران

شیر آدمی کا پچھاڑنے والا — غریب گدھا اگرچہ بے شعور ہے — جو بوجھ لیجاتا ہی عزیز ہے — بیل اور گدھے

باربردار + به ز آدمیان مردم آزار + باز آمدم بحکایت وزیر غافل گویند ملک را

بوجھ کی ڈھونے والے بہتر آدمیوں ستانے والوں سے پھر آیا میں اوپر ذکر وزیر غافل کے — کہتے ہیں بادشاہ کو

طرفی از ذمائم اخلاق او بقرائن معلوم گشت در شکنجه کشید و بانواع عقوبت بکشت قطعه

ایک تھوڑا سا برائیوں خلق اوس کے سے ساتھ قرینوں کے معلوم ہوا بیچ شکنجے کے کھینچا اور ساتھ قسم قسم عذاب کے مار ڈالا

حاصل نشود رضای سلطان + تا خاطر بندگان نجوئی + خواهی که خدای بر تو بخشد + با خلق

حاصل نہو گی خوشنودی بادشاہ کی جبتک خاطر بندوں کی نہ ڈھونڈیگا تو چاہتا ہی تو کہ خدا اوپر تیرے بخشے ساتھ خلق

خدای کن نکوئی + آورده اند که یکی از ستمدیدگان بر سر او گذشت و در حال تباه وی تامل کرد و گفت

خدا کے کر نیکی — کہتے ہیں کہ ایک ظلم دیکھے ہوئی سی اوپر سر اوسکی کی گذرا بیچ حال تباہ اوسکی کی فکر کی اور کہا

قطعه نه هر که قوت بازوی منصبی دارد + بسلطنت بخورد مال مردمان بگزاف + توان بحلق

نہیں جو کوئی قوت بازو کی اگر مرتبہ کی رکھتا ہے ساتھ سلطنت کے کھاتا ہی مال لوگوں کا ساتھ دھمکانے کے — سکتے بیچ حلق کے

فرو بردن استخوان درشت + ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف + بیت نماند ستمگار بدروزگار

لیجانا ہڈی سخت کا — ولیکن پیٹ پھاڑے جو پھنسے بیچ ناف کے — نہ رہے ظالم بدزمانہ

بماند برو لعنت پایدار + حکایت مردم آزاری + حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی زد درویش

رہی اوپر اوسکی لعنت ہمیشہ — ایک آدمی ستانے والے کو نقل کرتے ہیں کہ ایک پتھر اوپر سر ایک نیکبخت کے مارا فقیر

را مجال انتقام نبود سنگ را نگاه میداشت تا زمانیکه ملک را بر آن لشکری خشم آمد و در چاه

کو قدرت بدلا لینے کی نہ تھی پتھر کو نگاہ رکھتا تھا یہانتک کہ بادشاہ کو اوپر سپاہی کی غصہ آیا اور بیچ کنوئیں کے

کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من

قید کیا فقیر آیا اور وہ پتھر اوپر سر اوسکے ٹھوکا کہا تو کون ہی اور یہ پتھر کسواسطے مارا تونے کہا میں

فلانم و این همان سنگست که در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین روز کجا بودی گفت

فلانا ہوں اور یہ وہی پتھر ہی کہ فلانی تاریخ اوپر سر میرے مارا تونے کہا اتنی مدت کہاں تھا تو کہا

از جاهت اندیشه میکردم اکنون که در چاهت دیدم فرصت غنیمت دانستم مثنوی نا اهلی را

مرتبی تیری سی اندیشہ کرتا تھا میں اب کہ کنوئیں میں تجھکو دیکھا میں نے فرصت کو غنیمت جانا میں نے ایک نالائق کو

که بینی بختیار عاقلان تسلیم کردند اختیار چون نداری ناخن درنده تیز با بدان آن به

کہ دیکھے تو صاحب نصیب دانایوں نے سپرد کیا ہے اختیار جو نہیں ہی تو ناخن پہاڑنیوالی تیز ساتھ بدون کے وہ بہتر کہ

که کم گیری ستیز هر که با پولاد بازو پنجه کرد ساعد مسکین خود را رنجه کرد باش تا دستش ببندد روزگار

کم پکڑی تو لڑائی جس کسی نے ساتھ سخت بازو کی پنجہ کیا پنجہ غریب اپنی کو رنجیدہ کیا رہ یہانتک کہ باندہ دے اوسکا ہاتھ زمانہ

پس بکام دوستان مغزش برآر حکایت یکی از ملوک مرضی هایل بود که اعادت ذکر آن

پس ساتھ مقصد دوستوں کے مغز اوسکا نکال ایک کو بادشاہوں سے ایک مرض ہلاک کرنیوالا تھا کہ تکرار ذکر اوسکی

ناکردن اولی طایفه از حکمای یونان متفق شدند که مر این درد را دوائی نیست مگر زهره

نہ کرنا بہتر ایک گروہ حکیموں یونان کی نے اتفاق کرنیوالی ہوئے کہ تحقیق اس دردکی کوئی دوا نہیں مگر پتا

آدمی که چندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دهقان پسری یافتند

آدمی کا کہ ساتھ اتنی صفت کے صفت کیا گیا ہو فرمایا طلب کرنا ایک گانو والی لڑکے کو پایا

بران صورت که حکیمان گفته بودند پدرش و مادرش را بخواند و بنعمت بیکران خشنود گردانید

اوپر اوس صورت کے کہ حکیموں نے کہا تھا باپ اور ماں اوسکی کو بلایا اور ساتھ نعمت بہت کے خوش کیا

وقاضی فتوی داد که خون یکی از رعیت ریختن سلامت نفس پادشه را روا باشد جلاد قصد

اور قاضی نے حکم دیا کہ خون ایک کا رعیت سے گرانا تندرستی ذات بادشاہ کیواسطے روا ہو جلاد نے ارادہ

کرد پسر سوی آسمان بر آورد و تبسم کرد ملک پرسید که درین حالت چه جای خندیدنست گفت

کیا لڑکے نے طرف آسمان کے بر لایا اور مسکرایا بادشاہ نے پوچھا کہ بیچ اس حالت کے کیا جگہ ہنسنے کی ہے کہا

ناز فرزند بر پدر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاه خواهند اکنون پدر و مادر

لاڑ لڑکوں کا اوپر باپ اور ماں کی ہوتا ہے اور دعوی آگی قاضی کی لیجاتی ہیں اور انصاف بادشاہ سے چاہتی ہیں اب باپ اور ماں

بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتن فتوی داد و سلطان مصالح خویش اندر

بسبب تہوڑی مال دنیا کی میرے تئیں بیچ خون میرے کے سونپا اور قاضی نے واسطے مارنے میری کے حکم دیا اور بادشاہ مصلحت اپنی بیچ

ای خداوند جهان مصلحت آن می بینم که از بهر خدا و صدقهٔ گور پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در
ای صاحب جہان کی مصلحت وہ دیکھتا ہون مین کہ واسطے خدا کے اور صدقے قبر باپ کے اوسکی تئین چھوڑ دے تو میری تئین بھی
بلائی نیفگند و گناه از منست که قول حکیمان معتبر نگفته‌اند قطعه چو کردی با کلوخ انداز پیکار
بلا مین نہ ڈالی اور گناہ مجہ سے ہی اور قول حکیمون کا اعتبار کیا گیا کہ کہا ہی جو کی تو نی ساتھ ڈھیلے پھینکنے والے کی لڑائی تو نی
سر خود را بنادانی شکستی چو تیر انداختی بر روی دشمن چنان دان کاندر آماجش نشستی حکایت
سر اپنی کی تئین ساتھ نادانی کی توڑا تو نی جو تیر پھینکا تو نی مقابل دشمن کے ایسا جان کہ بیچ نشانی اوسکی کی بیٹھا ہی تو
ملک زوزن را خواجه بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را در مواجهه حرمت داشتی و در غیبت
بادشاہ زوزن کی تئین ایک وزیر تھا بزرگ ذات اور صاحب دل کہ سب لوگون کی تئین روبرو حرمت رکھتا اور پیچھاڑی
نکو گفتی اتفاقاً ازو حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرهنگان
نیک کہتا اور مہربانی کی اوس سے ایک حرکت بیچ نظر بادشاہ کی ناپسند آئی ڈانڈ فرمایا اور عذاب کیا اور پیادے
پادشاه بسوابق نعمت او معترف بودند و بشکر آن مرتهن در مدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندی
بادشاہ کی بسبب اگلی نعمت اوسکی کی اقرار کرنیوالی تھی اور ساتھ شکر اوسکی کی جان گرو تھے بیچ مدت موکلی اوسکی کی نرمی اور
و زجر و معاقبت روا نداشتندی قطعه صلح با دشمن اگر خواهی هرگه که ترا در قفا عیب
اور جھڑکنا اور عذاب کرنا جائز نہ رکھتے تھے صلح ساتھ دشمن کے اگر چاہتا ہی تو جس وقت تیری تئین پیچھے عیب
کند در نظرش تحسین کن سخن آخر بدهان میگذرد موذی را سخنش تلخ نخواهی دهنش شیرین
کرے بیچ نظر اوسکی کی تعریف کر سخن آخر بیچ منہ کی گذرتا ہی ایذا دینے والی کی تئین سخن اوسکا کڑوا نچاہی تو منہ اوسکا میٹھا
کن آنچه مضمون خطاب ملک بود از عهدهٔ بعضی بیرون آمد و به بقیتی در زندان بماند آورده‌اند
کر جو چیز کہ لائق تھی بعضی بادشاہ کی تھی ذمہ داری تھوڑی سی باہر آئی اور ساتھ باقی کی بیچ قید خانہ کی رہا لائے ہین
که یکی از ملوک نواحی در خفیه پیغامش فرستاد که ملوک آن طرف قدر چنان بزرگوار ندانستند
کہ ایک نے بادشاہون اطراف کے سے بیچ پوشیدگی کی پیغام اوسکو بھیجا کہ بادشاہون اوس طرف کے نے مرتبہ اپنی بزرگوار کا نہ جانا اور
بیعزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن الله خلاصه بجانب ما التفاتی کند در
بے عزتی کی اگر عقل فلانے کی نیک کرے اللہ خلاصی اوسکی کو طرف ہماری پیوستگی کرے بیچ

رعایت خاطرش بتمامتر سعی کرده آید و اعیان این مملکت بدیدار او مفتقرند

لحاظ خاطر اوسکی کی جائیگی کامل تر کوشش کی آوی اور سردار اس بادشاہی کی واسطے دیدار اوسکی کی محتاج ہین

و جواب این حروف منتظر خواجه چون برین وقوف یافت از خطر اندیشید و در حال جوابی مختصر

اور جواب ان حرفونکی انتظار وزیر نی جو اوپر اسکی آگہی پائی آفت سی اندیشہ کیا جلد ایک جواب تہوڑا ایسا کہ اگر

بر ملا افتد فتنه نباشد بر قفای ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان که برین واقف بود

ظاہر ہووے تو فتنہ نہووے اوپر پیٹہ ورق کی لکہا اور روانہ کیا ایک نی علاقہ داروں سے کہ اوپر اسکے واقف تہا

ملک را اعلام کرد که فلان را که حبس فرموده با ملوک نواحی مراسلت دارد ملک بهم برآمد و کشف

بادشاہ کو خبر کرنا کیا کہ فلانی کی تئین کہ قید کیا ہی تو نی ساتہ بادشاہون اطراف کی کتابت رکہتا ہی بادشاہ خفا ہوا اور دریافت

این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند نبشته بود که حسن ظن بزرگان بیش از

اس خبر کا فرمایا اور قاصد کی تئین پکڑا اور خط پڑہا لکہا تہا کہ نیکی گمان بزرگون کی زیادہ

فضیلت ماست و تشریف قبول که فرمودند بنده را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکه پرورده

فضیلت ہماری سی ہی اور خلعت قبول کا کہ فرمایا بندی کی تئین طاقت قبول کرنی اوسکی نہین ہی واسطی اسکے کہ پالا ہوا

نعمت این خاندانست و باندک مایه تغیر خاطری با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد

دولت اس گہر انیکا ہی نہین اور ساتہ تہوڑی آزردگی خاطر کی ساتہ بادشاہ قدیم کی بیوفائی نہ سکیے کرنا

آنرا که بجای تست هر دم کرمی عذرش بنه ار کند بعمری ستمی ملک را سیرت حق شناسی او

اوس شخص کی تئین کہ بیچ جگہہ تیری کی ہی ہر دم ایک مہربانی معاف اوسکو کر جو کری عمر بہر مین ایک ظلم بادشاہ کی تئین خصلت حق شناسی اوسکی

خوش آمد خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست که خطا کردم که ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت

خوش آئی اور خلعت اور نعمت بخشی اور عذر چاہا کہ گناہ کیا مین نے کہ تجکو بی قصور اور گناہ کی آزردہ کیا مین نی کہا

ای خداوند بنده درین حالت مر خداوند را خطائی نمی‌بیند بلی تقدیر خداوند تعالی چنین بود

ای صاحب بندہ بیچ اس حالت کی خاص کر صاحب کی تئین گناہ نہین دیکہتا ہی سچ ہی تقدیر اللہ برتر کی ایسی ہی تہی

که مرین بنده را مکروهی رسد پس بدست تو اولیتر که سوابق نعمت برین بنده داری و ایادی منت

کہ خاص اس بندے کو ایک بری بات پہنچی پس تیری ہاتہ سے بہتر کہ اگلی نعمت اوپر اس بندے کی رکہتا ہی تو اور ہاتہ احسانکی

و حکما گفته اند **مثنوی** گر گزندت رسد ز خلق مرنج + که نه راحت رسد ز خلق نه رنج +

اور داناؤں نے کہا ہے جو آزار تجکو پہنچے خلق سے مت رنج کر کہ نہ راحت پہنچے خلق سے نہ رنج

از خدا دان خلاف دشمن و دوست + که دل هر دو در تصرف اوست + گرچه تیر از کمان

خدا سے جان خلاف دشمن اور دوست کو کہ دل دونوں کا بیچ اختیار اوسکی کے ہے اگرچہ تیر کمان سے

همی گذرد + از کماندار بیند اهل خرد **حکایت** یکی از ملوک عرب شنیدم که با متعلقان

گذرتا ہے کماندار سے دیکھتا ہے صاحب عقل ایک کو بادشاہوں عرب کے سے سنا میں نے کہ ساتھ علاقہ داروں کے

میگفت که مرسوم فلان را چندانکه هست مضاعف کنند که ملازم درگاهست و مترصد

کہتا تھا کہ مہینا فلانے کی تئیں جتنا کہ ہے دو چند کرو کہ نوکر درگاہ کا ہے اور نگاہ رکھنے والا

فرمان و دیگر خدمتگاران بلهو و لعب مشغول و در ادای خدمت متهاون صاحبدلی بشنید

حکم کا اور دوسرے خدمتگار ساتھ بازی اور بازی کی مشغول اور بیچ ادا کرنے خدمت کے سستی کرنیوالے ایک صاحبدل نے سنا

فریاد و خروش از نهادش برآمد پرسیدندش که چه دیدی گفت مراتب بندگان بدرگاه

فریاد اور شور ذات اوسکی سے بر آیا پوچھا اوسکو کہ کیا دیکھا تو نے کہا مرتبے بندوں کے بیچ درگاہ

خدای تعالی همین مثال دارد **فرد** دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاه + سوم هر آینه در وی

خدای بزرگ کے یہی مثال رکھتے ہیں دو صبح دم جو کوئی آدمی بیچ خدمت بادشاہ کی تیسری صبح کو خواہ مخواہ بیچ اوسکے

کند بلطف نگاه **قطعه** مهتری در قبول فرمانست + ترک فرمان دلیل حرمانست هر که

کرے ساتھ مہربانی کے نگاہ سرداری بیچ قبول کرنے حکم کے ہے چھوڑنا حکم کا راہ دکھلانیوالا بے نصیبی کا ہے جو کوئی

سیمای راستان دارد + سر خدمت بر آستان دارد **حکایت** ظالمی را حکایت کنند که

پیشانی سچوں کی رکھتا ہے سر خدمت کا اوپر چوکھٹ کی رکھتا ہے ایک ظالم کی تئیں نقل کرتے ہیں

هیزم درویشان خریدی بحیف و توانگران را دادی بطرح صاحبدلی برو گذر کرد و گفت

لکڑیاں فقیروں کی لیتا ساتھ ظلم کی اور دولتمندوں کی تئیں دیتا ساتھ گراں قیمت کے ایک صاحبدل نے اوپر اوسکے گذر کیا اور کہا

بیت ماری تو که هر کرا بینی بزنی + یا بوم که هر کجا نشینی بکنی **قطعه** زورت ار پیش میرود با ما

سانپ ہے تو کہ جس کسی کی تئیں دیکھے تو مارے تو یا الو کہ جس جگہ بیٹھے تو کھود ڈالے زور تیرا جو آگے جاتا ہے ساتھ ہمارے

با خداوند غیب دان دو نه زورمندی مکن بر اهل زمین تا دعایی بر آسمان نرود حاکم از گفتن

ساتھ صاحب غیب جانتی والی کی نہ جانے زورمندی مت کر اوپر صاحب زمین کے تو ایک دعا اوپر آسمان کے نہ جاے حاکم کہنی

او برنجید و روی از نصیحتش در هم کشید و بدو التفات نکرد تا شبی آتش مطبخ در انبار هیزمش افتاد

اوس کے سے آزردہ ہوا اور نصیحت اوسکی سی منہ کھینچا اور ساتھ اوسکی التفات نکی ایک رات کو آگ باورچیخانے کی بیچ ڈھیر لکڑی کے

و سایر املاکش بسوخت و از بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند اتفاقاً همان شخص بر وی بگذشت

اور تمام مال و اسباب اوسکا جلا اور بچھونے نرم سی اوسکو اوپر راکھ گرم کی بٹھلایا اتفاقاً وہی شخص اوپر اوسکے گذرا

و دیدش که با یاران همی گفت ندانم که این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل درویشان

دیکھا اوسکو کہ ساتھ رفیقوں کی کہتا تھا نہیں جانتا ہوں میں یہ آگ کہاں سے بیچ گھر میرے کی پڑی کہا اوس نے دل فقیروں کے سے

قطعه حذر کن ز دود درونهای ریش که ریش درون عاقبت سر کند بهم بر مکن تا توانی دلی

پرہیز کر دھویں دلوں زخمی کی سے کہ زخم اندر کا آخر کو اوبھر آتا ہی رنجیدہ مت کر جب تک ہوسکی جیسے کسی کا

که آهی جهانی بهم بر کند لطیفه بر تاج کیخسرو نوشته بود قطعه چه سالهای فراوان و عمرهای

کہ ایک آہ ایک جہان کو زیر و زبر کرتی ہی ایک لطیفہ اوپر تاج کیخسرو کی لکہا تھا کیا برس بہت اور کیا عمریں

دراز که خلق بر سر ما بر زمین بخواهد رفت چنانکه دست بدست آمدست ملک بما بدستهای دگر

بڑی کہ خلق اوپر سر ہمارے کی اوپر زمین کی جاگی جیسا کہ ہاتھوں ہاتھ آیا ہی ملک طرف ہمارے بیچ ہاتھ دوسروں کے

همچنین بخواهد رفت حکایت یکی در صنعت کشتی گرفتن سرآمده بود سه صد و شصت بند فاخر دانستی

اسی طرح جائے گا ایک بیچ پیشے کشتی کے غالب آیا تھا تین سو ساٹھ داؤں بزرگ جانتا تھا

و هر روز بنوعی از آن کشتی گرفتی مگر گوشهٔ خاطرش با جمال یکی از شاگردان میلی داشت سه صد و پنجاه

اور ہر روز اوس سے ساتھ ایک طرح کی پکڑتا مگر ایک گوشہ خاطر اوسکی کا ساتھ جمال ایک شاگرد کے میل رکھتا تھا تین سو اور

و نه بندش در آموخت مگر یک بند که در تعلیم آن دفع انداختی و تاخیر کردی فی الجمله پسر

انسٹھ داؤں اوسکو سکھلائی مگر ایک داؤں کہ بیچ سکھلانے اوسکی کی دور ڈالتا تھا اور ڈھیل کرتا حاصل کلام لڑکا

در قوت و صنعت سرآمد و کسی را در زمان او با او امکان مقاومت نبودی تا بحدی که

بیچ قوت اور پیشہ کی غالب آیا اور کسی کی تئیں بیچ زمانے اوسکی کی ساتھ اوسکی قدرت لڑنے کی نہ تھی یہان تک

جفا دید **قطعه** یا وفا خود نبود در عالم + یا مگر کس درین زمانه نکرد + کس نیاموخت علم تیر

ظلم دیکھا یا وفا تحقیق نہ تھی بیچ عالم کی یا شاید کسی نے بیچ اس زمانے کی نہ کی کسی نے نہ سیکھا علم تیر کا

از من + که مرا عاقبت نشانه نکرد **حکایت** درویشی مجرد بگوشهٔ صحرائی نشسته بود

مجھ سے کہ میری تئیں آخر کو نشانہ نکیا ایک فقیر تنہا بیچ ایک جنگل کے بیٹھا تھا

پادشاهی برو بگذشت درویش از انجا که فراغ ملک قناعت است بدو التفات نکرد سلطان

ایک بادشاہ اوپر اوسکی گذرا فقیر نے اوس جگہہ سی کہ فراغت ملک قناعت میں ہے اوپر اوسکی مہربانگی نکی بادشاہ

از انجا که سطوت سلطنت است برنجید و گفت این طایفه خرقه پوشان مثال بهائمند و اهلیت

اوس جگہہ سی کہ دبدبہ سلطنت کا ہی خفا ہوا اور کہا یہ گروہ گدڑی پہنے والوں کا مانند چارپایوں کی ہی اور لیاقت

و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت ای جوانمرد سلطان روی زمین بتو گذر کرد خدمتی

اور آدمیت نہیں رکھتی ہیں وزیر نزدیک اوسکی آیا اور کہا ای جوانمرد بادشاہ روی زمین کی اوپر تیری گذر کیا ایک خدمت

نکردی و شرائط ادب بجا نیاوردی گفت سلطان را بگو تا توقع خدمت از کسی دارد که

نکی تونی اور شرطیں ادب کی بجا نہ لایا تو کہا بادشاہ کی تئیں کہو تو چشمداشت خدمت کی اوس سے رکھی کہ

توقع نعمت از و دارد و دیگر بدانکه ملوک از بهر پاس رعیت اند نه رعیت از بهر طاعت ملوک **قطعه**

امید ساتھ نعمت کی ہی اوسکی سے رکھے اور دوسرے یہ کہ بادشاہ واسطی نگہبانی رعیت کے ہیں نہ رعیت واسطے بندگی بادشاہ کے

پادشه پاسبان درویش است + گرچه رامش بفرّ دولت اوست + گوسفند از برای چوپان نیست

بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہی اگرچہ آسودگی ساتھ دبدبہ دولت اوسکی ہی دنبی واسطی چرواہی کی نہیں ہی

بلکه چوپان برای خدمت اوست **قطعه** یکی امروز کامران بینی + دیگری را دل از مجاهده ریش

بلکہ چرواہا واسطی خدمت اوسکی کی ہی ایک کو آج کی روز مقصد ور دیکھی تو دوسرے کی تئیں دل کوشش کی سی زخمی

روزکی چند باش تا بخورد + خاک مغز سر خیال اندیش + فرق شاهی و بندگی برخاست

روز تھوڑی صبر کر تو کہا دے خاک گودا سر خیال اندیشہ کرنے والی کا فرق بادشاہی اور بندگی کا اٹھا

چون قضای نبشته آمد پیش + گر کسی خاک مرده باز کند + نشناسد توانگر از درویش

جو قضا لکھی ہوئی آئی آگے جو کوئی خاک مردے کی کھولا کرے نہ پہچانے دولتمند درویش سے

ملکی اگفتن درویش استوار آمد گفت از من تمنائی بکن گفت آن همی خواهم که
بادشاہ کی تئین کہنا فقیر کا معتبر آیا کہا مجہہ سے ایک آرزو کر کہا مین چاہتا ہون مین کہ

دگر بارہ زحمت من ندہی گفت مرا پندی دہ گفت بیت دریاب کنون که نعمت
دوسری بار رنج مجہے نہ دے تو کہا میری تئین ایک نصیحت دے کہا پہچان کہ اب دولت

هست بدست + کین دولت و ملک میرود دست بدست **حکایت** یکی از وزرا
رہی تیری بیچ ہاتہ کے کہ یہ ملک اور دولت جاتا ہی ہاتہون ہاتہ ایک وزیرون سے

پیش ذوالنون مصری رفت و همت خواست که روز و شب بخدمت سلطان مشغول میباشم
آگے ذوالنون مصری کی گیا اور دعا چاہی کہ دن اور رات بیچ خدمت بادشاہ کی مشغول رہتا ہون

و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدای
اور ساتہ خیر اوس کے امیدوار اور عذاب اوس کے سی ڈرنیوالا ذوالنون رویا اور کہا اگر مین خدای

عز و جل را چنین پرستیدمی که تو سلطان را از جملهٔ صدیقان بودمی **قطعه** گر نبودی امید
عز و جل کی تئین ایسی عبادت کرتا مین کہ تو بادشاہ کی تئین گروہ صدیقون سی ہوتا مین جو نہوتی آرزو

راحت و رنج + پای درویش بر فلک بودی + گر وزیر از خدا بترسیدی + همچنان کز ملک
خوشی اور رنج کی تو پانو فقیر کا اوپر آسمان کے ہوتا جو وزیر خدا سی ڈرتا جیسا کہ بادشاہ سے

ملک بودی + **حکایت** بادشاهی بکشتن بیگناهی اشارت کرد گفت ای ملک
فرشتہ ہوتا ایک بادشاہ نی واسطے مارنی ایک بیگناہ کی اشارہ کیا کہا ای بادشاہ

موجب خشمی که ترا بر منست آزار خود مجوی که این عقوبت بر من بیک نفس سر آید و بزه
سبب اوس غصی کا کہ تجہے ہی تئین اوپر میری ہی آزار اپنا مت ڈہونڈہ کہ یہ عذاب اوپر میرے ایک دم مین گذر جاویگا اور گناہ

آن بر تو جاوید بماند **قطعه** دوران بقا چو باد صحرا بگذشت + تلخی و خوشی و زشت
اوسکا اوپر تیری ہمیشہ رہیگا زمانہ زندگی کا مانند ہوا جنگل کی گذرا کڑوا اور خوش اور زبون

و زیبا بگذشت + پنداشت ستمگر که جفا بر ما کرد + در گردن او بماند و بر ما بگذشت +
اور اچہا گذرا جانا ظالم نی کہ ظلم اوپر ہمارے کیا بیچ گردن اوسکی کی رہا اور اوپر ہمارے گذرا

ملک را نصیحت او سودمند آمد از سر خون او برخاست حکایت وزرای نوشیروان

بادشاہ کی تئین نصیحت اوسکی فائدہ مند آئی اور خیال خون اوسکی سی درگذرا وزیر نوشیروان کے

در مهمی از مصالح مملکت اندیشه میکردند و هر یک از ایشان دگرگونه رای همیزدند و ملک همچنان

بیچ ایک کام سخت کی مصلحتون بادشاہی کی اندیشہ کرتی تہی اور ہر ایک اونمین سے دوسری طرح ایک تدبیر کرتا تہا اور بادشاہ نے بہی

تدبیری اندیشه کرد بزرجمهر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نهانش گفتند رای ملک را چه

ایک تدبیر اندیشہ کی بزرجمہر کی تئین تدبیر بادشاہ کی اختیار آئی وزیروں نے بیچ پوشیدگی کی اوسکو کہا تدبیر بادشاہ کی کیا

مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکه انجام کار معلوم نیست و رای همگان در

زیادتی دیکہی تونے اوپر فکر اتنی حکیمون کے کہا موافق اسکی کہ آخر کار کا معلوم نہین ہے اور تدبیر سبہو کی بیچ

مشیت است که صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولیتر است تا اگر خلاف صواب آید

ارادہ الٰہی کی ہی کہ درست آوی یا چوک جاوی پس موافق ہونا تدبیر بادشاہ کی بہتر زیادہ ہی تا اگر جو برعکس درستی کی آوے

بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم که گفته اند مثنوی خلاف رای سلطان رای جستن

بسبب تابعداری کرنیکی غصہ کرنے اوسکی سی بیڈر ہونگا مین کہ کہا ہی برخلاف عقل بادشاہ کی تدبیر ڈھونڈہنا

بخون خویش باشد دست شستن اگر خود روز را گوید شب است این بباید گفت اینک ماه و پروین

بیچ خون اپنی کے ہوتی ہاتہ دہونا اگر جان بوجہ کی دن کی تئین کہے رات ہی یہ چاہیے کہنا یہ ہی چاند اور تارے

حکایت شیادی گیسو بافت یعنی علویست با قافله حجاز بشهری درآمد و چنان نمود که از حج همی آید و قصیده

ایک مکار نے گیسو بٹے یعنی اولاد علی سی ہی اور ساتہ قافلہ مکہ معظمہ کے بیچ شہر کی آیا ایسا اظہار کیا کہ حج سی آتا ہی اور ایک قصیدہ

پیش ملک برد و دعوی کرد که وی گفته است نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکران فرمود

اچہا آگے بادشاہ کی لیگیا اور دعوی کیا کہ اوسنی کہا ہی نعمت اوسکو دی اور تعظیم کی اور بخشش بہت فرمائی

یکی از ندمای حضرت پادشاه که دران سال از سفر دریا آمده بود گفت من او را عید اضحی در بصره

تو ایک ہمنشینون درگاہ بادشاہ کی سے کہ بیچ اوس سال کی سفر دریا سی آیا تہا کہا مین نے اوسکی تئین عید قربان کی دن بیچ بصرہ کی

دیدم معلوم شد که حاجی نیست دیگری گفت من او را شناسم پدرش نصرانی بود در ملطیه

دیکہا مینے معلوم ہوا کہ حاجی نہین ہی دوسری نے کہا مین اوسکی تئین پہچانتا ہون اور باپ اوسکا نصرانی تہا بیچ ملاطیہ کے لوگون نے جانا

که شریف بیت شعرش اندر دیوان انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا

کہ اولاد علی سے نہیں ہی اور شعر اوسکی کی تئین بیچ دیوان انوری کے پایا بادشاہ نے کہا مارو اوسکو اور دور کرو تو

چندین دروغ درہم چرا گفت گفت ای خداوند روی زمین سخنی مانده است خدمت بگویم اگر

اتنا جھوٹ کیوں کہا کہا ای صاحب زمین کی ایک بات رہی ہی بیچ خدمت کے کہوں نہیں جو

راست نباشد بهر عقوبت که خواهی سزاوارم گفت آن چیست گفت قطعه غریبی گرت ماست

سچ ہووی بیچ جس عذاب کی کہ چاہی تو لائق اوسکی ہوں نہیں کہا وہ کیا ہی کہا ایک مسافر اگر تیری جیب

پیش آورد دو پیمانه آبست و یک کفچه دوغ اگر راست میخواهی از من شنو جهاندیده بسیار

آگی لاوی دو پیمانی پانی ہی اور ایک چمچہ دہی کا جو سچ چاہتا ہی تو مجھسے سن جہان دیکھا ہوا بہت

گوید دروغ ملک بخندید گفت ازین راست تر سخن تا عمر او باشد نگفته است فرمود

کہتا ہی جھوٹ بادشاہ کی تئین ہنسی ہی بکہا اس سے سچ زیادہ کوئی بات جب سے عمر اوسکی ہوئی ہی نہ کہی ہے فرمایا

تا آنچه مأمول است مهیا دارند و بدل خوشی و را گسیل کنند حکایت یکی از پسران هارون الرشید

تو جو کچھ امید کیا اوسکا ہی موجود رکھیں اور ساتھ خوشی کی اوسکی تئین رخصت کریں ایک لڑکوں سے ہارون الرشید کی

پیش پدر آمد خشم آلوده که مرا فلان سرهنگ زاده دشنام مادر داد هارون الرشید ارکان

آگی باپ کی آیا غصہ بھرا ہوا کہ میری تئین فلانی سرہنگ زادی نی دشنام ماں کی دی ہی ہارون الرشید نے سرداروں

دولت را گفت جزای چنین کسی چه باشد یکی اشارت بکشتن کرد و یکی بزبان بریدن و دیگری

دولت کی تئین کہا بدلا ایسے آدمی کا کیا ہو ایک نی اشارہ واسطے مار ڈالنے کیا اور ایک نے واسطے زبان کاٹنی کی اور دوسری نے

بمصادرت و نفی هارون گفت ای پسر کرم آنست که عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنام

واسطے ڈانڈ لینے کی اور نکال دینی کی ہارون نے کہا ای بیٹا بخشش وہ ہی کہ معاف کری تو اگر نہو سکی تو بھی اوسکو گالی

مادر ده چندانکه از حد درنگذرد پس آنگه ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل

ماں کی دے یہاں تک کہ حکم شرع سے نہ گذری پس اوسوقت ظلم تیری طرف سے ہووے اور دعوی طرف

خصم قطعه نه مردست آن بنزدیک خردمند که با پیل دمان پیکار جوید

دشمن کے ہی نہ مرد ہی وہ نزدیک دانا کے کہ ساتھ ہاتھی حملہ کرنیوالی کی لڑائی ڈھونڈھے

یکی مرد آن کس است از روی تحقیق + که چون خشم آیدش باطل نگوید **حکایت**

سچ ہی مرد وہ شخص ہے روی تحقیق سے کہ جو غصہ آوے اوسکو بیہودہ نہ کہے

با طائفهٔ بزرگان بکشتی نشسته بودم زورقی در پی ما غرق شد دو برادر بگردابی

ساتھ ایک گروہ بزرگوں کی بیچ ایک ناو کی بیٹھا تھا میں ایک ڈونگی پیچھے ہماری ڈوبی دو بھائی بیچ ایک بھونر کی

درافتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را که بگیر این هر دوان را که بهر یکی پنجاه دینارت

پڑے ایک نے بزرگوں سے کہا ملاح کی تئیں کہ لی ان دونوں کی تئیں کہ عوض ہر ایک کی پچاس دینار تجھکو

بدهم ملاح در آب رفت تا یکی را برهانید آن دیگر هلاک شد گفتم بقیت عمرش نمانده بود

دونگا میں ملاح بیچ پانی کی گیا تو ایک کی تئیں چھوڑایا وہ دوسرا ہلاک ہوا کہا میں نے باقی عمر اوسکی نرہی تھی

ازین سبب در گرفتن او تأخیر کردی و در آن دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت آنچه تو گفتی

اس سبب سے بیچ لینے اوسکی کے سستی کی تو نے اور بیچ اوس دوسرے کے جلدی ملاح ہنسا اور کہا یہ جو کہا تو نے

یقین است و سببی دیگر هست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من برهانیدن این یکی بیشتر

یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہی کہا میں نے وہ کیا ہی کہا خواہش خاطر میری کی واسطے چھوڑانی اس ایک کی زیادہ

بود که وقتی در بیابان مانده بودم مرا بر شتری نشانده و از دست آن دیگر تازیانه خورده

تھی کہ ایک وقت بیچ ایک جنگل کی رہا تھا میں میری تئیں اونے ایک اونٹ کی بٹھلایا اور ہاتھ اوس دوسرے کی سے کوڑا کہایا

بودم در طفلی گفتم صدق الله تعالی من عمل صالحا فلنفسه و من اساء فعلیها

تھا میں نے بیچ لڑکائی کی کہا میں نے سچ کہا اللہ برتر نے کہ جو شخص کرتا ہی کام نیک پس واسطے ذات اپنی کی اور جو شخص کہ برا کرتا ہی پس

قطعه تا توانی درون کس مخراش + کاندرین راه خارها باشد + کار درویش مستمند برآر

جہانتک سکی تو دل کسیکا مت ستا کہ بیچ اس راہ کی کانٹے ہوں کام فقیر آرزومند کا بر لا

که ترا نیز کارها باشد **حکایت** دو برادر یکی خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی

کہ تیری تئیں بھی کام بہت ہوں دو بھائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا اپنی کوشش

بازو خوردی باری این توانگر گفت درویش را که چرا خدمت نکنی تا از مشقت

بازو کی کھاتا ایک مرتبہ اس دولتمند نے کہا فقیر کی تئیں کہ کیوں خدمت نہیں کرتا ہی تو محنت

مشقت کار کردن برهی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی

محنت کام کرنی کی سی چھوٹی تو کہا تو کیون کام نہین کرتا ہی تو تو خواری خدمت کی سی خلاصی پاوی تو کہ

خردمندان گفته‌اند که نان خود خوردن و نشستن به که کمر زرین بخدمت بستن **بیت**

داناؤن نی کہا ہی کہ روٹی اپنی کہانا اور بیٹہنا بہتر کہ سنہری پیٹی خدمت کے لیے باندہنا

بدست آهک تفته کردن خمیر ✣ به از دست بر سینه پیش امیر **قطعه** عمر گرانمایه درین

ہاتہ کی چونا بہت گرم کرنا خمیر بہتر ہاتہ سی اوپر سینی کی آگی بڑی دی کی عمر بیش قیمت بیچ اسکی

صرف شد ✣ تا چه خورم صیف و چه پوشم شتا ✣ ای شکم خیره بنانی بساز ✣ تا نکنی پشت بخدمت

خرچ ہوئی تو کیا کہاؤں میں گرمی میں اور کیا پہنوں میں جاڑے میں ای پیٹ لالچی ساتہ ایک روٹی کی موافقت کر اسواسطے کہ نکری

دو تا **حکایت** کسی مژده پیش نوشیروان عادل برد گفت شنیدم که فلان دشمن

دوہری کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیروان عادل کی لیگیا اور کہا سنا مین نے کہ فلانی دشمن

تیرا ہی

ترا خدای تعالی برداشت گفت هیچ شنیدی که مرا بگذاشت **فرد** اگر بمرد عدو جای

تیری کی تئین خدا برتر نے اوٹھا لیا کہا کچہ سنا تو نی کہ میری تئین چھوڑا جو مرا دشمن جگہ

شادمانی نیست ✣ که زندگانی ما نیز جاودانی نیست **حکایت** گروهی حکما در بارگاه

خوشی کی نہین ہی کہ زندگانی ہماری بہی ہمیشہ نہین ہی ایک گروہ حکیمون کا بیچ بارگاہ

کسری بمصلحتی در سخن همی گفتند و بزرجمهر که مهتر ایشان بود خاموش بود سوال کردند

نوشیروان کے ساتہ ایک مصلحت کی سخن کہتے تہے اور بزرجمہر کہ سردار انکا تہا چپ تہا سوال کیا اوسکو

که با ما درین بحث چرا سخن نگویی گفت وزیران بر مثال اطبا اند و طبیب دارو ندهد مگر

کہ ساتہ ہماری بیچ اس گفتگو کی کیون بات نہین کہتا ہی تو کہا وزیر مانند حکیمون کے ہین اور طبیب دوا نہین دیتا ہی مگر

بسقیم پس چون بینم که رای شما بر صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد **مثنوی**

بیمار کو پس جو دیکہتا ہون مین کہ تدبیر تمہاری اوپر راستی کے ہی میری تئین اوپر سر اوسکی کی بات کہنا حکمت نہو

چو کاری بی فضول من بر آید ✣ مرا در وی سخن گفتن نشاید ✣ و گر بینم که نابینا و چاهست ✣

جو ایک کام بغیر بولنی میرے کی بر آوے میری تئین بیچ اوسکی بات کہنا نچاہیی اور اگر دیکہون مین کہ اندہا اور کنواں ہے

اگر خاموش نشینم گناہ است **حکایت** ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد

اگر چپ بیٹھون مین گناہ ہی ہارون الرشید کی تئین جب ملک مصر کا تسلیم کیا گیا ہوا دین

گفت بخلاف آن طاغی کہ بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نبخشم این ملک را الا بخسیس‌ترین

کہا اوپر خلاف اوس حد سی گذرنے والی کی ساتھ غرور ملک مصر کی دعوی خدائی کا کیا نہ بخشونگا مین اس ملک کی تئین مگر سیاہ کمترین

بندگان سیاہی داشت خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت آوردہ اند کہ عقل

بندون کی ایک حبشی رکہتا تہا خصیب نام ملک مصر اوسکو ارزانی رکہا یعنی بخش دیا نقل کرتی ہین کہ عقل

و درایت او تا بجائی بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم برکنار

اور دانائی اوسکی اس جگہ تک تہی کہ ایک گروہ کسانون مصر کی نی گلہ لائی اوسکو کہ روئی بوئی تہی ہمنی اوپر کنارے

نیل باران بیوقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم درویش گفت **مثنوی**

نیل کے اور مینہ بے وقت برسا اور تباہ ہوئی کہا اون چاہیے تہی بونی حکیم درویش نے کہا

اگر دانش بروزی فزودی ز نادان تنگ روزی تر نبودی بنادانان چنان روزی رساند

اگر علم بیچ روزی کی برکت اور زیادتی دیتا نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہوتا بیوقوفون کو ایسی روزی پونہچاتی ہی

کہ دانایان ازان حیران بمانند **مثنوی** بخت و دولت بکاردانی نیست جز بتائید آسمانی

کہ دانا لوگ بیچ اوسکی حیران رہتی ہین نصیبا اور دولت سلیقہ کام جاننی کی نہین ہی سوای مدد آسمان کی

نیست کیمیاگر بغصہ مردہ و رنج ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج بد اوفتادست جہان بسیار

نہین ہی کیمیاگر ساتھ غصے کے مرتا اور رنج کی احمق نے بیچ اوجاڑ کی پایا گنج پڑی ہین بیچ جہان کے بہت

بی تمیز ارجمند و عاقل خوار **حکایت** یکی را از ملوک کنیزک چینی آوردند خواست تا

بی عقل صاحب درجہ اور عقلمند ذلیل ایک کی تئین بادشاہون سے لونڈی چین کی لائے چاہا کہ

در حالت مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت مر او را بسیاہی

بیچ حالت مستی کی ساتھ اوسکی جمع آوے لونڈی نے منع کیا بادشاہ بیچ رنج کی گیا اور خاص کر اوسکی تئین ساتھ ایک غلام حبشی

بخشید فراشش کہ لب زبرینش از پرہ بینی درگذشتہ بود و زیرینش بگریبان فروہشتہ

بخش دیا حبشی کہ ہونٹ اوپر کا اوسکا نتہنے ناک سی درگذرا تہا اور نیچی کا اوسکا گریبان سے نیچی لٹکا

بیشکلی که صخرهٔ جنی از طلعت او برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدی **فرد** تو گویی

ایسی بیشکل تہی کہ صخرۂ جنی دیکھنے اوسکی سی بہاگتا تہا اور چشمۂ گندہ کا بغل اوسکی بو سی بدبو کرتا تہا کہے تو

تا قیامت زشت رویی + بر و ختمست بر یوسف نکویی **قطعه** شخصی نه چنان کریه منظر

قیامت تک بدشکل منہ ہونا اور پر اوسکے ختم ہی اور پر یوسف کے خوبصورتی ایک شخص کہ ایسا نہیں بدشکل

کز زشتی او خبر توان داد + وانگه بغلی نعوذ بالله + مردار بآفتاب مرداد

کہ زبونی اوسکے سی خبر سکیے دینا اور اوسوقت ایک بغل بنا لیجاتا ہو پناہ اللہ کی جیسا مردار ہوتا ہی بیچ دہوپ

آورده اند که دران مدت سیاه را نفس طالب بود و شهوت غالب مهرش

نقل کرتی ہین کہ بیچ اوس مدت کے حبشی کی تئین نفس خواہش کرنیوالا اور شہوت غالب تہی محبت اوسکی نے

بجنبید مهرش برداشت تا بامدادان که ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت

جوش کیا بکارت اوسکی اوٹہائی تو صبح کیوقت کہ بادشاہ نے لونڈی کی تئین ڈہونڈہا اور نپایا لوگون نے

بگفتندش خشم گرفت و فرمود تا سیاه را با کنیزک استوار ببندند و از بام جوسق

اوس سے کہا غصہ کیا اور فرمایا تو حبشی کی تئین ساتہ لونڈی کی محکم باندہین اور کوٹہی بلند کے سے

بقعر خندق در اندازند یکی از وزرای نیک محضر آنجا بود روی شفاعت بر زمین نهاد

بیچ گہری خندق کی ڈالین ایک وزیرون نیک ذات سی اوس جگہ تہا منہ بخشائی کا اوپر زمین کی رکہا

و گفت سیاه بیچاره را درین خطایی نیست که سائر بندگان بنوازش خداوندی متعود اند

اور کہا حبشی بیچارہ کی تئین بیچ اسکے خطا نہیں ہے کہ تمام بندی ساتہ سرفرازی صاحبی کی عادت کیئی گئی ہین

گفت اگر در مفاوضت او شبی تأخیر کردی چه شدی که من او را افزون تر از بهای کنیزک

کہا اگر بیچ مجامعت اوسکی کی ایک رات ڈہیل کرتا کیا ہوتا کہ مین اوسکی تئین افزون تر قیمت لونڈی سے

دلداری کردمی گفت ای خداوند روی زمین آنچه فرمودی معلومست لیکن نشنیدی که حکما گفته اند

دلداری کرتا کہا ای صاحب روی زمین جو کچہ فرمایا تونی معلوم ہی پر نہین سنا ہی تونی کہ حکیمون نے کہا ہی

درین معنی **قطعه** تشنهٔ سوخته در چشمهٔ روشن چو رسید + تو مپندار که از پیل دمان

بیچ اس معنی کی پیاسا جلا ہوا بیچ چشمۂ روشن کے جب پہنچا تو مت جان کہ ہاتی مست سے

اندیشد + طحد گرسنه در خانهٔ پر خوان + عقل باور نکند کز رمضان اندیشد +

اندیشہ کرے کافر ہوکا بیچ گھر خالی کی بہرا ہوا خوان عقل اعتبار نکرے کہ رمضان سے اندیشہ کرے

ملک را این لطیفه پسند آمد و گفت اکنون سیاه را بتو بخشیدم کنیزک را چکنم گفت

بادشاہ کی تئین یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کی تئین واسطے تیرے بخشا میں نے لونڈی کی تئین کیا کرون کہا

کنیزک را هم بسیاه بخش که نیم خورده او هم او را شاید **قطعه** هرگز او را بدوستی

لونڈی کی تئین بھی ساتھ حبشی کی بخش کہ جھوٹا اوسکا بھی اوسکی تئین چاہیے هرگز اوسکی تئین بیچ دوستی کے

مپسند + که رود جای ناپسندیده + تشنه را دل نخواهد آب زلال + نیم خورده دهان

مت پسند کر کہ جائے جگہ ناپسندیدہ پیاسے کی تئین دل نچاہے آب شیرین جھوٹا منہ

گندیده **حکایت** اسکندر رومی را پرسیدند که دیار مشرق و مغرب را بچه

گندہ دہن کا سکندر رومی کے تئین پوچھا شہرون مشرق اور مغرب کی تئین کس طرح

گرفتی که ملوک پیشین را خزاین و عمر و لشکر و ملک بیش ازین بود و چنین فتحی

لیا تو نے کہ بادشاہون اگلون کی تئین خزانہ اور عمر اور لشکر اور ملک زیادہ اس سے تھا اور ایسی فتح ایک

میسر نشد گفت بعون خدای عز و جل هر مملکتی را که گرفتم رعیتش را نیازردم

میسر نہوئی کہا ساتھ مدد خدای غالب بزرگ کی جس ملک کی تئین کہ لیا میں نے رعیت اوسکی کو نہ آزردہ کیا میں نے

و رسوم خیرات گذشتگان باطل نکردم و نام پادشاهان جز به نیکویی نبردم

اور رسمون نیکیون گذری ہوئی کی برباد نہ کی میں نے اور نام بادشاہون کا سوائے نیکی کے نہ لیا میں نے

بیت بزرگش نخوانند اهل خرد + که نام بزرگان بزشتی برد **قطعه** این همه

بزرگ اوسکو نہ پڑھین صاحب عقل کہ نام بزرگون کا ساتھ زبونی کی لیجاوے یہ سب

هیچست چون می بگذرد + تخت و بخت و امر و نهی و گیر و دار + نام نیک رفتگان

ہیچ ہے جو گذرتا ہے نصیبہ تخت کا اور حکم باز رکھنی کا اور پکڑنی اور دہرنیکا نام نیک گئے ہوؤنکا

ضایع مکن + تا بماند نام نیکت پایدار +

باب دوم در اخلاق درویشان

تباہ مت کر تا رہے نام نیک تیرا قائم باب دوسرا بیچ خلق فقیرون کے

حکایت یکی از بزرگان گفت پارسائی را چه گوئی در حق فلان عابد که

ایک نی بزرگوں سے کہا ایک فقیر کی تئین کیا کہتا ہی تو بیچ حق فلانی عابد کے کہ

دیگران در حق وی بطعنه سخنها گفته اند گفت بر ظاهرش عیب نمی بینم و در

دوسروں نے بیچ حق اوسکے کی ساتھ طعنہ کی باتین کہی ہین کہا اوپر ظاہر اوسکے کی عیب نہین دیکہتا ہون اور بیچ

باطنش غیب نمیدانم **قطعه** هر کرا جامه پارسا بینی + پارسا دان و نیکمرد انگار +

باطن اوسکے کی غیب نہین جانتا ہون جس کسی کی تئین جامہ پرہیزگار دیکہے تو فقیر جان اور نیک مرد معلوم کر

ور ندانی که در نهانش چیست + محتسب را درون خانه چکار **حکایت** درویشی را

جو نجانی تو کہ بیچ پوشیدگی اوسکی کے کیا ہی ڈھنڈہی کی تئین بیچ گہر کے کیا کام

ایک فقیر کی تئین

دیدم که سر بر آستان کعبه همی مالید و همی گفت که یا غفور یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول

دیکہا مین کہ سر اوپر آستانہ کعبے کی ملتا تہا اور کہتا تہا کہ ای گناہون کے چہپانے والے اور ای بخشش کرنے والے تو جانتا ہی کہ ظالم اور جاہل سے

چه آید **قطعه** عذر تقصیر خدمت آوردم + که ندارم بطاعت استظهار + عاصیان

کیا آوے بہانا تقصیر خدمت کا لایا ہین کہ تکیہ نہین ساتہ بندگی کی پشتی گنہگار

از گناه توبه کنند + عارفان از عبادت استغفار + عابدان جزای طاعت خواهند

گناہ سی توبہ کرتے ہین عارف بندگی سے استغفار کرتے ہین عابد بدلا بندگی کا چاہین

و بازرگانان بهای بضاعت من بنده امید آورده ام نه طاعت بدریوزه

اور سوداگر مول پونجی کا مین بندہ امید لایا ہون مین نہ بندگی ساتہ گداگری کے

آمده ام نه بتجارت اصنع بی ما انت اهله **بیت** گر کشی ور جرم بخشی روی و

آیا ہون نہ ساتہ سوداگری کی کر تو ساتہ ہمارے چیز کہ لائق درگہ کی ہی تیری جو مارے تو اور گناہ بخشے تو منہ

و سر بر آستانم + بنده را فرمان نباشد هرچه فرمائی بر آنم + **قطعه** بر در کعبه سائلی دیدم

اور سر اوپر چوکہٹ کی ہون بندے کی تئین حکم نہین جو کچہ فرماوے تو اوپر اوسکی ہون اوپر دروازے کعبے کی ایک سائل

که همی گفت و میگرستی خوش + می نگویم که طاعتم بپذیر + قلم عفو بر گناهم کش **قطعه**

کہ کہتا تہا اور روتا تہا خوش نہین کہتا ہون مین کہ بندگی میری قبول کر قلم بخشش کا اوپر گناہ میرے کے کہینچ

خلق در ملک خدا از همه جنسی باشند، صالحان خرده مگیرید که ما رندانیم، هر

خلق بیچ ملک خدای کے سب جنس سے ہوتی ہین ای نیک بختو عیب نکرو ہم کہ ہم رند ہین ہر

کسی را عملی هست و امیدی دارد، ما گدائیم درین ملک نه بازرگانیم + حکایت

کسی کی تئین ایک کام ہے اور امید رکھتا ہی ہم فقیر ہین اس ملک بیچ نہ سوداگر ہین ہم

عبد القادر گیلانی را دیدند رحمة الله علیه در حرم کعبه روی بر حصا نهاده بود و میگفت

عبد القادر گیلانی کی تئین دیکھا رحمت اللہ کی ہوجیو او پر اوسکے بیچ خانہ کعبہ کے منہ اوپر سنگریزی کی رکھا تھا اور کہتا تھا

ای خداوند ببخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا در قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان

ای صاحب بخشش کر اور جو لائق عذاب کی ہون مین میری تئین بیچ قیامت کے اندھا اوٹھا تو بیچ منہ نیکون کے

شرمسار نباشم + قطعه + روی بر خاک عجز میگویم + هر سحرگه که باد می آید + ای که

شرمندہ نہوون مین منہ اوپر خاک عاجزی کی کہتا ہون مین ہر صبح کیوقت کہ ہوا آتی ہی ای مین کہ

هرگز فرامشت نکنم + هیچت از بنده یاد می آید + حکایت + دزدی بخانهٔ پارسائی

ہرگز فراموش تجکو نہین کرتا ہون مین کچھ تجکو بندی سی یاد آتی ہے ایک چور بیچ گھر ایک فقیر کے

در آمد چندانکه طلب کرد چیزی نیافت دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمی که بر آن خفته

آیا جتنا کہ طلب کیا کچھ نہ پایا دل تنگ ہوا فقیر کی تئین خبر ہوئی وہ کملی کہ اوپر اوسکی سوتا

بود در راه دزد انداخت تا محروم نشود + قطعه + شنیدم که مردان راه خدا + دل

تھا بیچ راہ چور کے ڈالدی تو بی نصیب نہ جاوی سنا مین نے کہ مردان راہ خدا نے دل

دشمنان را نکردند تنگ + ترا کی میسر شود این مقام + که با دوستانت خلافست و جنگ

دشمنو کی تئین نہ کیا تنگ تیری تئین کب میسر ہووے یہ مقام کہ ساتھ دوستو کی تجکو خلاف ہی اور لڑائی

مودت اهل صفا چه در روی چه در قفا + نه چنان کز پست عیب گیرند و در پیشت میرند

دوستی اہل صفا کی برابر ہی روبرو اور پیچھا کی نہ ایسی کہ پیچھی تیرے عیب پکڑین اور آگی تیرے قربان جاوین

در برابر چو گوسفند سلیم + در قفا همچو گرگ مردم خوار + هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد

بیچ برابر کی مانند دنبی بردبار اور سادہ دل کی بیچ پیچھا کی مانند بھیڑیی آدمی کھانیوالی جو کوئی عیب دوسرون کا آگی تیری لایا اور گنا

بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد **حکایت** تنی چند از روندگان متفق در سیاحت

بیشک عیب تیرا آگے اوروں کے لیجاوے گا — تن کئی سالکوں سی اتفاق کرنیوالے بیچ سیر کے

بودند و شریک رنج و راحت خواستم که مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم اخلاق

تھے اور شریک رنج اور راحت کے چاہا مین نے کہ رفاقت کرتا کرو انہون نے موافقت نہ کی کہا مین نے یہ بخشش اور خلق

بزرگان بدیعست روی از مصاحبت درویشان بگردانیدن و فایده دریغ داشتن که من در

بزرگوں سے نادر ہے منہ پھیرنا صحبت سے فقیروں کی اور فائدہ افسوس رکھنا کسو سے کہ مین بیچ

نفس خویش این قدر قوت و سرعت همی شناسم که در خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار خاطر

ذات اپنی کے اسقدر قوت اور چالاکی پہچانتا ہون مین کہ بیچ خدمت مردوں کی یار خوش اور چالاک ہوؤں نہ بوجھ خاطر کا

شعر ان لم اکن راکب المواشی — اسعی لکم حامل الغواشی — یکے از میان

اگرچہ نہیں ہون مین سوار ہونیوالا چارپایونکا دوڑونگا مین واسطے تمہارے درحالیکہ اوٹھانیوالا زین پوشونکا ایک نے

گفت ازین سخن که شنیدی دل تنگ مدار که درین روزها دزدی بصورت درویشان

کہا اس سخن سے کہ سنا تونے دل تنگ مت رکھ کہ بیچ ان دنون کے ایک چور صورت فقیرون کی

برآمده بود و خود را در سلک صحبت ما منتظم کرد **شعر** چه دانند مردم که در جامه کیست نویسنده

بنا تھا اور اپنی تئین بیچ لڑی صحبت ہماری کی پرو دیا کیا جانتے ہین آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے لکھنے والا

داند که در نامه چیست از آنجا که سلامت حال درویشان ست گمان فضولش نبردند و بیاری

جانتا ہے کہ بیچ نامے کے کیا ہے بسبب اسکے کہ سلامت حال فقیروں کا ہے گمان زیادہ گوئی اوسکی کا نکیا اور ساتھ یاری کے

قبولش کردند **مثنوی** صورت حال عارفان دلقست — این قدر بس چو روی در خلقست

قبول اوسکو کیا ظاہر حال عارفوں کا گدڑی ہے اتنا ہی کافی ہے جو منہ بیچ خلق کی ہے

در عمل کوش و هرچه خواهی پوش — تاج بر سر نه و علم بر دوش — ترک دنیا و شهوتست

بیچ عمل نیکی کی کوشش کر جو کچھ چاہے تو پہن تاج اوپر سر کے رکھ اور علم اوپر کاندھے کی چھوڑنا دنیا کا اور شہوت کا ہے

و هوس — پارسائی نه ترک جامه و بس — در کزاگند مرد باید بود — بر مخنث سلاح جنگ چه سود

اور حرص کا پارسائی نہ چھوڑنا جامہ کا ہے اور فقط بیچ جلتی کی مرد چاہیے ہونا اوپر مخنث کی ہتیار لڑائی کیا فائدہ

روزی تا شب رفته بودیم و شبانگه بپای حصاری خفته که دزدی بی توفیق ابریق

ایک روز رات تک چلی گئی تھی ہم اور رات کیوقت تھے ایک قلعی کی سوئی کہ چور بے توفیق نے چھاگل

رفیق برداشت که بطهارت میرود و بغارت میرفت فرد پارسا بین که خرقه در بر کرد

یار کی اوٹھائی کہ واسطے جا ضرور پھرنیکے جاتاہی اور واسطے لوٹنی کی جاتا تھا فقیر کو دیکھ کہ گدڑی بیچ بغل کی کی

جامهٔ کعبه را جل خر کرد چندانکه از نظر درویشان غایب شد ببرجی برفت درجی بدزدید

جامہ کعبی کی تئیں جھول گدہی کی کی یہاں تک نظر فقیروں کی سی غائب ہوا بیچ ایک کوٹھی کی گیا اور ایک ڈبا چرایا

تا روز روشن شد آن تاریک مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته بامدادان همه را

تو روز روشن ہوا وہ اندھیارا یعنی اندھیارا دل کا ایک تھوڑی راہ گیا تھا اور یار بیگناہ سوئی صبحدم سبکی تئین

بقلعه در آوردند و بزدند و در زندان کردند از آن تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت

بیچ قلعے کے لائی اور مارا اور بیچ قید خانی کی کیا اوس تاریخ سی چھوڑنا صحبت کا کیا ہمنی اور راہ گوشہ نشینی کی

گرفتیم قطعه چو از قومی یکی بیدانشی کرد + نه که را منزلت ماند نه مه را + نمی بینی که گاوی

پکڑی ہمنے جو ایک قوم سی ایک نی نادانی کی نہ چھوٹے کی تئین مرتبہ رہے نہ بڑی کی تئین نہیں دیکھتا ہی تو کہ ایک بیل

در علفزار + بیالاید همه گاوان ده را + گفتم سپاس و منت خدای را عز و جل

بیچ سبزہ چرنیکے آلودہ کرے تمام بیلوں گانو کی تئین کہا مینے شکر اور احسان خدا کی تئین کہ غالب اور بزرگ ہی

که از فواید درویشان محروم نماندم اگرچه بصورت از صحبت وحید افتادم بدین حکایت

کہ فائدوں فقیروں سے بے نصیب نرہا میں اگرچہ بیچ ظاہر کے صحبت سے جدا پڑا اس ساتھ حکایت کی

که گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید مثنوی بیک ناتراشیده

کہ کہا تو نی فائدہ مند ہوا میں اور مجھ ایسی لوگوں کی تئین تمام عمر یہ نصیحت بیچ کام کی آوی ساتھ ایک نا تراشیدہ کے

در مجلسی + برنجد دل هوشمندان بسی + اگر برکه پر کنند از گلاب + سگی

بیچ ایک مجلس کے رنجیدہ ہووے دل ہوشمندوں کا بہت جو ایک حوض بھریں گلاب سی ایک کتا

در وی افتد شود منجلاب حکایت زاهدی مهمان پادشاهی بود چون طعام

بیچ اوسکے پڑے ہووے ناپاک حکایت ایک زاہد مہمان بادشاہ کا تھا جو واسطے کہانیکے

بنشستند کمتر از آن خورد که ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر از آن

بیٹھے تھوڑا اوس سے کھایا کہ ارادہ اوسکا تھا اور جو واسطے نماز کے اوٹھے زیادہ اوس سے

کرد که عادت او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کنند فرد ترسم نرسی بکعبه ای

کی کہ عادت اوسکی تھی اسواسطے کہ گمان نیکی کا بیچ حق اوسکے کے زیادہ کریں ڈرتا ہوں مین کہ نہ پہنچیگا تو بیچ کعبہ

اعرابی کین ره که تو میروی بترکستانست * چون بمقام خود آمد سفره خواست تا

اعرابی کسواسطے کہ یہہ راہ کہ جاتا ہی تو طرف ترکستان کی ہے جو بیچ مقام اپنے کے آیا دسترخوان چاہا اسلیے

تناول کند پسری داشت صاحب فراست گفت ای پدر در مجلس سلطان طعام نخوردی

کہ تھوڑا سا کھاوے ایک لڑکا رکھتا تھا صاحب عقل کہا ای باپ بیچ مجلس بادشاہ کی کھانا نہ کھایا تونے

گفت در نظر ایشان چیزی نخوردم که بکار آید گفت نماز را هم قضا کن که چیزی نکرد

کہا بیچ نظر اونکی کی کچھ نہیں کھایا مین نے کہ بیچ کام کی آوے کہا نماز کی بہی قضا پڑھ کہ ایک چیز نہیں کی تونے

که بکار آید قطعه ای هنرها نهاده بر کف دست * عیبها برگرفته زیر بغل * تا چه خواهی

کہ بیچ کام کی آوی ای ہنرون کو رکھا اوپر ہتھیلی ہاتہ کے عیبون کو لیکر اپنے نیچے بغل کے تو کیا چاہتا ہی تو

خریدن ای مغرور * روز درماندگی بسیم دغل حکایت یاد دارم که در ایام

مول لینا ای مغرور روز عاجزی کے ساتہ روپی کہوٹے کی یاد رکہتا ہون مین کہ بیچ ایام

طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مولع زهد و پرهیز تا شبی در خدمت پدر رحمة الله علیه

لڑکائی کی عبادت کرنیوالا تہا مین اور راتکا اوٹھنے والا اور حرص کرنیوالا زہد اور پرہیز کا تو ایک رات بیچ خدمت باپ کے رحمت ہووے خدا کی

نشسته بودم و همه شب دیده بهم نبسته و مصحف عزیز بر کنار گرفته طائفه گرد ما خفته

بیٹہا تہا مین اور تمام رات دیدہ آپس مین نہ بند کئی اور کتاب عزیز اوپر گودی لئی تہی اور ایک گروہ گرد ہمارے سوتی تہی

پدر را گفتم ازین جماعت یکی سر بر نمی دارد که دوگانه بگزارد چنان خواب غفلت برده اند

باپ کی تئین کہا مین نے اس گروہ سی ایک سر نہیں اوٹہاتا ہی کہ دو رکعت نماز ادا کری ایسی خواب غفلت کی لیگئی ہین

که گوئی نخفته اند که مرده اند گفت جان پدر اگر تو نیز بخفتی ازان به که در پوستین خلق

کہ کہے تو نہیں سوئی ہین بلکہ موئی ہوئی ہین کہا ای جان باپ کی اگر تو بہی سوتا اوس سے بہتر کہ بیچ عیب خلق کے

افتی **قطعه** نه بیند مدعی جز خویشتن را + که دارد پرده پندار در پیش گرت چشم خدای

چڑہتا نہیں دیکھتا ہی مدعی سوای اپنی کی تئین کہ رکھتا ہی پردہ گمان و غرور کا آگے اگر تجکو آنکہ خدا دیکھنے کی

ببخشند + نه بینی هیچکس عاجزتر از خویش **حکایت** یکی را از بزرگان بمحفلی اندر همی ستودند

بخشین نہ دیکھی تو عاجز زیادہ اپنے سے کسیکو ایک کی تئین بزرگون میں سی بیچ ایک مجلس کے تعریف کرتی

و در اوصاف جمیلش مبالغت همی کردند سر براورد و گفت من آنم که من دانم **شعر**

اور بیچ صفتون خوبی اوسکی کے مبالغہ کرتے تھے سر اوٹھایا اور کہا میں وہ ہوں کہ میں جانوں ہوں

کُفِیتَ اَذَی یَا مَن یَعُدُّ مَحَاسِنِی عَلَانِیَتِی هٰذَا وَلَم تَدرِ بَاطِنِی

کفایت کیا گیا ہی تو ایذا کی تئین ای وہ شخص کہ شمار کرتا ہی تو نیکیوں میری کی تئین ظاہر میرا یہ ہی اور نہ دریافت کیا تو نی باطن

قطعه شخصم بچشم عالمیان خوب منظرست + وز خبث باطنم سر خجلت نهاده پیش

ذات میری بیچ آنکہ خلق کی خوب جای نظر ہے اور بدی باطن کے سی ہوں میں سر شرمندگی رکھی ہوی آگے

طاوس را بنقش و نگاری که هست خلق + تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش

طاوس کی تئین کہ ساتھ نقش اور نقش کے جیسے پیدا ہیں لوگ تعریف کرتے ہیں اور وہ شرمندہ ہی پاؤن اپنی سے

حکایت یکی از صلحای لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور بود و کرامات

ایک صالحون کو لبنان سی کہ بزرگی اوسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی اور کرامات

او مشهور بجانب دمشق درآمد بر کناره برکه کلاسه طهارت همی ساخت پایش بلغزید

اوسکی مشہور طرف دمشق کے آیا اوپر کناری حوض کلاسہ کی وضو کرتا تھا پاؤن اوسکا کانپا

و بحوض درافتاد و بمشقت بسیار ازان جایگه خلاص یافت چون از نماز بپرداختند

اور بیچ حوض کے گرا اور ساتھ محنت بہت کی اوس جگہ سے خلاص ہونا پایا جو نماز سے فارغ ہوئے

یکی از جمله اصحاب گفت مرا مشکلی هست اگر اجازت پرسیدنست گفت آن چیست گفت

ایک نی سب یاروں سی کہا میری تئین ایک مشکل ہی جو حکم پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہے کہا

یاد دارم که شیخ بروی دریای مغرب رفت و قدمش تر نشد امروز چه حالت بود که درین

یاد رکھتا ہوں میں کہ شیخ اوپر کناری دریای مغرب کی گیا اور قدم اوسکا تر نہ ہوا آجکی دن کیا حالت تھی کہ بیچ اس

فامتی آب از ہلاک چیزی نماند شیخ درین فکرت زمانی فرو رفت پس از تامل بسیار سر

تہ پانی کے مرنے سے کچھ نرہا شیخ بیچ اس فکر کے ایک ساعت نیچے گیا پیچھے فکر بہت سے سر

بر آورد و گفت نشنیدہ کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لی مع اللہ وقت

اوٹھایا اور کہا نہیں سنا ہی تو نی کہ سید عالم نے درود اللہ کا اوپر اونکے اور سلام کہا واسطے میرے ساتھ خدا کی ایک وقت

لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل و نگفت علی الدوام وقتی چنین

کہ گنجایش نہیں کرتا ہی میری بیچ اوس وقت کی فرشتہ مقرب اور نہیں نبی بھیجا گیا اور نہ کہا اوپر ہمیشگی کے ایک وقت ایسے

بودے کہ بجبرئیل و میکائیل نپرداختی و دیگر وقت با حفصہ و زینب در ساختے

ایسا ہوتا کہ ساتھ جبرئیل اور میکائیل کی نہ مشغول ہوتی اور دوسری وقت ساتھ حفصہ اور زینب کے موافقت کرتے

مشاہدۃ الابرار بین التجلی والاستتار مینمایند و میربایند فرد دیدار مینمائی

دیکھنا بزرگوں کا اور نیکوں کا درمیان روشنی اور پوشیدگی کی ہی دکھلاتی ہیں اور لیجاتی ہیں دیدار دکھلاتا ہی تو

و پرہیز میکنی + بازار خویش و آتش ما تیز میکنی قطعہ اشاہد من اھوی بغیر وسیلۃ

اور پرہیز کرتا ہی تو بازار اپنا اور آگ ہماری تیز کرتا ہی تو دیکھتا ہوں میں اوس شخص کی تئیں کہ دوست کہتا

فیلحقنی شان اضل طریقا + یوجج نارا ثم یطفی برشۃ + لذاک ترانی

پس لاحق ہوتا ہی میری تئیں ایک حال کہ گم کرتا ہوں میں راہ کی تئیں روشن کرتا ہی ایک بجلی کو پس بجھلاتا ہی ساتھ چھینٹے کے اسی واسطے دیکھی تو مجھ کو

محرقا و غریقا مثنوی یکی پرسید زان گمکردہ فرزند + کہ ای روشن گہر پیر خردمند

سوختہ اور غرق ہوا ایک نے پوچھا اوس گم کیے ہوئے فرزند سے کہ اے روشن ذات بڑے عقلمند

ز مصرش بوی پیراہن شنیدی + چرا در چاہ کنعانش ندیدی + بگفت احوال ما

مصر سے اوسکی بوی پیراہن کی سونگھی تو نے کیوں بیچ کنوئیں کنعان کی اوسکو نہ دیکھا تو نے کہا احوال ہمارا

برق جہانست دمی پیدا و دیگر دم نہانست + گہی بر طارم اعلی نشینم + گہی بر پشت پای

بجلی چمکنے والی ہے ایک دم ظاہر اور دوسری دم چھپا ہی کبھی اوپر بنگلی بڑا ہی کی بیٹھتا ہوں میں کبھی اوپر پیٹھ پاؤں

خود نہ بینم + اگر درویش حالی بماندی + سر دست از دو عالم بر فشاندی حکایت

اپنی کی نہیں دیکھتا ہوں میں اگر فقیر اوپر ایک حال کی رہتا سر ہاتھ دونوں عالم سے جھاڑتا

در جامع بعلبک وقتی کلمهٔ همیگفتم بطریق وعظ با جماعتی افسرده دل مرده راه از عالم

بیچ مسجد بعلبک کے ایک وقت ایک کلمہ کہتا تہا مین ساتہ راہ نصیحت کے ساتہ ایک گروہ کملائی ہوئی اور دل مردہ کی راہ عالم

صورت بعالم معنی نبرده دیدم که نفسم در نمیگیرد و آتشم در هیزم تر اثر نمیکند دریغ آمدم

صورت سے بیچ عالم معنی کی نہ لی گئی دیکہا مین نے کہ دم میرا اثر نہین کرتا اور آگ میری بیچ لکڑی گیلی کی اثر نہین کرتی تہی افسوس

تربیت ستوران و آینه داری در محلت کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسلهٔ سخن دراز در معنی

تربیت بیلون کو اور آئنہ بیچ محلے اندہون کے لیکن دروازہ حقیقت کا کہلا تہا اور زنجیر بات کی دراز بیچ معنے

این آیه که ونحن اقرب الیه من حبل الورید سخن بجائی رسانیده که میگفتم

اس آیت کے کہ ہم نزدیک زیادہ ہون طرف اوسکے رگ گردن سے بات بیچ اوس جگہ کے پہنچائی کہ کہتا تہا مین

قطعه
دوست نزدیکتر از من بمنست ✦ وین عجبتر که من از وی دورم ✦ چه کنم با که

دوست نزدیک زیادہ مجہسے طرف میری ہی اور یہہ تعجب زیادہ کہ مین اوس سی دور ہون مین کیا کرون

توان گفت که او ✦ در کنار من و من مهجورم ✦ من از شراب این سخن مست بودم و فضالهٔ

سکے کہنا کہ وہ بیچ گود میری کی اور مین اوس سی جدا ہوتین مین شراب اس سخن سی مست تہا مین اور بیچ گرہا

قدح در دست که رونده بر کنار مجلس گذر کرد و دور آخر در وی اثر کرد نعره بزد که دیگران

پیالے کا بیچ ہاتہ کے کہ ایک سالک اوپر کنارے مجلس کے گذر کی اور دور آخری نے بیچ اوسکی اثر کیا نعرہ مارا کہ دوسرے

بموافقت وی در خروش آمدند و خامان مجلس در جوش گفتم سبحان الله دوران

ساتہ موافقت اوسکی کی بیچ شور کی آئے اور کچے مجلس کے بیچ جوش کے کہا مین نے پاک ہی اللہ دور

باخبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور

باخبر بیچ حضور کے اور نزدیک اندہے دور

قطعه
فهم سخن چون نکند مستمع ✦ قوت طبع از

بوجہنا سخن کا جو نہ کرے سننے والا قوت طبیعت کی

متکلم مجوی ✦ فسحت میدان ارادت بیار ✦ تا بزند مرد سخنگوی گوی

کلام کرنیوالے سی مت ڈہونڈ کشادگی میدان خواہش کی لاو تو ماری مرد باتکا گیند

حکایت
شبی در بیابان

ایک رات بیچ جنگل

مکه از بیخوابی پای رفتنم نماند سر بنهادم و شتربان را گفتم دست از من بدار

مکے کے بیخوابی سی پاؤن چلنی میری کی نہ رہی سر کہا مین نے اور شتربان کو کہا مین نے ہاتہ مجہسی کہد

قطعه
پای مسکین

پاؤن غریب

پیادہ چند رود تنگدل کز تحمل ستوہ شد بختی ✦ تا شود جسم فربہی لاغر ✦ لاغری مردہ باشد از سختی

پیادے کا کتنا چلے کہ بار برداری سے عاجز ہوا اونٹ جبتک ہو وے جسم ایک فربہ کا دبلا ایک دبلا مرا ہوئے سختی سے

گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی و

کہا اے بھائی کعبہ آگے ہے اور چور پیچھے سے اگر گیا تو لیگیا تو اور جو سویا تو مرا تو اور

نشنیدہ کہ گفتہ اند **بیت** خوش است زیر مغیلان براہ بادیہ خفت ✦ شب رحیل

نہیں سنا ہے تو نے کہ کہا ہے خوش ہے نیچے ببولوں کے بیچ راہ جنگل کی سونا رات کوچ کی

ولی ترک جان بباید گفت **حکایت** پارسائی را دیدم بر کنار دریا کہ زخم پلنگ

ولیکن چھوڑنا جان کا چاہیے کہنا ایک فقیر کو دیکھا میں نے اوپر کنارے دریا کی کہ زخم چیتے کا

داشت و بہیچ دارو بہ نمیشد مدتہا در آن رنجور بود و شکر خدای عز و جل علی الدوام گفتی

رکھتا تھا اور کسی دوا سے اچھا نہیں ہوتا تھا مدتوں بیچ اوسکی رنجور رہا اور شکر خدائے غالب اور بزرگ کا ہمیشہ کہتا

پرسیدندش کہ شکر چہ میگوئی گفت شکر آنکہ بمصیبتی گرفتارم نہ بمعصیتی **قطعہ**

پوچھا اوسکو کہ شکر کس چیز کا کہتا ہے تو کہا شکر اوسکا کہ بیچ مصیبت کے گرفتار ہوں میں نہ بیچ گناہ کے

اگر مرا زار بکشتن دہد آن یار عزیز ✦ تا نگوئی کہ در آن دم غم جانم باشد ✦ گویم از بندہ مسکین

اگر مجھ لاغر کو واسطے مارنیکے حکم دیوے وہ یار عزیز ہرگز نہیں کہے تو کہ بیچ اوس دم کی غم جانکا مجھکو ہووے کہونگا بندہ مسکین سے

چہ گنہ صادر شد ✦ کہ دل آزردہ شد از من غم آنم باشد ✦ یعنی مردان خدا مصیبت را

کیا گناہ ظاہر ہوا کہ دل آزردہ ہوا مجھسے غم اوسکا مجھکو ہووے یعنی مردان خدا مصیبت کی

بر معصیت اختیار کنند نبینی کہ یوسف صدیق در آن حالت چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ

اوپر گناہ کی اختیار کرتے ہیں نہیں دیکھتا ہے تو کہ یوسف صدیق نے بیچ اوس حالت کے کیا کہا کہا یوسف نے اے

اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ **حکایت** درویشی را ضرورتی پیش آمد گلیمی از

دوست تر ہے طرف میری اوس چیز سے کہ خواہش کرتی ہیں وہ عورتیں ایک فقیر کو ضرورت آئی ایک کملی

خانہ یاری بدزدید و نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرند صاحب گلیم شفاعت

گھر دوست کے سے چرائی اور خرچ کیا حاکم نے فرمایا کہ ہاتھ اوسکا کاٹو صاحب کملی نے سفارش کیا

کرد که من او را بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت انچه فرمودی

کہا کہ مین نے اوسکی تقصیر معاف کیا کہا ساتھ شفاعت تیری کی حد شرع کی نہ چھوڑونگا مین کہا جو کچھ فرمایا تو نے

راست است ولیکن هر که از مال وقف چیزی بدزدد قطعش لازم نیاید که الفقیر لا یملک

سچ ہے ولیکن جو کوئی مال خیرات سے ایک چیز چراوے کاٹنا اوسکا لازم نہ آوے فقیر نہیں ملک رکھتا ہی

هر چه درویشان است وقف محتاجانست حاکم از وی دست بداشت و ملامت

جو کچھ فقیرونکی تئین ہے معاف محتاجون کا ہے حاکم نے ہاتھ اوس سے اوٹھایا اور ملامت

کردن گرفت که جهان بر تو تنگ آمده بود که دزدی نکردی الا از خانهٔ چنین یاری

کرنا پکڑی کہ جہان اوپر تیرے تنگ آیا تھا کہ چوری نہ کی تو نے مگر گھر ایسے یار کے سے

گفت ای خداوند نشنیده که گفته اند خانهٔ دوستان بروب و در دشمنان مکوب

کہا ای صاحب نہیں سنا تو نے کہ کہا ہے گھر دوستون کا جھاڑ اور دروازہ دشمنون کا مت ٹھونک

شعر چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مده دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین

جو بیچ سختی کے رہے تو تن ساتھ عاجزی کے مت دے دشمنونکی تئین بیچ خاطر کی مت لا اور دوستونکی تئین کچھ پروا مت کر

حکایت یکی از پادشاهان پارسائی را دید گفت هیچت از ما یاد می آید گفت

ایک نے پادشاہون سے ایک فقیر کی تئین دیکھا کہا کسی وقت ہمکو بھی یاد آتا ہے کہا

بلی وقتیکه خدای را فراموش میکنیم فرد هر سو دود آن کش ز در خویش براند

ہان جسوقت کہ خدا کی تئین بھلاتا ہون مین ہر طرف دوڑتا ہی وہ کہ اوسکو دروازے سے نکال دیتا ہی

وان را که بخواند بدر کس ندواند حکایت یکی از صالحان بخواب دید پادشاهی

اور اوسکی تئین کہ بلاتا ہی طرف دروازے کسی کی نہیں دوڑاتا ہی ایک نے نیکبختون سے بیچ خواب کے دیکھا ایک بادشاہ

را در بهشت و پارسائی را در دوزخ پرسید که موجب درجات این چیست و سبب درکات

کی تئین بیچ بہشت کی اور پرہیزگار کی تئین بیچ دوزخ کی پوچھا کہ سبب درجون اسکے کا کیا ہے اور سبب فروتری

آن چه که مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد که این پادشاه بارادت درویشان در بهشت

اوسکی کا کیا کہ آدمی برخلاف اوسکی پہچانتے ہیں آواز آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتھ خواہش کرنی فقیرونکی بیچ بہشت کی ہی

واین پارسا بتقرب پادشاهان در دوزخ **قطعه** دلق بجه کار آید و تسبیح و مرقع

اور یہہ فقیر بسبب قربت کرنے پادشاہوں سے کے بیچ دوزخ کی — گدڑی بیچ کس کام کے آوی اور تسبیح اور

خود از عملهای نکوهیده بری دار ❊ حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست ❊ درویش

اپنی تئین کاموں برے سے پاک رکہہ — حاجت ساتہ ٹوپی برگی کی رکہنا تجکو نہیں ہے — فقیر کی

صفت باش و کلاه تتری دار **حکایت** پیاده سر و پا برهنه با کاروان حجاز از

مانند رہ ٹوپی تاتار سے کے رکہہ — ایک پیادہ سر اور پیر ننگا ساتہ قافلہ حجاز کے

کوفه بدر آمد و همراه ما شد نظر کردم معلومی نداشت خرامان همی رفت و میگفت

کوفے سے باہر آیا اور ساتہ ہمارے ہوا نظر کی مین نے اور زر راہ نہ رکہتا تہا خوش رفتار جاتا تہا اور کہتا تہا

قطعه نه باشتر بر سوارم نه چو اشتر زیر بارم ❊ نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم

نہ اوپر اونٹ کی سوار ہوں مین نہ مانند اونٹ کی نیچی بوجہہ کی ہوں نہیں نہ صاحب رعیت کا نہ غلام پادشاہ کا ہوں

غم موجود و پریشانی معدوم ندارم ❊ نفسی میزنم آسوده و عمری میگذارم ❊ شتر سواری

غم ہستی کا اور پریشانی نیستی کی نہیں رکہتا ہوں — ایک دم مارتا ہوں آسودہ اور ایک عمر ادا کرتا ہوں ایک شتر سوار نے

گفتش ای درویش کجا میروی برگرد که بسختی بمیری نشنید و قدم در بیابان نهاد

اوسکو کہا اے فقیر کہاں جاتا ہے تو — پہر کر ساتہ سختی کے مری تو نہ سنا اور قدم بیچ جنگل کے رکہا

و برفت چون بنخله محمود رسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فراز آمد و گفت

اور گیا — جو بیچ گانو کہجور کے پہنچے ہم دولتمند کی تئین موت آگی پہونچی فقیر اوپر سرہانی اوسکی کے نیچے آیا اور کہا

ما بسختی نه بمردیم و تو بر بختی بمردی **بیت** شخصی همه شب بر سر بیمار گریست

ہم ساتہ سختی کے نہ مری ہم اور تو اوپر اونٹ کی مرا تو — ایک شخص تمام رات اوپر سر بیمار کے رویا

چون روز آمد او بمرد و بیمار بزیست **قطعه** ای بسا اسپ تیزرو که بماند ❊ که خر لنگ

جو دن آیا وہ مرا اور بیمار جیا — بہت گہوڑی تیز چلنے والی کہ رہے — کہ گدہا لنگڑا

جان بمنزل برد ❊ بس که در خاک تندرستان را ❊ دفن کردیم و زخم خورده نمرد

جان بیچ منزل کی لیگیا — بہت اتفاق ہوا کہ تندرستوں کی تئین — دفن کیا ہمنے اور زخم کہایا ہوا نہ مرا

حکایت عابدی را پادشاهی طلب کرد اندیشید که داروی بخورم تا ضعیف شوم

ایک عابد کی تئین ایک بادشاہ نی بلا ناکیا اندیشہ کیا کہ ایک دوا کہاؤنگا تا ناتوان ہون مین

تا مگر اعتقادی که در حق من دارد زیادت کند آورده اند که داروی قاتل بود بخورد و بمرد

بہ مگر ایک اعتقاد کہ بیچ حق میرے کے رکہتا ہی زیادہ کرے نقل کرتی ہین کہ وہ دوا قتل کرنیوالی تہی کہائی اور موا

قطعه آنکه چون پسته دیدمش همه مغز + پوست بر پوست بود همچو پیاز + پارسایان

وہ شخص کہ مانند پستے کے دیکہا مین نی اوسکو تمام مغز پوست اوپر پوست کی تہا مانند پیاز کی فقیر

روی در مخلوق + پشت بر قبله میکنند نماز + **فرد** چون بنده خدای خویش خواند

منہ بیچ خلق کے پیٹہ اوپر قبلے کے کرتی ہین نماز جو بندہ خدا اپنے کو پڑہے

باید که بجز خدا نداند **حکایت** کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بی قیاس

چاہیے کہ سوا خدا کی نجانی ایک قافلی کو بیچ زمین یونان کے مارا اور نعمت بہت

بردند بازرگانان گریه و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را شفاعت آوردند فائده

لیگئے سوداگرون نے رونا اور زاری بہت کی اور خدا اور پیغمبر کو واسطے شفاعت کے لائی فائدہ

نبود **شعر** چو پیروز شد دزد تیره روان + چه غم دارد از گریه کاروان + لقمان حکیم اندران

نکیا جو فتحمند ہوا چور اندہا باطن کیا غم رکہے رونی قافلے کے سے لقمان حکیم بیچ اوس

کاروان بود یکی گفتش از کاروانیان این امر نصیحتی کنی و موعظت گوئی باشد که

قافلی کی تہا ایک نی کہا اوسکو قافلی والون سے ان کی تئین مگر ایک نصیحت کری تو اور نصیحت کہی تو شاید کہ

برخی از مال ما دست بدارند که دریغ باشد چندین نعمت که ضایع شود گفت دریغ کلمه

تہوڑا سا مال ہمارے سے ہاتہ رکہین کسواسطے افسوس ہووے اتنی نعمت کہ تباہ ہووے کہا افسوس کلمہ

حکمت باشد با ایشان گفتن **قطعه** آهنی را که موریانه بخورد + نتوان برد از و بصیقل زنگ +

حکمت ہووے ساتہ انکی کہنا اوس لوہے کی تئین کہ زنگ اور موریچے نی کہایا نسکیے لیجانا اوس سے ساتہ صیقل کی زنگ

با سیه دل چه سود گفتن وعظ + نرود میخ آهنی در سنگ **قطعه** بروزگار سلامت شکستگان

ساتہ سیاہ دل کے کیا فائدہ کہنا نصیحت نجاوی میخ لوہی کی بیچ پتہر کی بیچ روزگار سلامت کے ٹوٹی ہوؤنکو

که فلان در حق من بفساد گواهی داده است گفت بصلاحش خجل کن بیت

کہ فلانے نے بیچ حق میرے کے ساتھ فساد کے گواہی دی ہے کہا ساتھ نیکی کے اوسکو شرمندہ کر

تو نیکو روش باش تا بدسگال ٭ بنقص تو گفتن نیابد مجال ٭ چو آهنگ بربط بود مستقیم

تو نیک چال رہ تو بداندیشہ کر نیوالا ساتھ نقص تیری کی کہنا نپاوی قدرت جو آواز بربط سے کے ہو درست

کی از دست مطرب خورد گوشمال حکایت یکی را از مشایخ پرسیدند که حقیقت

کب ہاتھ گوئیے سے کہاوی گوشمال ایک کی تئین شیخوں سے پوچھا کہ اصل بات

تصوف چیست گفت ازین پیش طائفه بودند در جهان بصورت پراگنده و بمعنی

تصوف کی کیا ہے کہا اس سے آگے ایک گروہ رہتے بیچ جہان کے بیچ ظاہر کے پریشان اور معنی مین

جمع واکنون خلقی اند بظاهر جمع و بباطن پراگنده قطعه چو هر ساعت از تو بجائی

جمع اور اب ایک خلق ہے بیچ ظاہر کے جمع اور ساتھ دلکے پریشان جو ہر ساعت تجھسے بیچ ایک جگہ کے

رود دل ٭ به تنهائی اندر صفائی نبینی ٭ ورت مال و جاه است و زرع و تجارت ٭

جاوی دل بیچ تنہائی کے صفائی نہ دیکھے تو اگر تجکو مال اور مرتبہ ہے اور کہیت اور سوداگری ہے

چو دل با خدا است خلوت نشینی حکایت یاد دارم که شبی در کاروانی همه شب

جو دل ساتھ خدا کی ہی خلوت کا بیٹھنے والا ہے تو یاد رکھتا ہون مین کہ ایک رات کو بیچ ایک قافلے کے

رفته بودم و سحر بر کنار بیشه خفته شوریده که دران سفر همراه ما بود سحرگاهان نعره برزد و

چلا تہا مین اور صبحکو اوپر کنارے ایک جنگل کے سویا ایک دیوانہ کہ بیچ اوس سفر کے ساتھ ہمارے تہا صبحکے وقت نعرہ

راه بیابان گرفت و یکنفس آرام نیافت چون روز شد گفتمش آن چه حالت بود گفت

راہ جنگل کی پکڑے اور ایک دم بہر آرام نپایا جب دن ہوا کہا مین نے اوسکو وہ کیا حالت ہے کہا

بلبلان را دیدم که بنالش در آمده بودند از درخت و کبکان از کوه و غوکان از آب و بهائم

بلبلون کی تئین دیکہا مین نے کہ بیچ نالہ کرنے کے آئی تہین درخت سی اور چکورین پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور چارپایے

از بیشه اندیشه کردم که مروت نباشد همه در تسبیح و من بغفلت کجا روا باشد قطعه

جنگل سے اندیشہ کیا مین نے کہ مروت نہو وی سب بیچ تسبیح کی اور مین بیچ غفلت کی کہان جائز ہووی

دوش مرغی بصبح مینالید + عقل و صبرم ببرد و طاقت و هوش + یکی از دوستان

کل کی رات ایک چڑیا صبح کو نالہ کرتی تہی عقل اور صبر میرا لے گئی اور طاقت اور ہوش ایک دوستون سے

مخلص را + مگر آواز من رسید بگوش + گفت باور نداشتم که ترا + بانگ مرغی چنین

مخلص کی تئین شاید آواز میری پہنچی بیچ کان کی کہا اعتبار نکہا مین نے کہ تیری تئین آواز ایک چڑیا کی ایسے

کند مدهوش + گفتم این شرط آدمیت نیست + مرغ تسبیح خوان و من خاموش حکایت

کرے بیہوش کہا مین نے یہ شرط آدمیت کی نہین ہے چڑیا تسبیح پڑھنیوالی اور ہم چپ

وقتی در سفر حجاز طائفهٔ جوانان صاحبدل همراه ما بودند همدم و همقدم وقتها زمزمه

ایک وقت بیچ سفر حجاز کے گروہ جوانون صاحبدل کا ہمراہ ہمارے تہا اور ساتھ سفر کی اکثر وقت خوش آوازی

بکردندی و بیتی محققانه بگفتندی و عارفی در سبیل منکر حال درویشان بود و

کرتے اور بیت حقیقت والی گاہ گاہ کہتی اور ایک عارف بیچ راہ منکر حال فقیرون سے تہا اور

بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم بنخیل بنی هلال کودکی سیاه از حی عرب بدرآمد و

بیخبر درد انکی سے تا پہنچے ہم بیچ باغ کہجورون ہلال کے ایک لڑکا سیاہ قبیلہ عرب سی باہر آیا اور

آوازی برآورد که مرغ از هوا درآورد اشتر عابد را دیدم که برقص اندر آمد و عابد را

ایک آواز بلند کی کہ چڑیا بلندی سے گرائی اور اونٹ عابد کی تئین دیکہا کہ بیچ ناچنے کے آیا اور عابد کی تئین

بینداخت و راه بیابان گرفت و برفت گفتم ای شیخ در حیوانی اثر کرد و ترا همچنان

گرایا اور راہ جنگل کی سے اور گیا کہا مین نے ای شیخ بیچ حیوان کی اثر کیا اور تیری تئین ویسی ہی

تفاوت نمیکند رباعی دانی چه گفت مرا آن بلبل سحری + تو خود چه آدمی

تفاوت نہین کرتا ہی جانتی تو کہ کیا کہا میری تئین اون بلبل صبح کی نی تحقیق کیسا آدمی ہی تو

کز عشق بیخبری + اشتر بشعر عرب در حالتست و طرب + گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

کہ عشق سے بیخبر ہے تو اونٹ بسبب شعر عرب کی بیچ حال اور خوشی کی ہے جو مزا نہین ہی تیری تئین ٹیڑہی طبیعت کا جانور

وعند هبوب الناشرات علی الحمی + تمیل غصون البان لا الحجر الصلد

اور وقت چلنی ہواون کی اوپر سبزے کے میل کرتی ہین شاخین درخت کی نہ پتہر سخت کی

همیگریختم از مردمان بکوه و بدشت + که از خدای نبودم بدیگری پرداخت + قیاس

بھاگتا تھا میں آدمیون سے بیچ پہاڑ اور جنگل کے کہ خدا سے نہ تھی مجکو دوسرے کی موافقت — اندازہ

کن که چه حالم بود درین ساعت + که در طویله نامردمم بباید ساخت **فرد** پای در زنجیر

کر کہ کیا حال ہوویگا میرا بیچ اس ساعت کے کہ بیچ طویلہ نامردون کی مجکو چاہیے سازش کرنا — پاؤن بیچ زنجیر کے

پیش دوستان + به که با بیگانگان در بوستان + بر حالت من رحمت آورد و بده دینار

آگے دوستون کے بہتر کہ ساتھ بیگانون کے بیچ باغ کے اوپر حالت میرے کے مہربانی لایا اور ساتھ دس دینار کے

از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برد و دختری داشت بنکاح من در آورد

قید فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ اپنے بیچ حلب کے لیگیا اور ایک لڑکی رکھتا تھا بیچ نکاح میرے کے لایا

چون مدتی برآمد بدخوئی و ستیزه روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت

جو ایک مدت برآئی بدخوئی اور لڑائی کا منہ بنانا شروع کیا اور زبان درازی کرنا پکڑا

و عیش مرا منغص میکرد **شعر** زن بد در سرای مرد نکو + هم درین عالمست دوزخ او

اور خوشی زندگی میری کی تہین بکھر کرتی تھی — عورت بد بیچ گھر مرد نیک کی بھی بیچ اسی عالم کے ہی دوزخ اوسکی

زینهار از قرین بد زنهار + وقنا ربنا عذاب النار + باری زبان تعنت دراز

پناہ نزدیکی بد سے پناہ نگاہ رکھ ہمیں ای پروردگار ہمارے عذاب دوزخ سے ایک باری بھی زبان تحسین بدگوئی کے دراز

کرده همیگفت تو آن نیستی که پدرم ترا از فرنگ باز خرید گفتم بلی من آنم که بده دینار از قید

کر کے کہتے تھے تو وہ نہیں ہی کہ باپ میرے نے تجکو فرنگ سے مول لیا کہا میں نے ہان میں وہی ہون کہ ساتھ دس دینار

فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد **شعر** شنیدم گوسفندی را بزرگی +

فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ سو دینار کے بیچ ہاتھ تیرے کے گرفتار کیا — سنا میں نے کہ ایک بکری کی تہین ایک بزرگ نے

رهانید از دهان و دست گرگی + شبانگه کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند از وی

چھوڑایا مونہہ اور ہاتھ ایک بھیڑیئے سے کے — رات کے وقت چھری اوپر حلق اوسکی کی ملی — روح دنبے کی اوس سے

بنالید + که از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

روئی — کہ جنگل بھیڑیے سے کے مجکو لیگیا تو — جو دیکھا میں نے آخر آپ بھیڑیا تھا تو

حکایت یکی از پادشاهان عابدی را پرسید که عیالان تو هشت اوقات عزیز
ایک نے پادشاہوں سے ایک عابد کی تئین پوچھا کہ لڑکی بالی اور جورو رکھتا تھا وقت عزیز

چون میگذرد گفت همه شب در مناجات و سحر در دعا و حاجات و همه روز در بند
کیونکر گذرتا ہی کہا تمام رات بیچ مناجات کے اور صبح کو بیچ دعا اور حاجتوں کے اور تمام دن بیچ فکر

اخراجات ملک بس مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجه کفاف او معین
خرچوں دنیا کے پادشاہ کی تئین مضمون اشارۂ عابد کا معلوم ہوا فرمایا تو وجہ روزینی اوسکے کے مقرر

دارند و بار عیال از دل او برخیزد **مثنوی** ای گرفتار پای بند عیال دگر
رکھیں اور بوجھ لڑکوں کا دل اوسکی سے اوٹھے ای گرفتار پای بند لڑکوں کے پھر

آزادگی مبند خیال + غم فرزند و نان و جامه و قوت + بازت آرد ز سیر در ملکوت
آزادگی کا مت باندہ خیال غم لڑکوں اور روٹی اور کپڑی اور خوراک کا پھیر تجکو لاوی سیر سے بیچ ملکوت کے

همه روز اتفاق میسازم + که بشب با خدای پردازم + شب چو عقد نماز میبندم
تمام روز اتفاق کرتا ہوں میں کہ رات کو ساتھ خدا کی موافقت کرونمیں رات کو جو نیت نماز کی باندہتا ہوں

چه خورد بامداد فرزندم **حکایت** یکی از متعبدان در بیشه زندگانی کردی
خیال آتا ہی کہ کیا کہاویگا صبح کو فرزند میرا ایک عبادت کرنیوالا بیچ جنگل کے زندگانی کرتا تہا

و برگ درختان خوردی پادشاهی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر
اور پتی درختوں کے کہاتا تہا ایک پادشاہ ساتہ حکم زیارت کے نزدیک اوسکی گیا کہا اگر

مصلحت بینی بشهر از برای تو مقامی بسازم که فراغ عبادت ازین به دست
مصلحت دیکتا ہی تو بیچ شہر کی واسطی تیری ایک مقام بناؤ نمیں کہ فراغت عبادت کی بہتر اس سے میسر

دهد و دیگران هم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بمصالح اعمال شما اقتدا
ہووی اور دوسری بہی ساتہ برکت دموں تمہارے کے فائدہ مند ہوویں اور ساتہ نیک عمل تمہارے کے پیروی

کنند زاهد را این سخن قبول نیامد روی بر تافت یکی از وزیران گفتش پاس خاطر
کریں زاہد کی تئین یہہ بات قبول نہ آئی موہنہ پھیرا ایک سے وزیروں سے کہا اوسکو نگہبانی خاطر

ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر

پادشاہ کی روا ہو کہ ایک دو تین دن بیچ شہر کے آوی تو اور کیفیت مکان کی معلوم کری تو پس اگر

صفای وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست و روز

صفائی وقت عزیزونکی تئیں صحبت غیرون کے سے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتی ہین

که عابد بشهر در آمد و بستان سرای ملک بدو پرداختند مقامی دلکشای و ان آسای

کہ عابد بیچ شہر کی آیا اور خانہ باغ پادشاہ کا واسطے اوسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام دینیوالا

چون بهشت **مثنوی** گل سرخش چو عارض خوبان + سنبلش همچو زلف محبوبان +

مانند بہشت کے گل سرخ اوسکا مانند رخسار معشوقون کے سنبل اوسکا مانند زلف معشوقون کے

همچنان از نهیب برد عجوز + شیر نا خورده طفل دایه هنوز + **شعر** و افانین علیها

اوس طرح وہشت سے پچھلی جاڑی کی دودہ نہ پیا دائی کے لڑکے نے اب تک اور شاخین اوپر اوسکے

جلنار + علقت بالشجر الاخضر نار + ملک در حال کنیزک ماهروئی پیش او

گل انار معلق کیے ہین اوپر درخت سبز کے آگ پادشاہ نی جلدی سے ایک لونڈی چاند سی پاس اوسکے

فرستاد که و صفش اینست **شعر** ازین مه پاره عابد فریبی + ملائک صورتی طاوس

بھیجی کہ تعریف اوسکی یہ ہے ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کی فریب دینے والی فرشتونکی سی صورت طاؤس کی سی زیب

که بعد از دیدنش صورت نه بندد + وجود پارسایان را شکیبی + همچنان در عقبش غلامی

کہ پیچھے دیکھنے اوسکے سے صورت نہ بندھی وجود پارساؤنکی تئین صبر ویسی ہی پیچھے اوسکی ایک غلام

بدیع الجمال لطیف الاعتدال **قطعه** هلک الناس حوله عطشا

نادر جمال پاکیزہ تناسب ہلاک ہوئے آدمی گرد اوسکے از روئی تشنگی کے

و هو ساق یری و لا یسقی + دیده از دیدنش نگشتی سیر همچنان کز فرات مستسقی

اور وہ ساقی ہی دکھلاتا تھا اور نہین پلاتا تھا دیدہ دیکھنے اوسکے سے نہ آسودہ جیسے کہ فرات سے

مستسقی + عابد طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف

جلندہر والا عابد نی کھانے اچھے سے کھانا پکڑا اور پوشاک پاکیزہ

پوشیدن و از فواکه و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر

پہننا کپڑی اور میوجات اور خوشبویات اور مٹھائیون سے برخورداری پانا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کی نظر

کردن و خردمندان گفته اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک

کرنا اور دانایون نے کہا ہے زلف خوبصورتون کی زنجیر پاؤن عقل کی ہے اور جال اچھا عقلمند کا

در سر و کار تو کردم دل و دین با همه دانش مرغ زیرک بحقیقت منم امروز و تو دامی

بیچ سر اور کام تیری کی کیا مین نے دل اور دین ساتھ تمام عقل کے مرغ دانا حقیقت مین آجکی روز مین ہون اور تو جال ہے

فی الجمله دولت وقت مجموع بزوال آمد چنانچه گویند **قطعه** هر که هست از فقیه و پیر و مرید

حاصل کلام کا دولت وقت خاطر جمع کی اوپر زوال کی آئی جیسا کہ کہتی ہین جو کوئی کہ ہی عالم اور پیر اور مرید

و ز زبان آوران پاک نفس چون بدنیای دون فرود آمد بعسل در بماند پای مگس

اور شاعرون پاک دم سے جسوقت بیچ دنیا کمینی کے وارد ہوا بیچ شہد کے رہا پاؤن مانند مکھی کے

باری دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیئت نخستین بگردیده و سرخ و سپید

بار دوسری پادشاہ نی واسطی دیکھنی اوسکی کی رغبت کی عابد کی تئین دیکھا صورت پہلی سی پھرا اور سرخ اور سپید

برآمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام پری پیکر با مروحه طاوسی بر بالای سر

آیا اور موٹا ہوا اور اوپر سرہانے تکیہ مارے اور ایک غلام پری کی صورت ساتھ پنکھی طاؤسی کی اوپر سر کے

ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا ملک بانجام

کھڑا اوپر سلامت حال اوسکی سے خوشی کی اور ہر ایک مقدمی سے بات کہی تو پادشاہ نی ساتھ آخر

سخن گفت چنین که من این هر دو طایفه را دوست میدارم کس ندارد یکی

سخن سے کہا جیسا کہ مین ان دونون گروہون کی تئین دوست. رکھتا ہون کوئی نہین رکھتا ہے ایک

علما و دیگر زهاد و وزیر فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت ای خداوند رو

عالمون کی تئین اور دوسرے زاہدون کو وزیر جہان کا دیکھا ہوا دانا ہی ہر کار کہ ساتھ اوسکی تھا کہا ای صاحب منہ

زمین شرط دوستی آنست که با هر دو طایفه نکوئی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند

زمین کے شرط دوستی کی وہ ہے کہ ساتھ ہر دو نون گروہ کی نیکی کری تو عالمون کی تئین زر دی تا دوسرے پڑھین

ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آئی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر

پادشاہ کی روا ہو کہ ایک دو تین دن بیچ شہر کے آوی تو اور کیفیت مکان کی معلوم کریگا تو پس اگر

صفای وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست اورده

صفائی وقت عزیزونکی تئیں صحبت غیرون کے سے کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتی ہیں

کہ عابد بشهر درامد و بستانسرای ملک بدو پرداختند مقامی دلکشای و ان آسای

کہ عابد بیچ شہر کی آیا اور خانہ باغ پادشاہ کا واسطے اوسکے خالی کیا ایک مقام دل کھولنے والا جان کا آرام دینے والا

چون بهشت **مثنوی** گل سرخش چو عارض خوبان سنبلش همچو زلف محبوبان

مانند بہشت کے گل سرخ اوسکا مانند رخسار معشوقون کے سنبل اوسکا مانند زلف معشوقون کے

همچنان از نهیب برد عجوز شیر ناخورده طفل دایه هنوز **شعر** و افانین علیها

اوس طرح دہشت سے بھیلی جاڑے کی دودھ نہ پیا دائی کے لڑکے نے ابتک اور شاخیں اوپر اوسکے

جلنار علقت بالشجر الاخضر نار ملک در حال کنیزک ماهروئی پیش او

گل انار معلق کیے ہیں اوپر درخت سبز کے آگ پادشاہ نے جلد سے ایک لونڈی ماہ روی اوسکی طرف

فرستاد که صفتش اینست **شعر** ازین مه پاره عابد فریبی ملائک صورتی طاوس زیبی

بھیجی کہ تعریف اوسکی یہ ہے ایسی چاند کا ٹکڑا عابد کی فریب دینی والے فرشتونکی سی صورت طاوس کی سی زیب

که بعد از دیدنش صورت نه بندد وجود پارسایان ناشکیبی همچنان در عقبش غلام

کہ پیچھے دیکھنے اوسکے سے صورت نہ بندھی وجود پارسایونکی تئیں صبر ویسی ہی پیچھی اوسکی ایک غلام

بدیع الجمال لطیف الاعتدال **قطعه** هلک الناس حوله عطشا

نادر جمال پاکیزہ تناسب ہلاک ہوے آدمی گرد اوسکے از روی تشنگی کے

وهو ساق یری ولا یسقی + دیده از دیدنش نگشتی سیر همچنان کز فرات

اور وہ ساقی ہی دیکھتا ہی اور نہیں پلاتا ہی دیدہ دیکھنے اوسکے سے نہ آسودہ جیسے کہ فرات سے

مستسقی عابد از طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف

جلندھر والا عابد نے کھانے اچھے سے کھانا پکڑا اور پوشاک پاکیزہ

پوشیدن و از فواکه و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر

سینا کپڑی اور میوجات اور خوشبویات اور مٹھائیوں سے برخورداری پانا اور بیچ جمال غلام اور لونڈی کی نظر

کردن و خردمندان گفته اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک بیت

کرنا اور داناؤں نے کہا ہے زلف خوبصورتوں کی زنجیر پاؤں عقل کی ہے اور جال جیسا عقلمند کا

در سر و کار تو کردم دل و دین با همه دانش * مرغ زیرک بتحقیق منم امروز و تو دامی

بیچ سر اور کام تیری کی کیا میں نے دل اور دین ساتھ تمام عقل کے مرغ دانا حقیقت میں آج کی روز میں ہوں تم جال ہے

فی الجمله دولت وقت مجموع بر زوال آمد چنانچه گویند قطعه هر که هست از فقیه و پیر و مرید

حاصل کلام کا دولت وقت خاطر جمع کی اوپر زوال کی آئی جیسا کہ کہتے ہیں جو کوئی کہ ہی عالم اور پیر اور مرید

وز زبان آوران پاک نفس * چون بدنیای دون فرود آمد * بعسل در بماند پای مگس

اور شاعروں پاک دم سے جس وقت بیچ دنیا کمینی کے وارد ہوا بیچ شہد کے رہا پاؤں مانند مکھی کے

بار دیگر ملک بدیدنش رغبت کرد عابد را دید از هیئت نخستین بگردیده و سرخ و سپید

بار دوسری بادشاہ نے واسطے دیکھنے اوسکی کی رغبت کی عابد کی تئیں دیکھا صورت پہلی سے پھرا اور سرخ اور سپید

برآمده و فربه شده و بر بالش دیباتکیه زده و غلام پری پیکر و مروحه طاوسی بر بالای سر

آیا اور موٹا ہوا اور اوپر مہرانے تکیہ مارے اور ایک غلام پری کی صورت ساتھ پنکھے طاؤسی کی اوپر سر کے

ایستاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا ملک بانجام

کھڑا اوپر سلامت حال اوسکی کے خوشی کی اور ہر ایک مقدمے سے بات کہی تو بادشاہ نے ساتھ آخر

سخن گفت چنین که من این هر دو طائفه را دوست میدارم کس ندارد یکی

سخن کے کہا جیسا کہ میں ان دونوں گروہوں کی تئیں دوست رکھتا ہوں نہیں کوئی نہیں رکھتا ہے ایک

علما و دیگر زهاد وزیر فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت ای خداوند

عالموں کی تئیں اور دوسرے زاہدوں کو وزیر جہان کا دیکھا ہوا دانا ہوشیار کہ ساتھ اوسکی تھا کہا اے صاحب

زمین شرط دوستی آنست که با هر دو طائفه نکوئی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند

زمین کے شرط دوستی کی وہ ہے کہ ساتھ ہر دونوں گروہ کی نیکی کرے تو عالموں کی تئیں زر دے تا دوسرے پڑھیں

وز زاهدان را چیزی مده تا زاهد بمانند **قطعه** خاتون خوبصورت پاکیزه روی را

اور زاہدوں کی تئیں کچھ نہ دے تو زاہد رہیں ۔ بی بی خوبصورت پاکیزہ منہ کی تئیں

نقش و نگار خاتم فیروزه گو مباش + درویش نیک سیرت و فرخنده روی را

نقش اور زینت اور انگوٹھی فیروزی کی کہہ مت ہو ۔ فقیر نیک خصلت اور مبارک خو کی تئیں

نان رباط و لقمه دریوزه گو مباش **فرد** تا مرا هست و دیگرم باید + گر نخوانند

روٹی بھٹیاری کی اور لقمہ گدا گری کا کہہ مت ہو ۔ جب تک میری تئیں ہی یہ بات اور دوسرے مجھکو چاہیے

زاهدم شاید **حکایت مطابق این سخن** همچنین پادشاهی را مهمی

زاہد مجھکو لائق ہی ۔ مطابق اس بات کے ۔ بھی اسیطرح ایک بادشاہ کی تئیں

پیش آمد گفت اگر انجام این حالت برادمن بر آید چندین درم دهم زاهدان را

پیش آیا کہا اگر آخر ہونا اس حالت کا موافق مراد میری کے بر آوے تو کتنے درم دونگا میں زاہدوں کی تئیں

چون حاجتش بر آمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذرش بوجود

جس وقت حاجت اوسکی بر آئی اور فکر خاطر اوسکی سے گئے ۔ پورا کرنا نذر کا اوسکی ساتھ وجود

شرط لازم آمد یکی از بندگان خاص کیسه هزار درم داد تا بزاهدان صرف کند

شرط کے لازم آیا ایک کی تئیں غلاموں خاص سے تھیلی ہزار درم کی دی تو زاہدوں کو بانٹ دے

گویند غلامی عاقل هشیار بود همه روز بگردید و شبانگه باز آمد و درمها بوسه داد و پیش ملک

کہتے ہیں غلام دانا اور ہوشیار تھا تمام دن پھرا اور رات کی وقت پھیر آیا اور درموں کی تئیں بوسہ دیا اور آگے

بنهاد و گفت زاهدان را چندانکه طلب کردم نیافتم گفت این چه حکایتست آنچه من

کے رکھا اور کہا زاہدوں کی تئیں جتنا کہ طلب کیا میں نے نہ پایا میں نے کہا یہ کیا بات ہی جو کچھ میں

دانم درین ملک چهار صد زاهدست گفت ای خداوند جهان آنکه زاهدست نمیستاند

جانتا ہوں بیچ اس ملک کی چار سو زاہد ہیں کہا اے صاحب جہان کے وہ کہ زاہد ہی نہیں لیتا ہے

و آنکه میستاند زاهد نیست ملک بخندید و ندیمانرا گفت چندانکه مرا در حق

اور وہ کہ لیتا ہے زاہد نہیں ہے ۔ بادشاہ ہنسا اور ہمنشینوں کی تئیں کہا جتنا کہ میری بیچ حق

وسفره پیش او آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم

اور دسترخوان آگے اوسکے لائی صاحب دعوت نے کہا اے یار ایک ساعت توقف کر کہ خدمتگار میرے

کوفته بریان همی‌سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت **شعر** کوفته بر سفرهٔ من گو

کوفتے بھونا کرتے ہیں فقیر نے سر اٹھایا اور ہنسا اور کہا کوفتہ اوپر دسترخوان میرے کہ

مباش ٭ کوفته را نان تهی کوفته است **حکایت** مریدی گفت پیر را چه کنم

مت ہو بھوکے کی تئیں روٹی روکھی کوفتہ ہے ایک مرید نے کہا پیر کی تئیں کیا کروں

کز خلایق برنج اندرم از بسکه بزیارت من همی‌آیند و اوقات مرا از تردد ایشان

کہ خلقوں سے بیچ رنج کے ہوں میں ازبسکہ واسطے زیارت میری کے آتے ہیں اور اوقات میری تئیں آنے اور جانے انکے سے

تشویش میباشد گفت آنچه درویشانند مر ایشانرا وامی بده و آنچه توانگرانند از ایشان

پیچ ہوتا ہے کہا جو کوئی فقیر ہیں انکے تئیں قرض دے اور وہ کہ توانگر ہیں انسے

چیزی بخواه که دیگر یکی گرد تو نگردند **بیت** گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود ٭ کافر

کچھ سوال کر کہ دوسرا ایک گرد تیرے نہ پھریں جو بھیک مانگنے والا آگے چلنے والا لشکر اسلام کا ہووے کافر

از بیم توقع برود تا در چین **حکایت** فقیهی پدر را گفت هیچ ازین سخنان دلاویز

دہشت سوال کرنے سے جاوے تا چین ایک عالم نے باپ کی تئیں کہا کچھ ان باتوں دلاویز

رنگین متکلمان در من اثر نمیکند بحکم آنکه نمی‌بینم مر ایشانرا فعلی موافق گفتار **شعر**

کلام کرنے والوں رنگین کی سے بیچ میرے اثر نہیں کرتی ہیں ساتھ حکم اسکے کہ نہیں دیکھتا ہوں میں خاص کر انکے تئیں ایک کام موافق کہنے کے

ترک دنیا بمردم آموزند ٭ خویشتن سیم و غله اندوزند ٭ عالمی را که گفت باشد و بس

چھوڑنا دنیا کا آدمیوں کو سکھلاتے ہیں آپ چاندی اور غلہ جمع کرتے ہیں جس عالم کی تئیں کہنا ہووے اور عمل نہ ہووے

هر چه گوید نگیرد اندر کس ٭ عالم آنکس بود که بد نکند ٭ نه بگوید بخلق و خود بکند

جو کچھ کہے نہ اثر کرے کسی کے عالم وہ ہووے کہ بدی نہ کرے نہ کہ کہے ساتھ خلق کی اور آپ نہ کرے

أتأمرون الناس بالبر وتنسون أنفسكم **بیت** عالم که کامرانی و تن پروری

آیا حکم کرتے ہو تم آدمیوں کو ساتھ نیکی کی اور بھلا دیتے ہو تم ذاتوں اپنی کو عالم کہ مقصود ہووے تن پروری

کند که او خویشتن گم است کرا رهبری کند * پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال باطل

کری وہ آپ گم ہی کسکی تئیں راہ لیجا سکے باپ نے کہا ای بیٹے برفور اس خیال بیہودہ

نشاید روی از تربیت ناصحان بگردانیدن و علما را بضلالت منسوب

کے بیچ نہ چاہیے منہ نصیحت کرنیوالوں سے پھیرنا اور عالموں کی تئیں ساتھ گمراہی کے نسبت کرنا

کردن و در طلب عالم معصوم از فواید علم محروم ماندن همچو نابینایی که شبی در

کرنا اور بیچ طلب کرنے عالم پاک کے فائدوں علم سے بے نصیب رہنا مانند ایک اندھے کی کہ ایک رات بیچ

وحل افتاده بود و میگفت آخر یکی از مسلمانان چراغی فرا راه من دارید زن

کیچڑ کے پڑا تھا اور کہتا تھا آخر ایک مسلمانوں سے ایک چراغ آگے راہ میری کے رکھو اور ایک عورت

فاجره بشنید و گفت تو که چراغ نه بینی بچراغ چه بینی همچنین مجلس وعظ چون کلبهٔ بزاز

بدکار نے سنا اور کہا تو کہ چراغ نہیں دیکھتا ہے تو ساتھ چراغ کے کیا دیکھیگا تو ویسی ہی مجلس نصیحت کرنے کی

است آنجا تا نقدی ندهی بضاعتی نستانی و اینجا تا ارادتی نیاوری سعادتی نبری

اوس جگہ جبتک نقد نہ دی تو اسباب نہ لی تو اور یہاں جبتک خواہش نہ لاوی تو ایک نیکبختی نہ لیجاوی تو

قطعه گفت عالم بگوش جان بشنو * ور نماند بگفتنش کردار * باطلست آنچه مدعی گوید

کہنا عالم کا ساتھ کان جان کے سن جو نہ ہے موافق کہنے اوسکی کی عمل بیہودہ ہی جو کچھ دعوی کرنیوالا کہتا ہی

خفته را خفته کی کند بیدار * مرد باید که گیرد اندر گوش * ور نوشتست پند بر دیوار

سوئی ہوئی کی تئیں سویا ہوا کب کریگا جگانا مرد چاہیے کہ پکڑی بیچ کان کے جو لکھی ہی نصیحت اوپر دیوار کے

قطعه صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه * بشکست عهد صحبت اهل طریق را

ایک صاحبدل بیچ مدرسی کی آیا گوشہ عبادت سے توڑا قول اور صحبت اہل طریق کی تئیں

گفتم میان عالم و عابد چه فرق بود * تا اختیار کردی ازان این فریق را

کہا میں نے درمیان عالم اور عابد کے کیا فرق تھا تو کیا تو نے اختیار اوس سی اس فرقہ کی تئیں

گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج * وین جهد میکند که بگیرد غریق را * حکایت

کہا وہ کملی اپنی باہر لیجاتا ہی لہر سے اور یہ کوشش کرتا ہی کہ پکڑی ڈوبنی والی کی تئیں

حکایت شنو که در بغداد | رایت و پرده را خلاف افتاد | رایت از گرد راه و رنج رکاب

یہ بات سن کہ بیچ شہر بغداد کے | جھنڈی اور پردہ کی بیچ خلاف پڑا | جھنڈی نے گرد راہ اور رنج سواری کی

گفت با پرده از طریق عتاب | من و تو هر دو خواجه تاشانیم | بنده بارگاه سلطانیم

کہا ساتھ پردہ کی از راہ غصہ کے | میں اور تو دونوں غلام ایک خداوند کی ہیں ہم | خادم درگاہ بادشاہ کے ہیں ہم

من ز خدمت دمی نیاسودم | گاه و بیگاه در سفر بودم | تو نه رنج آزموده نه حصار

میں خدمت سے ایک دم نہیں آسودہ ہوا | وقت بیوقت بیچ سفر کی رہتا ہوں میں | تو نے نہ رنج آزمایا ہے نہ قلعہ

نه بیابان و باد و گرد و غبار | قدم من بسعی پیشتر است | پس چرا عزت تو بیشتر است

نہ جنگل اور ہوا اور گرد اور غبار | قدم میرا بیچ کوشش کے آگے ہے | پس کس واسطے آرام تیری زیادہ ہے

تو بر بندگان مه رویی | با غلامان یاسمن بویی | من فتاده بدست شاگردان

تو پاس غلاموں خوبصورت کے ہے تو | ساتھ غلاموں چنبیلی کی بو کی ہے تو | میں پڑا بیچ ہاتھ سپاہیوں کے

بسفر پای بند و سرگردان | گفت من سر بر آستان دارم | نه چو تو سر بر آسمان دارم

بیچ سفر کی مقید اور سرگردان | پردہ نے کہا میں سر اوپر چوکھٹ کے رکھے ہوں | نہ مانند تیری اوپر آسمان کی رکھتا ہوں میں

هر که بیهوده گردن افرازد | خویشتن را بگردن اندازد | حکایت یکی از صاحبدلان

جو کوئی کہ بیہودہ گردن بلند کرے | اپنی تئیں گردن کی بل گرا دے | ایک نے صاحبدلوں سے

زورآزمائی را دید بهم برآمده و کف بر دهان انداخته گفت این را چه حالت است گفتند

ایک پہلوان کی تئیں دیکھا غصہ میں آیا ہوا اور کف اوپر منہ کی ڈالے ہوئی کہا اسکے کیا حالت ہے کہا

فلان دشنامش داد گفت این فرومایه هزار من سنگ برمیدارد و طاقت سخنی نمی آرد

فلانے نے گالی دی ہے اوسکو کہا یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اوٹھاتا ہے اور طاقت ایک بات کی نہیں لاتا ہے

قطعه لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار + عاجز نفس فرومایه چه مردی چه زنی +

زیادہ گوئی زبردستی کی اور دعوی کرنا مردی کا چھوڑ | عاجز نفس کمینہ کیا مرد ہی کیا عورت

گرت از دست برآید دهنی شیرین کن + مردی آن نیست که مشتی بزنی بر دهنی

جو تیری ہاتھ سے ہو سکے کوئی منہ میٹھا کر | مردی نہیں ہے کہ ایک گھونسا مارے تو اوپر منہ کسی کے

قطعه اگر خود بردرد پیشانی پیل ٭ نه مردست آنکه دروی مردمی نیست

اگر تحقیق کر پہاڑے پیشانی ہاتھی کی ٭ نامرد ہی وہ کہ بیچ اوسکے مروت نہیں ہے

بنی آدم سرشت از خاک دارند ٭ اگر خاکی نباشد آدمی نیست حکایت بزرگی

اولاد آدم کی خمیر خاک سے رکھتی ہین ٭ جو خاکساری نہ کرے آدمی نہیں ہے ایک بزرگ کو

را پرسیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینه آنکه مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم

تئین پوچھا مین نے خصلت بھائیون صفا کی سے کہا کمترین وہ بات ہی کہ مقصد خاطر یارونکا اوپر مصلحتون اپنی کی مقدم

دارد حکما گفته اند برادر که دربند خویش است نه برادرست و نه خویش است فرد همره

رکھے حکیمون نے کہا ہی بھائی کہ بیچ فکر اپنی کے ہے نہ بھائی ہے اور نہ اپنا ہے ساتھی

اگر شتاب کند همره تو نیست ٭ دل در کسی مبند که دلبسته تو نیست فرد چون نبود

جو شتاب کرے ہمراہ تیرا نہیں ہے ٭ دل بیچ اوس کسی کے مت باندہ کہ دل بستہ تیرا نہیں جو نہو

خویش را دیانت و تقوی ٭ قطع رحم بهتر از مودت قربی ٭ یاد دارم که یکی مدعی

رشتہ دار کے تئین دینداری اور پرہیزگاری ٭ قطع کرنا قرابت کا بہتر ہے دوستی سے نزدیکی یاد رکھتا ہون کہ ایک مدعی نے

درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود و گفته که حق تعالی در کتاب مجید از

بیچ اس بیت کے اوپر قول میرے کی طعنہ کیا تھا اور کہا کہ حق تعالی نے بیچ کتاب پاک کے منع

قطع رحم نهی کرده است و بمودت ذو القربی فرموده و این چه تو گفتی مناقض اوست

قطع کرنے قرابت کی سے منع کیا ہی اور ساتھ دوستی صاحب قرابت کے فرمایا ہے اور یہ جو کچھ تو نے کہا ضد اوسکی ہے

گفتم وان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما

کہا مین نے اور اگر کوشش کرین تیری تئین اوپر اس بات کی کہ شریک کرے تو ساتھ میرے جسکی تجکو خبر نہین ہی پس ان کہنا اونکا

بیت هزار خویش که بیگانه از خدا باشد ٭ فدای یک تن بیگانه کاشنا باشد

ہزار رشتہ دار کو کہ بیگانہ خدا سے ہو ٭ تصدق ایک تن بیگانے کے کہ آشنا ہو

حکایت منظوم پیرمردی لطیف در بغداد ٭ دخترک را بکفشدوزی داد

ایک پیرمرد خوش طبع تھی بیچ بغداد کی ٭ چھوٹی لڑکی کی تئین ایک جوتی والی کو دیا

مردک سنگدل چنان بخندید | لب خنجر که خون از او بچکید | بامدادان پدر چنان دیدش

اوس مرد کمینی نے کہ سنگدل تہا ایسا قہقہا | ہونٹہ اوسکی کا کہ خون دیں سے ٹپکا | صبح کو باپ نے ایسا دیکھا اوسکو

پیش داماد رفت و پرسیدش | کای فرومایه این چه دندانست | خنده‌هایی لبش نه انبانست

آگئی داماد کی گیا اور پوچھا اوسکو | کہ اے سفلے یہ کیا دانت ہیں | کتنک جیسا ہی تو اوسکی نہیں چمڑا

بمزاحت بگفتم این گفتار | هزل بگذار و جد از او بردار | خوی بد در طبیعتی که نشست

ساتھ خوش طبعی کی کہی میں نے یہ بات | بیہودہ چھوڑ اور کام کی بات اوس سے اوٹھا | خوی بد بیچ جس طبیعت کے کہ بیٹھے

ندهد جز بوقت مرگ از دست

نہیں دیتا ہی سوای وقت موت کے ہاتھ سے

حکایت آورده‌اند که فقیهی دختری داشت

کہتے ہیں کہ ایک دانا ایک لڑکی رکہتا تہا

بغایت زشت روی بجای زنان رسیده با وجود نعمت کسی در مناکحت او رغبت

نہایت بد شکل بیچ جگہ رنڈیوں کے پہنچی باوجود دولت کے کوئی نکاح میں لانی اوسکی سے رغبت

نمیکرد فرد زشت باشد دبیقی و دیبا + که بود بر عروس نازیبا + فی الجمله بحکم

نہیں کرتا تہا زبون ہووی دبیقی اور دیبا کہ ہووی اوپر دولہن نازیبا کے حاصل کلام کا ساتھ حکم

ضرورت با ضریری عقد نکاحش بستند و آورده‌اند که حکیمی در آن تاریخ از سراندیب

ضرورت کے ساتھ ایک اندھے کے نکاح بیچ اوسکا باندہا کہتی ہیں کہ ایک حکیم بیچ اوس تاریخ کی سراندیب سے

آمده بود که دیده نابینا روشن همیکرد فقیه را گفتند داماد خود را علاج نکنی گفت

آیا تہا کہ آنکھہ اندہی کی روشن کرتا تہا دانشمند کو تئین کہا کہ داماد اپنی کو تئین علاج نہیں کرتا ہی تو کہا

ترسم که بینا شود و دخترم را طلاق دهد شوی زن زشت روی نابینا به **حکایت**

ڈرتا ہوں میں کہ دیکھنے والا ہو اور بیٹی میری کو طلاق دے خاوند عورت بد شکل کا اندہا بہتر

پادشاهی بدیده استحقار در طائفه درویشان نظر کردی یکی ازان میان بفراست

ایک پادشاہ ساتھ دیدہ حقارت کی بیچ گروہ فقیروں کی نظر کرتا ایک نے اوس درمیان میں سے ساتھ دانائی کی

بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا بعیش از تو خوشتریم و بجیش از تو کمتریم

دریافت کیا اور کہا اے پادشاہ ہم بیچ اس دنیا کی ساتھ زندگانی کی تجھسے خوشتر ہیں ہم اور ساتھ فوج کی تجھسے کمتر ہیں ہم

که دست کرم به که بازوی زور

قطعه نماند حاتم طائی ولیک تا ابد + بماند نام

اگر بازو قوت دار ... نہ رہا حاتم طائی ولیکن ہمیشہ تک

بلندش به نیکوئی مشهور + زکوة مال بدر کن که فضلهٔ رز را + چو باغبان بزند بیشتر دهد انگور

بلند اوسکا ساتھ نیکی کے مشہور زکات مال کی باہر کر کہ بہی شاخ انگور کی تئین جو باغبان چھانٹی زیادہ دیتی انگور

باب سوم در فضیلت قناعت

تیسرا دروازہ بیچ بزرگی قناعت کے

حکایت خواهنده مغربی در صف بزازان حلب میگفت ای خداوندان

ایک سوال کرنیوالا رہنیوالا مغرب کا بیچ بازار کپڑا بیچنیوالوں حلب کے کہتا تہا ای صاحبوں

نعمت اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان برخاستی

مال کے اگر تمہاری تئین انصاف ہوتا اور ہماری تئین قناعت رسم سوال کی جہان سے اوٹھتی

قطعه ای قناعت توانگرم گردان + که ورای تو هیچ نعمت نیست کنج صبر

اے قناعت دولتمند مجھکو کر کہ سوای تیرے کوئی دولت نہیں ہے گوشہ صبر کا

اختیار لقمانست + هر که را صبر نیست حکمت نیست حکایت دو امیرزاده

اختیار لقمان کا ہے جس شخص کی تئین صبر نہیں حکمت نہیں ہے دو امیرزادے

در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبة الامر یکی علامهٔ عصر گشت و ا

بیچ مصر کے تھے ایک نے علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا انجام کار ایک ان میں سے بڑا عالم ہوا اور وہ

دگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی من بسلطنت

دوسرا عزیز مصر کا ہوا پس یہ دولت والا ساتھ آنکھ حقیر جاننے کی بیچ عالم کی نظر کرتا اور کہتا میں بیچ سلطنت کے

رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری عز اسمه همچنان

پہونچا ہوں اور یہ ویسا ہی تنگی بیچ مفلسی کے رہا کہا ای بہائی شکر نعمت خدا کا بزرگ ہی نام اوسکا ایسا

بر من افزونترست که میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و هامان رسید

اوپر میری زیادہ ہے کہ میراث پیغمبروں کی پائی میں نے یعنی علم اور تیری تئین میراث فرعون و ہامان کی پہونچی

یعنی ملک مصر **مثنوی** من آن مورم که در پایم بمالند * نه زنبورم که از نیشم

یعنی ملک مصر کا — مین وہ چیونٹی ہون کہ بیچ پانون کے کچلتے ہین نہ بھڑ ہون کہ ڈنک سے

بنالند * کجا خود شکر این نعمت گزارم * که زور مردم آزاری ندارم **حکایت**

روتی ہین کہان تحقیق شکر اس نعمت کا ادا کرون مین کہ زور آدمی کی آزار دینے کا نہین رکھتا ہون مین

درویشی را شنیدم که در آتش فاقه میسوخت و خرقه بخرقه میدوخت و تسکین خاطر

ایک فقیر کو سنا مین نے کہ بیچ آگ فاقے کے جلتا تھا اور ٹکڑا اوپر ٹکڑے کے سیتا تھا اور تسلی خاطر

خود را میگفت **شعر** بنان خشک قناعت کنیم و جامه دلق * که رنج محنت خود به

اپنی کی تئین کہتا تھا ساتھ خشک روٹی کی قناعت کرتے ہین ہم اور جامہ اور گدڑی کی — کہ رنج محنت اپنی کا بہتر کہ

بار منت خلق * کسی گفتش چه نشینی که فلان درین شهر طبعی کریم دارد و کرمی عمیم

بوجھ احسان خلق کی رہی کسی نے کہا اسکو کیا بیٹھا ہی تو کہ فلانا بیچ اس شہر کی طبیعت سخی رکھتا ہی اور کرم عام

میان بخدمت آزادگان بسته و بر در دلها نشسته اگر بر صورت حالت

کمر بیچ خدمت آزادون کے باندھے ہوئے اور اوپر دروازے دلونکے بیٹھا اگر اوپر صورت حال تیری کے

چنانکه هست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و غنیمت شمارد

جیسا کہ ہے خبردار ہووے نگہبانی خاطر عزیزونکی رکھنا منت رکھے اور غنیمت گنے گا

گفت خاموش که در پس مردن به که حاجت پیش کسی بردن **قطعه** هم رقعه

کہا چپ کہ بیچ پیچھے کے مرنا بہتر حاجت کسی کے آگے لیجانے سے — یہی ٹکڑی

دوختن به و الزام کنج صبر کردن که بهر جامه رقعه بر خواجگان نبشتن * حقا که با عقوبت دوزخ

سینا بہتر اور لازم کرنا گوشہ صبر کا — کہ واسطے کپڑے کے رقعہ لکھنا بڑے آدمیوں کی طرف — قسم خدا کی ساتھ عذاب دوزخ کے

برابرست رفتن بپایمردی همسایه در بهشت **حکایت** یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را

برابر ہے جانا ساتھ پایمردی ہمسایہ کے بیچ بہشت کے — ایک نے بادشاہون عجم سے ایک طبیب دانا کو

بخدمت مصطفی صلی الله علیه و سلم فرستاد سالی در دیار عرب بود و کسی تجربه پیش وی

بیچ خدمت مصطفی کی درود اللہ کا اوپر اوسکی اور سلام بھیجا ایک سال بیچ ملک عرب کے تھا کوئی آزمایش آگے اوسکے

گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند • ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود • **حکایت**

جو گلقند بسا تکلف کی کہاوے تو نقصان کرے اور جو روٹی خشک دیر کو کہاوے تو گلقند ہووے

رنجوری را گفتند دلت چه میخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد • **شعر** • معده چو کژ گشت و شکم

ایک بیمار کو پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے معده جو ٹیڑھا ہوا اور درد شکم

درد خاست • سود ندارد همه اسباب راست • **حکایت** • بقالی را درمی چند بر صوفیان

اوٹھا فائده نہ کرے تمام اسباب درست ایک کنجڑے کی تیئں درم کئی اوپر صوفیوں

گرد آمده بود در واسط هر روز مطالبت کردی و سخنهای با خشونت گفتی و اصحاب از تعنت

قرض آئی تہی بیچ شہر واسط کے ہر روز مانگتا تہا اور باتیں ساتھ سختی کے کہتا اور یار بیچ بین دلانے

او خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی در آن میان گفت نفس را وعده داد

اوسکے سے رنجیده خاطر ہوتی تہی اور برداشت کرنے سی علاج نہ تہا ایک صاحبدل نے بیچ اوس میان کے کہا نفس کو تسکین

بطعام آسانترست که بقال را بدرم • **قطعه** • ترک احسان خواجه اولیتر • کاحتمال جفای

ساتھ کہانیکی آسان زیاده ہی کہ کنجڑے کی تیئں ساتھ پیسونکی چہوڑنا احسان صاحبکا بہتر زیاده اوٹہانا ظلم

بوابان • بتمنای گوشت مردن به • که تقاضای زشت قصابان • **حکایت** • جوانمردی

دربانوں سے بیچ آرزو گوشت کے مرنا بہتر تقاضی زبون قصابوں کے سے ایک جوانمرد

را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواهی باشد

کو بیچ لڑائی تاتار کی ایک زخم پہونچا کسی نے کہا فلانا سوداگر نوش دارو رکہتا ہی اگر مانگے تو یقین

که دریغ ندارد گویند بازرگان به بخل معروف بود • **شعر** • گر بجای نانش اندر سفره بودی

کہ افسوس نہ کرے کہتے ہیں کہ سوداگر ساتھ بخیلی کے ایسا مشہور تہا جو بیچ جگہ روٹی کے اوسکی بیچ دسترخوان کے ہوتا

آفتاب • تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جهان • جوانمرد گفت اگر دارو خواهم

آفتاب قیامت تک روز روشن کوئی نہ دیکھتا بیچ جہان کے جوانمرد نی کہا اگر دارو چاہوں

از وی دهد یا ندهد و اگر دهد منفعت کند یا نکند باری خواستن از وی زهر کشنده است • **شعر**

اوس سی دی یا نہ دی اور اگر دیوی فائده کری یا نکری بہر صورت مانگنا اوس سے زہر قاتل ہے

هرچه از دونان بمنت خواستی ❊ در تن افزودی و از جان کاستی ❊ حکیمان گفته

جو کچھہ کہ کمینون سی سانھہ منت کی مانگا تو نی ❊ تن سی تیرے بڑہا تو اور جان سے گہٹا تو اور حکیمون نے کہا

اند اگر حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد که مردن بعلت به از زندگانی بمذلت

ہے جو زندگانی بیچین کہاوت مین ساتھ آبرو کی دانا نہ خریدیگا ہے کہ مرنا ساتھ بیماری کی بہتر زندگانی ساتھ خرابی کے

شعر اگر حنظل خوری از دست خوشخوی ❊ به از شیرینی از دست ترش روی ❊ حکایت

جو اندراین کہاوے تو ہاتھ خوشخوی کی سے بہتر مٹھائی ہاتھ کہٹے منہ کی سے

یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک یکی را از بزرگان که معتقد او بود بگفت

ایک عالمون سے کہانیوالی بہت رکہتا تہا اور روزینہ تہوڑا ❊ ایک کی تئین بڑے آدمیون میں کہ اعتقاد

روی از توقع او درهم کشید و تعریض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آمد

منہ امید اوسکے سے کہینچا اور لاتا سوال کا اہل ادب سی بیچ نظر اوسکے کے برا آیا

قطعه ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز ❊ مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی

نصیب سے منہ کہٹے کیے ہوے سے آگے یار عزیز کے مت جا کہ زندگی اوپر اوسکے بہی تلخ کری تو

بحاجتی که روی تازه رو و خندان رو ❊ فرو نبندد کار گشاده پیشانی ❊ آورده اند

واسطے جس حاجت کی کہ جاوے تو تازہ منہ اور ہنستا ❊ بند نہین ہوتا ہی کام کشادہ پیشانی کا ❊ کہتے ہین

که اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چون پس از چند روز

کہ تہوڑا سا بیچ روزینے اوسکے زیادہ کیا اور بہت خواہش سی کم ❊ عالم نے جو بعد چند روز کے

مودت معهود برقرار ندید گفت شعر بئس المطاعم حین الذل تکسبها

دوستی قول کی ہوئی برقرار نہ دیکہے کہا ❊ برے ہین کہانے کا وقت ذلت کی حاصل کرے تو اوسکو

القدر منتصب والقدر مخفوض ❊ نانم افزود و آبرویم کاست

ہانڈی برپا ہو رہی ہے اور مرتبہ پست ❊ روٹی میری زیادہ کی آبرو میری گہٹائی

بینوائی به از مذلت خواست ❊ حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفت

مفلسی بہتر ہی خواری سوال کے سے ❊ ایک فقیر کی تئین ایک ضرورت آگے آئی کسی نے کہا

فلان نعمتی دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد همانا که در قضای

فلانا نعمت رکھتا ہی کامل اور بخشش ذاتی شامل ہی اور پر حاجت تیری کی واقف ہو یقین ہی کہ بیچ جاری کرنے

آن توقف روا ندارد گفت من او را ندانم گفت منت رهبری کنم دستش گرفت

اوسکے کے درنگ روا نرکھے کہا مین اوسکی نہین جانتا ہون کہا مین تیری رہبری کرتا ہون اوسکا ہاتھ پکڑا

تا بمنزل آن شخص در آورد یکی را دید لب فروهشته و تند نشسته برگشت و سخن نگفت کسی گفتش

تو ساتھ ہو کر بیچ منزل اوس شخص کے لایا ایک شخص کو دیکھا ہونٹ لٹکائی اور تند بیٹھا پھرا اور بات نکہی کسی نے کہا اوسکو

چه کردی گفت عطای او را بلقای او بخشیدم قطعه مبر حاجت بنزدیک ترشروی که از خوی

کیا کیا تو نے کہا بخشش اوسکی کو دیدار اوسکی کی بخشا مین مت لیجا حاجت آگے ترشرو کے کہ خصلت

بدش فرسوده گردی اگر حاجت بری نزد کسی بر که از رویش بنقد آسوده گردی حکایت خشکسالی بسکندریه

بد اوسکی سی پیدا گیا ہوی تو اگر حاجت لیجاتا ہی نزدیک اوس شخص کے لیجا کہ منہ اوسکی سی فی الفور آسودہ ہوئیگا تو ایک خشکسالی بیچ اسکندریہ کے

پدید آمد و عنان طاقت از دست درویش رفته بود درهای آسمان بر زمین بسته و فریاد

ظاہر آیا اور باگ طاقت کی ہاتھ فقیر سے گئے تھے اور دروازے آسمان کے اوپر زمین کی بند تھے اور فریاد

اهل زمین بآسمان پیوسته قطعه نماند جانور از وحش و طیر و ماهی و مور که بر فلک نشد از بیمراد

اہل زمین کی سبب بھوک کی اوپر آسمان کی ملی نرہا کوئی جانور وحشی سے اور پرندی اور مچھلی اور چونٹی کہ اوپر آسمان کی نہ گیا

افغانش عجب که دود دل خلق جمع می نشود که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش در چنین

شور اوسکا عجب ہی کہ دھوان دل خلق کا جمع نہین ہوتا ہی کہ بدلی ہووی اور سیلاب دیدی کا مینہ اوسکا بیچ ایسے

سالی مخنثی دور از دوستان که سخن در وصف او ترک ادبست خاصه در حضرت بزرگان

سال کی ایک نامرد دور دوستون سے کہ بات بیچ تعریف اوسکی کی چھوڑنا ادب کا ہی خصوصاً بیچ درگاہ بزرگون کے

و بطریق اهمال از آن در گذشتن هم نشاید که طایفه بر عجز گوینده حمل کنند برین دو بیت

اور ساتھ طریق مہمل کرنیکے درگذرنا نچاہیے کہ ایک گروہ اوپر عاجزی کہنے والے کی قیاس کرین اوپر ان دو بیتون کے

اختصار کنیم که اندک دلیل بسیار باشد و مشتی نمونه خرواری شعر گر تتر بکشد آن مخنث

مختصر کرتا کیا مین ... کہ تھوڑی دلیل بہت ہووی اور تھوڑی بانگی ایک گون کی اگر تاتار کا رہنے والا مارے اوس نامرد کو

تری را دگر نباید گشت ٭ چند باشد چو جسر بغداد وش ٭ آب در زیر و آدمی بر پشت

تناب کی رسی والی کی تئین بہر تجاہی مارنا کہ ایک ہووی مانند پل بغداد کی وہ پانی بیچ اور آدمی اوپر پیٹھ کے

چنین شخصی که یک طرف از نعت او شنیدی درین سال نعمت بیکران داشت تنگدستان را

ایک ایسا شخص کہ ایک تھوڑا تعریف اوسکے سے سنا تونی بیچ اس سال کی نعمت بہت. کہتا تہا تنگدستونکی تئین

سیم و زر دادی و مسافران را سفره نهادی گروهی درویشان از جور فاقه بطاقت

چاندی اور سونا دیتا اور مسافرونکی تئین دستارخوان رکہتا ایک گروہ فقیرونکا ظلم فاقہ سے بیچ طاقت کے

رسیده بودند آهنگ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و

پہنچا تہا قصد دعوت اوسکے کا کیا اور مشورت طرف میری لائی سر موافقت سے پہیرا مین نے اور

گفتم قطعه نخورد شیر نیم خورده سگ ٭ گر بسختی بمیرد اندر غار ٭ تن به بیچارگی و گرسنگی

کہا مین نے نہین کہاتا ہی شیر جوٹہا کتے کا جو سختی سے مری بیچ غار کے تن ساتہ عاجزی اور بہوک کی

بنه و دست پیش سفله مدار ٭ گر فریدون شود بنعمت و ملک ٭ بی هنر را بهیچ کس مشمار

رکہہ اور ہاتہ آگے کمینے کے مت رکہ جو فریدون ہووی ساتھ نعمت اور ملک کے بی ہنر کی تئین ساتھ بیچ آدمی کے

پرنیان و نسیج بر نااهل ٭ لاجورد و طلاست بر دیوار ٭ حکایت حاتم

پرنیان اور نسیج اوپر نالائق کے لاجورد اور طلا ہی اوپر دیوار کے

طائی را گفتند از خود بزرگ همت تر در جهان دیده یا شنیده گفت بلی

حاتم طائی کی تئین کہا آپ سی بزرگ ہمت زیادہ بیچ جہان کے دیکہا ہی تونی یا سنا ہی تونی کہا ہان

روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای عرب را پس بگوشه صحرائی بحاجتی

ایک دن چالیس اونٹ ذبح کیے تھے مین نے واسطے امیرون عرب کے پس بیچ ایک گوشہ جنگل کی واسطے

برون رفته بودم خارکشی را دیدم پشته خار فراهم آورده گفتمش

باہر گیا تہا مین ایک لکڑی چننے والی کی تئین دیکہا مین نے گٹھا لکڑیون کا جمع لایا کہا مین نے اوسکو

بمهمانی حاتم چرا نروی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت فرد

بیچ مہمانخانہ حاتم کی کیون نہین جاتا ہی تو کہ ایک خلق اوپر دستارخوان اوسکی کی جمع آئی ہین کہا

هر که نان از عمل خویش خورد — منت حاتم طائی نبرد — انصاف دادم که من او را

جو کوئی کہ روٹی کام اپنی سے کہاوے احسان حاتم طائی کا نہ لیجاوے انصاف دیا میں نے کہ میں نے اوسکی تیئن

بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم **حکایت** موسی علیه السلام درویشی را

بیچ ہمت اور جوانمردی کے زیادہ اپنی سے دیکھا میں نے موسی علیہ السلام نے ایک فقیر کی تیئن

دید از برهنگی بریگ اندر شده گفت ای موسی دعا کن تا خدای عز و جل مرا کفافی

دیکھا ننگے تن سے بیچ ریگ کے گیا کہا ای موسی دعا کر تو خدا بزرگ اور برتر مجھے روزی دیوے

دهد که از بیطاقتی بجان آمدم موسی دعا کرد و برفت پس از چند روز که باز آمد از مناجات

کہ بیطاقتی سے نہایت تنگ آیا ہوں پس موسی نے دعا کی اور گئے پیچھے چند روز کے پس آیا دعا مانگنے سے

مرد را دید گرفتار و خلقی انبوه بروی گرد آمده گفت این چه حالت است گفتند خمر خورده

خاص کر اوسکی تیئن دیکھا گرفتار اور ایک خلق بہت اوپر اوسکے جمع آئی کہا یہ کیا حالت ہی کہا شراب پی

و عربده کرده و کسی را کشته اکنون بقصاص فرموده اند **شعر** گربه مسکین اگر پر داشتی

اور لڑائی کی اور کسی کی تیئن مارا اب واسطے بدلے کے فرمایا ہے بلی غریب جو پر رکھتی

تخم گنجشک از جهان برداشتی **فرد** عاجز باشد که دست قوت یابد برخیزد و

نسل چڑیا کی جہان سے اوٹھاتی عاجز ہووی کہ ہاتھ قوت کا پاوے اوٹھے اور

دست عاجزان برتابد و لو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الارض

ہاتھ عاجزوں کا اوسمیٹے اور جو کشادہ کرتا اللہ روزی کی تیئن واسطے بندوں اپنی کی ہر آئینہ فساد کرتے

شعر ماذا اخاضک یا مغرور فی الخطر حتی هلکت فلیت النمل

کس چیز نے بیچ اندیشہ باطل کے ڈالا تیری تیئن ای مغرور تا کہ ہلاک ہو تو پس کاش کہ چیونٹے

لم یطر **رباعی** سفله چو جاه آمد و سیم و زرش سیلی خواهد بضرورت

نہ اوڑتے کمینہ جو مرتبہ پایا اور چاندی اور سونا اوسکو گردنی چاہیے ساتھ ضرورت کے

سرش آن نشنیدی که فلاطون چه گفت مور همان به که نباشد پرش

سر اوسکا وہ نہیں سنا تو نے کہ فلاطون نے کیا کہا چیونٹی وہی بہتر کہ نہوں پر اوسکے

حکمت پدر را عسل بسیارست ولیکن پسر گرمی دارست **فرد** آنکس که توانگرت

باپ کی تئین شہد بہت ہے اور لیکن بیٹا گرمی دار ہے وہ شخص کہ توانگر تیری تئین

نمیگرداند او مصلحت تو از تو بہتر داند **حکایت** اعرابی را دیدم در حلقۂ

نہین کرتا ہی وہ مصلحت تیری تجھسے بہتر جانتا ہے ایک عرب کی رہنے والی کی تئین دیکھا مینے بیچ حلقے

جوہریان بصره که حکایت میکرد که وقتی در بیابان راه گم کرده بودم و از زاد معنی

جوہریون بصری کی رہنے والے کی کہ حکایت کرتا تھا کہ ایکوقت بیچ جنگل کے راہ گم کی تھی مین نے اور خرچ سفر سے

چیزی با من نمانده دل بر هلاک نهاده که ناگاه کیسۂ یافتم پر از مروارید هرگز آن

کوئی چیز پاس میری نہ ہے دل اوپر ہلاک کے رکھا کہ یکایک ایک تھیلے پائی مین نے بھری ہوئی موتیون سے ہرگز

ذوق و شادی فراموش نکنم که پنداشتم که گندم بریانست باز آن تلخی و نومیدی

مزا اور خوشی سے بھولتا نہین کہ جانا مین نے کہ گیہون بھنے ہوئے ہین پھر وہ تلخی اور نومیدی

که معلوم کردم که مرواریدست **قطعه** در بیابان خشک و ریگ روان تشنه را در

کہ معلوم کی مین نے کہ موتی ہین بیچ جنگل خشک اور ریگ روان کے پیاسے کی تئین بیچ

دهان چه در چه صدف مرد بی توشه کاوفتاد از پای بر کمربند او چه زر چه خزف

منہ کے کیا موتی کیا سیپی مرد بے اسباب کہ گرا پانو سے اوپر کمربند اوسکے کے کیا سونا کیا ٹھیکری

حکایت یکی از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت **شعر**

ایک عرب کے رہنے والون سے بیچ ایک جنگل کے نہایت پیاس سے کہتا تھا

یا لیت قبل منیتی یوما افوز بمنیتی نهر تلاطم رکبتی واظل املا قربتی

اے کاش کہ پہلے موت اپنی سے ایک دن مین پہنچ جاتا اپنی مراد کو نہر کہ پانی اوسکا میرے زانون تک پہنچے اور مشک بھرا رہا کرے

حکایت همچنان درویشی در قاع بسیط گم شده و قوت و قوتش نمانده

ویسے ہی ایک فقیر بیچ ایک جنگل کے گم ہوا کھانا اور قوت اوسکی نہ رہی

درمی چند داشت بسیار بگردید و ره بجائی نبرد بسختی هلاک شد و طائفۂ برسیدند

درم کتنے ایک رکھتا تھا بہت پھرا اور راہ کہین نہ پایا پس ساتھ سختی کے مر گیا اور ایک گروہ نے پہنچا

درمها دید بندش پیش روی نهاده و بر خاک نبشته **قطعه** گر همه زر جعفری دارد

درم دیکھے اوسکے آگے منہ کے رکھے اور اوپر خاک کے لکھا ہوا اگر تمام زر جعفری رکھے

مرد بی توشه بر نگیرد گام + در بیابان فقیر سوخته را + شلغم پخته به که نقره خام

مرد بغیر توشہ نہیں اوٹھاتا ہی جادہ گام بیچ جنگل کے فقیر ہوکے کی تئیں شلغم پکا بہتر ہے نقرہ خام سے

حکایت هرگز از دور زمان ننالیده ام و روی از گردش ایام درهم نکشیده

ہرگز گردش زمانہ سے نہیں شکوہ کیا ہے میں نی اور منہ گردش زمانہ سے درہم نہ کھینچا

مگر وقتیکه پایم برهنه بود و استطاعت پای پوشی نداشتم بجامع کوفه درآمدم

مگر اوس وقت کہ پاؤن میرے ننگے تھے اور طاقت جوتی پہننے کی نہ رکھتا تھا میں بیچ مسجد کوفہ کی آیا میں

دلتنگ یکی را دیدم که پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بی کفشی

دلتنگ ایک کی تئیں دیکھا میں نی کہ پاؤن نہ رکھتا تھا شکر نعمت خدا کا بجا لایا میں اور اوپر بے جوتی ہونے کے

صبر کردم **قطعه** مرغ بریان بچشم مردم سیر + کمتر از برگ تره بر خوانست

صبر کیا میں نے مرغ بھونا ہوا بیچ آنکھ مرد آسودہ کے کمتر ہے پتے ساگ کی سے اوپر خوان کے ہے

وانکه را دستگاه و قدرت نیست + شلغم پخته مرغ بریانست **حکایت**

اور جسے کسی کی تئیں مقدور اور قدرت نہیں ہے شلغم پکا ہوا مرغ بھونا ہوا ہے

یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتاد

ایک بادشاہوں سے ساتھ تن کتنے کے خاصوں کے بیچ ایک شکارگاہ کی جاڑے میں عمارت سی دور پڑا

تا شب درآمد خانه دهقانی را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما

تو رات ہوئی گھر ایک زمیندار کی تئیں دیکھا بادشاہ نے کہا رات کو اوس جگہ جاویں ہم تو شدت جاڑے کی

نباشد یکی از وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاهان نباشد بخانه دهقانی رکیک

نہ ہووے ایک نے وزیروں سے کہا لائق مرتبہ بلند بادشاہوں کے نہ ہووے بیچ گھر ایک زمیندار کنگال کے

التجا کردن هم اینجا خیمه زنیم و آتش کنند دهقان را خبر شد ماحضری که داشت

التجا لیجانا بہتر ہے اس جگہ خیمہ ماریں ہم اور آگ لوگ روشن کریں گنوار کی تئیں خبر ہوئی جو چیز کہ موجود تھی

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر نازل

درست کیا اور آگے لایا اور زمین چومی اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ کا ساتھ اس مرتبہ کم کے نیچے آنیوالا

نشدی لیکن نخواستند که قدر دهقان بلند شود سلطان را این سخن گفتن مطبوع آمد شبانگه

نہ ہوتا ولیکن مشیروں نے نہ چاہا کہ مرتبہ گانوں والی کا بلند ہو بادشاہ کی تئیں بات کہنا اوسکا پسند آیا شام کے وقت

بمنزل او نقل کردند بدادنش خلعت و نعمت فرمود شنیدمش که قدمی چند در رکاب

بیچ گھر اوسکی کے کوچ کیا حکم کیا دینے کو اوسکو خلعت اور نعمت دیا سنا اوسکو کہ قدم کتنے ایک بیچ سواری کے

سلطان بود و میگفت **قطعه** ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم ÷ از التفات

بادشاہ کی تھا اور کہتا تھا مرتبے اور دبدبے بادشاہ کے سے نہوا کچھ کم مہربانی سے

بمهمانسرای دهقانی ÷ کلاه گوشهٔ دهقان بآفتاب رسید ÷ که سایه بر سرش انداخت

بیچ مہمانسرائے ایک زمیندار کے بلکہ ٹوپی کا گوشہ زمیندار کا پہونچا اوپر آفتاب کے کہ سایہ اوپر سر اوسکے کے ڈالا

چون تو سلطانی **حکایت** گدائی هول را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته

تجھ جیسے بادشاہ نے ایک فقیر خوفناک کی تئیں نقل کرتے ہیں کہ دولت بہت جمع کی

بود یکی از پادشاهان گفتش همی نمایند که مال بیکران داری و ما را مهمی است اگر برخی

تھی ایک نے پادشاہوں سے کہا اوسکو لوگ ظاہر کرتے ہیں کہ مال بہت رکھتا ہے تو اور ہمارے تئیں ایک کام ہے اگر

از آن دستگیری کنی چون ارتفاع رسد وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند

اوس مال سے مدد کرے تو جو فائدہ پہونچے گا دیا جائیگا اور شکر کہا جائیگا کہا اوسنے اے صاحب

روی زمین لایق قدر بزرگوار پادشاه نباشد دست همت بمال چون من گدائی

روے زمین کے لائق مرتبے بزرگ بادشاہ کے نہو دے ہاتھ ارادے کا بیچ مال مجھ ایسے فقیر کے

آلوده کردن که جو جو بگدائی فراهم آورده ام گفت غم نیست که بکافر میدهم الخبیثات

آلودہ کرنا کہ ذرہ ذرہ ساتھ بھیک مانگنے کے جمع کیا میں نے کہا غم نہیں ہے کہ کافر کو دیتا ہوں خبیث چیزیں

للخبیثین **شعر** گر آب چاه نصرانی نه پاکست ÷ جهود مرده میشوئی چه باکست

واسطے پلیدوں کے لائق ہیں جو پانی کنوئیں نصرانی کا نہیں پاک ہے یہودی مردے کو دھوتا ہے کیا ڈر ہے

گفت گوگرد پارسی خواهم بردن بچین که شنیدم که قیمتی عظیم دارد و کاسه چینی

کہا گندہک فارس کی چاہتا ہوں میں لیجانا بیچ چین کے کہ سنا میں نے کہ قیمت بڑی رکھتی ہے اور برتن چینی کے

بروم آرم و دیبای رومی بہند و پولاد ہندی بحلب و آبگینہ حلبی بیمن و برد

بیچ روم کے لاؤں اور کپڑے روم کے بیچ ہند کی اور فولاد ہند کا بیچ شہر حلب کی اور شیشہ حلب کا بیچ یمن کے اور چادر

یمانی بپارس و ازان پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین مالیخولیا

یمن کی بیچ فارس کے اور پیچھے اسکے چھوڑنا سفر کا کروں میں اور بیچ ایک دکان کے بیٹھوں میں انصاف اس بکواس سے

چندان فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی تو ہم سخنی

اتنا کہا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اوسکو نہ رہی کہا ای سعدی تو بھی ایک بات

بگوی ازانہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرای غور

کہہ اون باتوں سے کہ دیکھا ہی تونے یا سنی ہی تونے کہا میں نے وہ سنا ہی تونے کہ بیچ جنگل غور کے

بار سالاری بیفتاد از ستور + گفت چشم تنگ دنیادار را + یا قناعت

اسباب ایک سردار کا گر پڑا گدہے سے کہا کہ آنکھ حریص دنیا دار کے تئیں یا قناعت

پر کند یا خاک گور حکایت مالداری را شنیدم کہ ببخل اندر چنان

بھرتی ہی یا خاک قبر کی ایک مالدار کی تئیں سنا میں نے کہ بیچ بخیلی کے ایسا

معروف بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بنعمت دنیا آراستہ و خست

معروف تہا کہ حاتم طائی بیچ بخشش کے ظاہر حال اوسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور کنجوسی

نفس جبلی ہمچنان در وی متمکن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بجانی ندادی

ذات کی ایسی بیچ اوسکے قرار پکڑے ہوے تہی تو اس جگہ تک پہنچی کہ ایک روٹی کو ہاتھ سے [illegible]

و گربہ ابوہریرہ را بلقمہ ننواختی و سگ اصحاب کہف را استخوانی نینداختی

اور بلی ابوہریرہ کی تئیں ساتھ ایک لقمہ کی سرفراز نہ کرتا اور کتے اصحاب کہف کی تئیں ایک ہڈی نہ ڈالتا

فی الجملہ خانہ او را کس ندیدی در گشادہ و سفرہ او را سر گشادہ درویش بجز بو

حاصل کلام گھر اوسکے کی تئیں کوئی نہ دیکھتا دروازہ کھولا اور دسترخوان اوسکی کی تئیں کھولا ہوا فقیر سوای بو

را حکایت کنند که از دور مخالف بفغان آمده بود و حلق فراخ از دست تنگ بجان

تئیں نقل کرتے ہیں کہ زمانہ مخالف سے بیچ فریاد کے آیا تھا اور حلق فراخ مفلسی سے عاجز

رسیده شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست که عزم سفر دارم مگر بقوت بازو

ہوا گلہ آگے باپ کے لیگیا اور اجازت چاہی کہ ارادہ سفر کا رکھتا ہوں مگر ساتھ قوت بازو کے

دامن کامی فراچنگ آرم که بزرگان گفته اند **بیت** فضل و هنر ضایع است تا ننمایند

دامن مقصد کا بیچ چنگل کے لاؤں کہ بزرگوں نے کہا ہے بزرگی اور ہنر ضایع ہے جبتک نہ دکھلاویں

عود بر آتش نهند و مشک بسایند + پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای

عود اوپر آگ کے رکھیں مشک گھسیں باپ نے کہا اے لڑکے خیال مشکل سر سے باہر کر اور پیر

قناعت در دامن سلامت کش که خردمندان گفته اند دولت نه بکوشیدن است

صبر کا بیچ دامن سلامت کے کھینچ کہ عقلمندوں نے کہا ہے دولت نہ ساتھ کوشش کرنیکے ہے

چاره کم جوشیدن است **شعر** کس نتواند گرفت دامن دولت بزور + کوشش بی فایده است

علاج کم جوش کرنا ہے کوئی نہ سکے پکڑنا دامن دولت کا ساتھ زور کے کوشش بے فائدہ ہے

وسمه بر ابروی کور + **فرد** اگر بهر سر مویت دو صد خرد باشد + خرد بکار نیاید چو بخت

خضاب اوپر بھون اندھے کے اگر بیچ ہر بال تیرے کے دو سو عقل ہووین عقل بیچ کام کی نہ آوے جب نصیب

بد باشد + پسر گفت ای پدر فواید سفر بسیار است از نزهت خاطر و جر منافع و دیدن عجایب

برے ہووے لڑکے نے کہا اے باپ فائدے سفر کے بہت ہیں تازگی خاطر کی اور کھینچنا فائدوں اور دیکھنا عجائبات

و شنیدن غرایب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاه و ادب و مزید مال و مکسب

اور سننا نادرات اور سیر شہروں کی اور ہمنشینی دوستوں کی اور حاصل کرنا مرتبہ اور ادب اور زیادتی مال اور سیکھنا

و معرفت یاران و تجربت روزگار چنانکه سالکان طریقت گفته اند **رباعی** تا بدکان

اور معرفت یاروں کے اور آزمائی زمانے کی جیسا کہ چلنے والوں راہ طریقت نے کہا ہے جبتک بیچ دکان

خانه در گروی + هرگز ای خام آدمی نشوی + برو اندر جهان تفرج کن + پیش از آن روز کز جهان

گھر کی گروی ہی تو ہرگز اے کچے آدمی نہووے تو جا بیچ جہان کے خوشی کر آگے اوس دن کے کہ جہان سے

برومی پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین که تو گفتی بیشمارست ولیکن مسلم پنج طایفه
جواب دیا باپ نے کہا اے بیٹے فائدے سفر کے جیسا کہ کہا تو نے بیحد ہین ولیکن مسلم ہے پانچ گروہ کی

راست نخستین بازرگانی را که با وجود نعمت و مکنت غلامان و کنیزکان دارد و
پہلی سوداگر کی تئین کہ باوجود نعمت اور مال کی اور غلاموں اور لونڈیوں اور

شاگردان چابک هر روز بشهری و هر شب بمقامی و هر دم بتفرجگاهی از نعیم دنیا
سپاہیوں چالاک رکہے ہر روز بیچ ایک شہر کے اور ہر رات کو بیچ ایک مقام کی اور ہر دم بیچ ایک تماشے کی جگہ کے

متمتع قطعه منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست + هر جا که رفت خیمه زد و بارگاه
برخورداری پایا گیا دولتمند بیچ پہاڑ اور میدان اور جنگل کی مسافر نہیں ہے جہاں کہیں کہ گیا خیمہ مارا اور بارگاہ

ساخت + وان را که بر مراد جهان نیست دسترس + در زاد و بوم خویش غریبست
بنائے اور اوس شخص کی تئین کہ اوپر مراد جہان کی نہین ہے دسترس بیچ وطن اپنی کی غریب ہے

و ناشناخت + دوم عالمی که بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایه بلاغت هر جا که رود
اور بے پہچان دوسری عالم کہ ساتھ گویائی شیرین اور قوت فصاحت کے اور پونجی بلاغت کے جہاں کہیں کہ جاوے

بخدمتش اقدام نمایند و اکرام کنند قطعه وجود مردم دانا مثال زر طلاست
بیچ خدمت اوسکی کی پیش آنا کریں اور تعظیم کرین وجود آدمی عقلمند کا مانند سونے کے ہے

که هر کجا که رود قدر و قیمتش دانند + بزرگزاده نادان بشهروا ماند + که در دیار غریبش
کہ جس جگہ کہ جاوے مرتبہ اور قیمت اوسکی جانین بڑے آدمی کا لڑکا نادان بیچ شہر کے عاجز رہا کہ بیچ شہر پردیس کی اوسکو

بهیچ نستانند + سوم خوبروی که درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند که بزرگان گفته اند
ساتھ کسی چیز کی نہ لین تیسرا خوبصورت کہ دل صاحبدلوں کا واسطی ملاقات اوسکے خواہش کرے کہ بزرگوں نے کہا ہے

اندکی جمال به از بسیاری مال و گویند روی زیبا مرهم دلهای خسته است و کلید درهای بسته
تھوڑا جمال بہتر بہت مال سے اور کہتے ہین کہ صورت اچھی مرہم دلوں زخمی کا ہے اور کنجی دروازوں بند کی

لاجرم صحبت او همه جای غنیمت شناسند قطعه شاهد آنجا که رود عزت و حرمت بیند
خواہ مخواہ صحبت اوسکی سب جگہ غنیمت جانتے ہین معشوق جس جگہ کہ جاوے حرمت اور عزت دیکھے

در برابر نهادند بقیه پرهای طاوس در اوراق مصاحف دیدم گفتم این

اور جو انکال دین عصی سے اوسکو باپ اور ماں اور رشتہ دار پر مور کا بیچ ورقون مصحفون کے دیکھا مین نے کہا مین ایہہ

منزلت از قدر تو می‌بینم بیش + گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد + هر کجا پای

مرتبہ انکی قدر سے دیکھتا ہون زیادہ کہا چپ رہ کہ جو کوئی کہ ایک صورت رکھتا ہی جہان کہین پانون

نهد دست ارادتش پیش دارند قطعه چون در پسری موافقت و دلبری بود + اندیشه نیست

رکھی ہاتہ رکھین اوسکے آگے جو لڑکے مین اتفاق کرنا اور دل لیجانا ہووی اندیشہ نہین ہے

گر پدر از وی بری بود + او جوهر است گو صدفش در میان مباش + در یتیم را همه کس مشتری

جو باپ اوس سے بیزار ہووے وہ جوہر ہے کہہ اوسکا سیپ مت رہ موتی بیمانندی ہمین سبکوئی خریدار

بود + چهارم خوش آوازی که بحنجره داودی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس

ہووی چوتھے خوش آواز کہ ساتہ حلق داود علیہ السلام کی کہ پانی چلنے سی اور چڑیان اوڑنی سی باز رکھے پس

بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند

ساتہ وسیلے اوس بزرگی کے دل مشتاقون کا شکار کرے اور صاحب معنی واسطے ہمنشینی اوسکے کی رغبت کرین

و بانواع خدمت کنند شعر سَمْعِي اِلَى حُسْنِ الْاَغَانِيْ + مَنْ ذَا الَّذِيْ

اور ساتہ طرح طرح کے خدمت کرین کان میرا طرف خوبی راگ گانیوالونکی وہ شخص کہ

جَسَّ الْمَثَانِيْ قطعه چه خوش باشد آواز نرم حزین + بگوش حریفان مست صبوح

بجاتا ہی دو تاری کی تانین کیا خوب ہووی آواز نرم دردناک کا بیچ کانون یارون مست شراب صبح کے

به از روی زیباست آواز خوش + که این حظ نفس است و آن قوت روح + یا کمینه پیشه

بہتر منہ اچھی سی ہی آواز اچھی کہ یہ خوشی نفس کی ہی اور وہ غذا روح کی یا کمترین پیشہ ور

که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبروی از بهر لقمه ریخته نگردد چنانکه بزرگان گفته اند

کہ ساتہ کوشش بازو کی روزینہ حاصل کرے تا آبرو واسطے لقمہ کے ضائع نہووی جیسا کہ بزرگون نے کہا ہے

قطعه گر بغریبی رود از شهر خویش + سختی و محنت نبرد پینه‌دوز + ور بخرابی فتد از ملک

جو ساتہ غریبی کے جاوی شہر اپنے سی سختی اور محنت نہ لیجاوی جوتا سینے والا اور جو ساتہ خرابی کی پڑی ملک

خویش گرسنه خسپد ملک نیمروز + چنین صفتها که بیان کردم ای پدر در سفر موجب جمعیت

اپنے سے بھوکا سووی بادشاہ نیمروز کا ایسی تعریفین کہ بیان کی مین نے اے باپ بیچ سفر کی سبب جمعیت

خاطرست و داعیه طیب عیش و آنکه ازین جمله بی بهره است بخیال باطل در جهان میرود

خاطر کا ہے اور باعث خوشی زندگانی کا اور یہ کہ ان سب سے بی نصیب ہے ساتھ خیال باطل کی جہان مین پھرتا ہے

و دیگرکسش نام و نشان نشنود قطعه آنکه گردش گیتی بکین او برخاست بغیر مصلحتش

اور دوسرا کوئی اوسکا نام اور نشان نہ سنے وہ شخص کہ گردش دنیا کی دشمنی اوسکی کی اوٹھے بغیر مصلحت

رهبری کند ایام + کبوتری که دگر آشیان نخواهد دید + قضا همی بردش تا بسوی دانه و

راہ دکھلاتا ہے زمانہ اوس کبوتر کو کہ اور آشیانہ نہ دیکھیگا قضا لیجاتی ہی اوسکو طرف دانے اور

دام + پسر گفت ای پدر قول حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته اند رزق اگرچه مقسوم

جال کے لڑکے نے کہا ای باپ قول حکیموں کی ہتیں کیونکر خلاف کرون کہ کہا ہی رزق اگرچہ قسمت کیا گیا ہے

است باسباب حصول آن تعلق شرطست و بلا اگرچه مقدرست از ابواب دخول آن حذر کردن

ساتھ اسباب حاصل ہونی اوسکے کی تعلق شرط ہی اور بلا اگرچہ تقدیر کی گئی ہی مقدمون داخل ہونی سے اوسکی بچنا

واجب + قطعه رزق اگرچند بیگمان برسد + شرط عقلست جستن از درها + ورچه کس

واجب ہے رزق اگرچہ کتنے بے شبہہ پہنچے شرط عقل کی ہی ڈھونڈھنا دروازون سے اگرچہ کوئی شخص

بی اجل نخواهد مرد + تو مرو در دهان اژدرها + درین صورت که منم با پیل دمان بزنم و با شیر

بی موت نہ مریگا تو مت جا بیچ منہ اژدہی کے بیچ اس صورت کہ مین ساتھ ہاتھی دونیوالیکی مارون

ژیان پنجه درافگنم پس مصلحت آنست ای پدر که سفر کنم کزین بیش طاقت بینوائی

درندہ کی پنجہ کرون مین بلکہ مصلحت وہ ہے ای باپ کہ سفر کرون مین کہ اس سی آگی طاقت بی سامانی کی

نمی آرم قطعه چون مرد درفتاد ز جای و مقام خویش + دیگر چه غم خورد همه آفاق

نہیں لا سکتا ہون مین جو مرد گرا جگہ اور مقام اپنے سے دوسرے کیا غم کہاوی تمام دنیا

جای اوست + شب هر توانگری بسرائی همی روند + درویش هر کجا که شب آمد سرای او

جگہ اوسکی ہے رات کو تمام دولتمند ہر ایک سرای کی جاتی ہین فقیر کو جہان کہین کہ رات آئی گھر اوسکا ہے

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همی گفت

یہ کہا اور باپ کی تئین رخصت کیا اور ہمت چاہی اور روانہ ہوا اور دل اپنے سے کہتا تھا

شعر هنرور چو بختش نباشد بکام ٭ بجائی رود کش ندانند نام ٭ تا برسید بر کنار

ہنرمند جو نصیب اوسکا نہیں دیتا کام اوسکا جہان کہیں جائے کوئی اوسکا نام نہ جانے یہانتک پہنچا اوپر کنارے

آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و خروش بفرسنگ میرفت بیت

پانی کے کہ پتھر صدمے سے اوسکے اوپر پتھر کے آتا تھا اور شور اوسکا کوسون تک جاتا تھا

سهمگین آبی که مرغابی درو ایمن نبودی ٭ کمترین موج آسیا سنگ از کنارش

دہشتناک وہ دریا کہ مرغابی بیچ اوسکے بیڈر نہیں ہوتی تھی چھوٹی سی لہر اوسکی چکی کا پتھر کنارے سے اوسکے

در ربودی گروهی مردمان دید هر یک بقراضه در معبر نشسته و رخت سفر بسته

لیجاتی تھی ایک گروہ آدمی کی تئین دیکھا ہر ایک ساتھ ریزہ زر کے بیچ گذر کشتی کے بیٹھے ہوئے اور اسباب سفر کا باندھے

جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا بگشود چندانکه زاری کرد یاری نکردند

جوان کی تئین ہاتھ بخشش کا بندھا تھا زبان تعریف کی کھولی جتنا گڑگڑایا دستگیری نہ کی

ملاح بی مروت ازو بخنده برگردید و گفت شعر بی زر نتوانی که کنی بر کس زور ٭ ور زر

ملاح بیمروت اوس سے ساتھ ہنسنے کے پھرا اور کہا بے زر نہیں سکتا ہے کہ کرے تو اوپر کسیکے زور اور جو زر

داری بزور محتاج نه ٭ شعر زر نداری نتوان رفت بزور از دریا ٭ زور ده مرد

رکھتا ہے تو ساتھ زور کے محتاج نہیں ہے تو زر نہیں رکھتا ہے تو نہ سکیگا جانا ساتھ زور کے دریا سے زور دس مرد کا

چه باشد زر یکمرد بیار ٭ جوان را دل از طعنه ملاح بهم برآمد خواست که ازو انتقامی کشد

کیس کام آوی زر ایکمرد کا لاو جوان کی تئین دل طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اوس سے ایک بدلا کھینچے

کشتی رفته بود آواز داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ

کشتی گئی تھی آواز دی اور کہا جو ساتھ اس ایک جامے کے کہ پہنے ہوں میں قناعت کرے تو افسوس

نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید بیت بدوزد شره دیده هوشمند ٭ در آرد

نہیں ہے ملاح نے طمع کی اور کشتی پھر پھیری سیتی ہے حرص دیدہ ہوشمند کے لاتی ہے

طمع مرغ و ماهی نبندد چندانکه ریش و گریبانش بدست جوان ملاح افتاد و بخود درکشید

طمع مرغ اور مچھلی کی نہیں باندھتی یہانتک کہ داڑھی اور گریبان اوسکا بیچ ہاتھ جوان ملاح کے پڑا اوسنے طرف اپنے کھینچا

و بیمحابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد که پشتی کند همچنین درشتی دید پشت بگردانید

اور بے ملاحظہ ٹھوکا یار اوسکا کشتی سے باہر آیا کہ مدد کرے ایسی ہی سختی دیکھی پیٹھ پھیری

جز آن چاره ندیدند که با او مصالحت کنند و باجرت کشتی مسامحت نمایند

سوای اسکے علاج نہ دیکھا کہ ساتھ اوسکے صلح کرنیکی خواہش کریں اور مزدوری کشتی کی نہ لیں

چو پرخاش بینی تحمل بیار ‌ ‌ ‌ که سهلی ببندد در کارزار

جب لڑائی دیکھے تو تحمل لا ‌ ‌ ‌ کہ سہج باندھتا ہے دروازہ لڑائی کا

بشیرین زبانی و لطف و خوشی ‌ ‌ ‌ توانی که پیلی بمویی کشی

ساتھ شیرین زبانی اور مہربانی اور خوشی کے ‌ ‌ ‌ سکے تو کہ ایک ہاتھی کو ساتھ ایک بال کی کھینچے تو

لطافت کن آنجا که بینی ستیز ‌ ‌ ‌ نبرد قز نرم را تیغ تیز

نرمی کر اوس جگہ کہ دیکھے تو لڑائی ‌ ‌ ‌ نہ کاٹیگی ریشم نرم کو تلوار تیز

بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسه چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی در آوردند

واسطے عذر گذشتہ کے بیچ قدموں اوسکے گرے اور بوسے کتنے ساتھ دشمنی کے اوپر سر اور آنکھ اوسکے دیے پس بیچ کشتی کے لائے

و روان شدند تا برسیدند بستونی از عمارت یونان در آب ایستاده ملاح گفت کشتی را خللی

اور روانہ ہوئے تو پہنچے برابر ایک ستون کے عمارت یونان سے کہ بیچ پانی کے نصب تھا ملاح نے کہا کشتی میں ایک خلل

هست یکی از شما که زورآورتر است باید که برین ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم

ہے ایک تم میں سے کہ زور آور زیادہ ہو وہی چاہیے کہ اوپر اس ستون کے جاوے اور رسی کشتی کی پکڑے تو مرمت کریں

جوان بغرور دلاوری که در سر داشت از خصم آزرده نیندیشید و قول حکما که گفته اند هر کرا

جوان نے ساتھ غرور دلاوری کے کہ بیچ سر کے رکھتا تھا دشمن آزردہ خاطر سے نہ اندیشہ کیا اور قول حکیموں کا کہ کہا ہے جس کسی کو

رنجی بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت برسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن

رنج بیچ دل کے پہنچایا تو نے اگر پیچھے اوسکے سو خوشی پہنچاوے تو بدلے اوس ایک رنج کے بے خوف

مباش که پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند چه خوش گفت بکتاش با خیلتاش

مت ہو کہ گانسی تیر کی گھاؤ سے باہر آوے اور آزار بیچ دل کے رہے ‌ ‌ ‌ کیا خوب کہا بکتاش نے ساتھ صاحب سپاہ کے

چو دشمن خستی ایمن مباش قطعه مشو ایمن که تنگدل گردی چون ز دستت
جو دشمن کو رنجیدہ کیا تو بیخوف مت ہو مت ہو بیخبر کہ تنگدل ... تیرے ہاتھ سے

دلی به تنگ آید سنگ بر باره حصار مزن که بود کز حصار سنگ آید چندانکه مقدور
کوئی دل تنگ ہووے پتھر اوپر دیوار قلعہ کی مت مار کہ ہوتا ہے کہ قلعہ سے پتھر آوے جہاں تک کہ

کشتی بساعد بسیار بالای ستون رفت ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند
کشتی کی اوپر سے ... اور اوپر ستون کے گیا ملاح نے باگ یعنی رسّے ہاتھ سے ... اور کشتی ہکائی

بیچاره متحیر بماند روزی دو بلا و محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و در آب
بیچارہ حیرت کیا رہا روز دو بلا اور محنت کھینچے اور سختی دیکھے تیسرے دن نیند نے گریبان اوسکا پکڑا اور بیچ پانی کے

انداخت بعد از شبانروزی دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقی مانده بود برگ درختان خوردن
ڈالا بعد ایک رات دن دوسرے کے اور پر کنارے پڑا زندگی اوسکی سے ایک تھوڑی جان باقی رہی تھی پتے درختوں کے کھاتا

گرفت و بیخ گیاهان برآوردن تا اندکی قوت یافت سر در بیابان نهاد و برفت تا تشنه
پکڑا اور جڑ گھاسوں کی نکالنا لگا یہاں تک تو تھوڑی سی قوت پائے سر بیچ جنگل کے رکھا اور جاتا تھا یہاں تک چلا کہ

و بیطاقت شد بر سر چاهی رسید قومی بر او گرد آمده شربتی آب به پشیزی همی آشامیدند
اور بے طاقت ہوا اوپر سر ایک کنوئیں کی پہنچا اوس حال میں کہ ایک قوم اوپر اوسکی جمع ... شربت پانی کا ساتھ ایک پیسے کے

جوان را پشیزی نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز
جوان کی تئیں ایک کوڑی بھی نہ تھی طلب کیا اور بیچارگی ظاہر کی مہربانی نہ لائے ہاتھ ظلم کا دراز

کرد میسر نشد چندی را فروکوفت مردان غلبه کردند و بی محابا بزدند مجروح شد قطعه
کیا میسر نہ ہوتا تھا کتنوں کی تئیں ٹھونکا مردوں نے غلبہ کیا اور بیمحابا مارا اوسکو بدن پھوٹ گیا

پشه چو پر شد بزند پیل را با همه مردی و صلابت که اوست مورچگان را چو بود اتفاق
مچھر جو متفق ہوں مارتے ہیں ہاتھی کی تئیں باوجود تمام مردی اور دبدبہ کی کہ وہ ہے چیونٹیوں کی تئیں جو ہووے اتفاق

شیر ژیان را بدرانند پوست بحکم ضرورت در پی کاروانی افتاد و برفت شبانگه برسیدند بمقامیکه
شیر غصہ ور کی تئیں پھاڑ ڈالیں چمڑا ساتھ حکم ضرورت کی پیچھے قافلے کے پڑا اور گیا رات کے وقت پہنچے بیچ اوس جگہ کے

از دزدان بر خطر بود کاروانیان را دید لرزه بر اندام افتاده و دل بر ہلاک نہادہ گفت

چوروں سے خطرناک تھا قافلے والوں نے اس کو دیکھا کانپنا اور بدن کی پڑا اور دل دھرا ہلاک کی پر کہا

اندیشہ مدارید کہ درین میان یکی منم کہ بتنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جوانان

اندیشہ نہ کرو کہ بیچ اس درمیان کے ایک میں ہوں کہ اکیلے پچاس آدمی کی تئیں جواب کہوں اور دوسرے جوان

یاری کنند این بگفت و مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی

مدد کرین کہا اور آدمی قافلے کی ساتھ گپ کی اوسکے قوی دل ہوے اور ساتھ صحبت اوسکی کی خوشی

کردند و بزاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معدہ بالا گرفتہ بود

کی اور کھانے اور پینے کی مدد واجب جانتے جوان کی تئیں آگ پیٹ کی نے بلندی پکڑی تھی

و عنان طاقت از دست رفتہ لقمہ چند از سر اشتہا تناول کرد و دمی چند آب در سر آن

اور باگ طاقت کی ہاتھ سے گئے تھے کتنے سر بھوک سے کھایا کیے اور ایک دم کتنے پانی بیچ اوس کی

تا دیو درونش بیارامید و بخفت پیرمردی جہاندیدہ در آن کاروان

تا دیو بیچ اوسکے نے آرام کیا اور سو رہا ایک پیر مرد جہان دیدہ بیچ اوس قافلے کے

بود گفت ای جماعت من ازین بدرقہ شما اندیشناکم بیش از آنکہ از دزدان چنانکہ

تھا کہا اے گروہ میں اس راہبر تمہاری سے اندیشہ کرنیوالا ہوں تئیں زیادہ اوس سے کہ چوروں سے جیسا

حکایت کنند عربی را درمی چند گرد آمدہ بود و بشب از تشویش لوریان در خانہ

نقل کرتے ہیں ایک غریب کی تئیں درم کتنے جمع آگئے تھے اور رات کو فکر اور پریشانی لوریوں کی سے بیچ گھر کے

تنہا خفتی یکی را از دوستان پیش خود خواند تا وحشت تنہائی بدیدار وی منصرف

تنہا سوتا تھا ایک کی تئیں دوستوں سے نزدیک اپنے بلایا تو وحشت تنہائی کی بسبب دیدار اوسکے کے پھیرتا

کند شبی چند در صحبت او بود چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد

کرے رات کتنی بیچ صحبت اوسکے کی تھا یہاں تک کہ اوپر درموں اوسکے کے وقوف پایا لیگیا اور کھایا اور سفر کیا

بامدادان دیدند عرب را گریان و عریان کسی گفت حال چیست مگر آن درمہای ترا

صبح کو دیکھا غریب کو روتے ہوئے اور ننگا کسو نے کہا حال کیا ہے شاید اون درموں تیرے کی تئیں

حالش پریشان پرسید از کجائی و بدین جایگه چون افتادی جئی زانچه بسر او رفته
حال اوسکی پریشان پوچھا کہاں کا رہنے والا ہی تو اور بیچ اس جگہ کے کیونکر پڑا تو ایک تھوڑا سا جو کچھ اوپر سر اوسکی گذرا

بود اعادت کرد ملکزاده را بر حال تباه او رحمت آمد و خلعت و نعمت فرمود و معتمدی را
تھا پھر کہنا شروع کیا بادشاہزادی کو تئیں اوپر حال تباہ اوسکے کے مہربانی آئی اور خلعت اور نعمت دی اور ایک صاحب اعتبار

باوی بفرستاد تا بشهر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت
ساتھ اوسکے بہیجا تئیں بیچ شہر اپنے کے پھر آیا باپ نی دیکھنے اوسکے سے خوشی کی اور اوپر سلامت

حالش شکر گفت شبانگه از آنچه بر سر او رفته بود از حالت کشتی و جور ملاح و جفای
حال اوسکے کے شکر کہا رات کے وقت جو کچھ اوپر سر اوسکے کی گیا تھا حالت کشتی اور ظلم ملاح اور سختی

روستائیان بر سر چاه و غدر کاروانیان در راه با پدر بگفت پدر گفت ای پسر
دہقانیوں کے سے اوپر سر کنوئیں کے اور بیوفائی اہل قافلہ کی بیچ راہ کی ساتھ باپ کے کہتا تھا باپ نے کہا ای بیٹے

نگفتمت هنگام رفتن که تهیدستان را دست دلیری بسته است و پنجهٔ شیری شکسته
نہ کہا تھا میں نے تجھکو وقت جانیکے کہ مفلسوں کے تئیں ہاتھ دلیری کا بندہا ہے اور پنجہ شیری کا ٹوٹا

شعر چه خوش گفت آن تهیدست سلحشور + جوی زر بهتر از پنجاه من زور +
کیا خوب کہا اوس مفلس سپاہی نے ایک جو زر کا بہتر ہے پچاس من زور سے

پسر گفت ای پدر هر آینه تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر ننهی بر دشمن ظفر نیابی
بیٹے نے کہا تحقیق یہی کہ جبتک رنج نہ کہینچے تو گنج نہ اوٹہاوی تو اور جبتک جان بیچ خطر کی نہ رکہے تو اوپر دشمن کے فتح

و تا دانه پریشان نکنی خرمن برنگیری نبینی باندک مایه رنجی که بردم چه تحصیل راحت
اور جبتک دانہ پریشان نکری خرمن نہ اوٹہاوی تو نہ دیکہا تو نی کہ ساتھ تہوڑی ایک رنج کی کہ اٹہایا میں کیا حاصل کرنا

کردم و به نیشی که خوردم چه مایه عسل آوردم بیت گرچه بیرون ز رزق نتوان خورد
کیا میں نے اور ساتھ ایک ڈنک کے کہ کہایا میں نے کیا پونجی شہد کی لایا میں گرچہ باہر رزق سی نہیں سکتے کہانا

در طلب کاهلی نباید کرد فرد غواص گر اندیشه کند کام نهنگ هرگز نکند در
بیچ طلب کے سستی نچاہیے کرنا غوطہ لگانیوالا جو کرے اندیشہ تالو نہنگ کے کا ہرگز نکری گا موتی

نگویم ولیکن مرا بر فایدهٔ این مطلع گردانی که مصلحت در نهان داشتن چیست گفت

نکہونگا میں ولیکن چاہیے کہ میری تئین اوپر فائدی اسکے کی خبر کرے تو کہ مصلحت بیچ پوشیدہ رکھنے کے کیا ہے کہا

تا مصیبت دو نشود یکی نقصان مایه و دوم شماتت همسایه شعر مگو اندهٔ خویش

تو مصیبت دو ہوں ایک نقصان مال کا اور دوسرے طعنہ سننا ہمسایونکی مت کہہ غم اپنا

با دشمنان که لاحول گویند شادی کنان حکایت جوانی خردمند از فنون

ساتھ دشمنوں کے کہ لاحول کہیں خوشی کرتے ہوئے ایک جوان دانشمند فنون

فضائل حظی وافر داشت و طبعی نافر چنانکه در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن

فضیلتوں سے حصہ بہت رکھتا تھا اور طبیعت نفرت کرنیوالی جیسا کہ بیچ مجلس عالموں کی بیٹھتا زبان بات کی

ببستی باری پدرش گفت ای پسر تو نیز آنچه دانی بگوی گفت بترسم که از آنچه ندانم بپرسند

بند کرتا ایکبار باپ نے اوسکو کہا اے فرزند تو بھی جو کچھ جانتا ہے تو کہہ کہا ڈرتا ہوں میں کہ اوس چیز سے کہ نہیں جانتا پوچھیں

شرمساری برم قطعه آن شنیدی که صوفیی میکوفت زیر نعلین خویش میخی چند

شرمندگی لیجاوں میں وہ سنا تو نے کہ ایک صوفی ٹھوکتا تھا نیچے جوتیوں اپنی کی میخیں کتنی

آستینش گرفت سرهنگی که بیا نعل بر ستورم بند نگفته ندارد کسی با تو کار لیکن

آستین اوسکی پکڑی ایک سپاہی نے کہ آ تو نعل بیل میرے کے باندھ نہ کہا ہوا نہیں رکھتا کوئی تجھ سے کام اور لیکن

چو گفتی دلیلش بیار حکایت عالمی معتبر را مناظره افتاد با یکی از ملاحده لعنهم

جو کہا تو نے دلیل اوسکی لاو ایک عالم معتبر کی ہوئی لڑائی ساتھ ایک بیدین کے لعنت کرے

الله علی حدة و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت ترا با چندین

اللہ اوپر اونکے ایک ایک پر اور حجت میں اوس سے سر بر نہوا ڈال دی ڈھال اور پھرا کسی نے کہا تیری تئین ساتھ اتنے

فضل و ادب که داری با بیدینی حجت نماند گفت علم من قرآنست و حدیث و گفتار

فضیلت اور ادب کے کہ رکھتا ہے تو ساتھ ایک بیدین کی دلیل نہ رہی کہا علم میرا بیچ قرآن کے ہے اور حدیث اور کہی ہوئی

مشایخ و او بدینها معتقد نیست و نمیشنود مرا شنیدن کفر او بچه کار آید بیت

بزرگوں کے اور وہ ساتھ ان باتوں کی معتقد نہیں ہے اور نہیں سنتا ہے اور میری تئین سننا کفر اوسکی کا کس کام آوے

آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی + آنست جوابش که جوابش ندهی حکایت

وہ شخص کہ ساتھ قرآن اور حدیث کی اوس سے نہ چھوٹی تو وہی جواب اوسکا کہ جواب اوسکو نہ دی تو

جالینوس ابلهی را دید دست در گریبان دانشمندی زده و بیحرمتی همیکرد گفت اگر

جالینوس حکیم نے ایک احمق کی تئین دیکھا ہاتھ بیچ گریبان ایک دانا کی ڈالی ہوئی اور بیعزتی کرتا تھا کہا اگر

این دانا بودی کار او با نادان بدینجا نرسیدی + دو عاقل را نباشد کین و پیکار

یہہ دانا ہوتا نوبت اوسکی ساتھ احمقونکی یہانتک نہ پہنچتی دو دانا کی بیچ نہیں ہوتی لڑائی اور جھگڑا

نه دانائی ستیزد با سبکسار + اگر نادان بوحشت سخت گوید خردمندش بنرمی دل بجوید

نہ کوئی دانا لڑی ساتھ ہلکی کے جو نادان سے وحشت سے سخت کہے دانا اوسکی ملایمت سے دل اوسکا ہاتھ میں لاوے

دو صاحبدل نگهدارند موئی + همیدون سرکشی و آزرمجوئی + وگر بر هر دو جانب جاهلانند

دو صاحبدل نگاہ رکھیں ایک بال اسی طرح ایک سرکش اور ایک لڑائی ڈھونڈھنیوالا اور جو دونو طرف جاہل ہیں

اگر زنجیر باشد بگسلانند + یکی را زشتخوئی داد دشنام + تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام

جو زنجیر ہووی توڑیں ایک کی تئین ایک بدخو نے گالی دی برداشت کی اور کہا اے نیک بخت

بتر زانم که خواهی گفت آنی + که دانم عیب من چون من ندانی حکایت سحبان وائل را

بدتر اوس سے ہوں میں کہ کہی تو کہ وہ ہی تو کہ جانتا ہوں میں عیب میرا اتنا نہیں جانتا ہے تو سحبان وائل

در فصاحت بی نظیر نهاده اند بحکم آنکه سالی بر سر جمعی سخن گفتی لفظی مکرر نکردی و گر

تئین بیچ فصاحت کی بی نظیر رکھا ہے موافق اوسبات کی کہ ایک سال برو جماعت کی بات کہتا کہ ایک لفظ مکرر نہ کرتا

همان اتفاق افتادی بعبارت دیگر بگفتی و از جمله آداب ندمای حضرت ملوک یکی اینست

اور سے لفظ کا اتفاق پڑتا ساتھ عبارت اور کی کہتا اور سب ادبوں ہمنشینی بادشاہوں کی ایک یہہ ہے

سخن گرچه دلبند و شیرین بود + سزاوار تصدیق و تحسین بود + چو یکبار گفتی مگو باز پس

بات اگرچہ دلبند اور میٹھی ہووے لائق سچ ماننے اور تعریف کے ہووی جو ایک دفعہ کہا تو نے مت کہہ پھیر

که حلوا چو یکبار خوردند بس حکایت یکی را از حکما شنیدم که میگفت هرگز کسی بجهل خود

کہ حلوا جو کہایا ایک دفعہ بس ایک کی تئین حکیموں سے سنا میں نے کہ کہتا تہا ہرگز کسی نے اوپر جہالت

اقرار نکرده است مگر آنکس که چون دیگری در سخن باشد همچنان تمام ناگفته سخن آغاز کند

اقرار نہیں کیا ہی مگر وہ شخص کہ جو اور بیچ بات کہنی کے ہووے ویسا ہی تمام نہ کہی ہوئی بات شروع کرے

مثنوی سخن را سر است ای خردمند و بن میاور سخن در میان سخن خداوند تدبیر و فرهنگ و هوش

بات کی تئیں سر ہای دانا اور جڑ مت لا درمیان بات کے صاحب تدبیر اور دانائی و ہوش

نگوید سخن تا نبیند خموش حکایت تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را که

نہ کہے بات جب تک نہ دیکھے چپ کتنے ایک لوگ نے خادموں بادشاہ محمود سے کہا حسن میمندی کو

سلطان امروز چه گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما هم پوشیده نماند گفتند آنچه با تو

بادشاہ نے آج کے دن کیا کہا تجھسے بیچ فلانی مصلحت کے کہا تم پر بھی چھپا نہ رہے کہا جو کچھ کہ ساتھ تیرے

گوید بامثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکه داند که نگویم پس چرا همی پرسید بیت

کہے مثل ہماری کہنا روا نہ رکھے کہا ساتھ اعتبار اس بات کی کہ جانی کہ نکہوں میں پس تو واسطے کیا پوچھتے ہو

نه هر سخن که برآید بگوید اهل شناخت بسر شاه سر خویشتن نشاید باخت حکایت

نہ ہر بات کہ نکلے کہے اہل معرفت بیچ بھید بادشاہ کی سر اپنا نہ چاہیے کھلینا

در عقد بیع سرائی متردد بودم جهودی گفت بخر که من از کدخدایان این محلتم وصف

بیچ فکر مول لینے ایک گہر کے فکرمند تھا میں ایک کافر نے کہا لے کہ میں صاحبوں اس محلے سے ہوں تعریف

این خانه چنانکه هست از من پرس هیچ عیبی ندارد گفتم بجز آنکه تو همسایه منی

اس گہر کی جیسا کہ ہے مجھ سے پوچھ کچھ عیب نہیں رکھتا ہی کہا میں نے سوائی اوسکے کہ تو ہمسایہ میرا ہو

قطعه خانه را که چو تو همسایه است ده درم سیم کم عیار ارزد لیکن امیدوار باید بود

جس گہر کی تئیں کہ مانند تیری ہمسایہ ہے دس درم چاندی کم قیمت مول ہوو لیکن امیدوار چاہیے رہنا

که پس از مرگ تو هزار ارزد حکایت یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنائی بر او گفت

کہ پیچھے مرنے تیرے کے ہزار کو سستا ہی ایک شاعر اون میں سے امیر چوروں کے گیا اور تعریف اوسکے کہا

فرمود تا جامه ازو برکنند و از ده بدر کنند مسکین برهنه بسرما همی رفت سگان در قفای وی افتادند خواست

فرمایا تو جامی کی تئیں اوس سے باہر کیا غریب ننگا بیچ جاڑے کے جاتا تہا کتے پیچھے اوسکے پڑے چاہا

خواست تا سنگی بر دارد و سگان را دفع کند در زمین یخ گرفته بود عاجز شد گفت

چاہا تو ایک پتھر اوٹھا دے اور کتوں کی تئیں دور کرے بیچ زمین کی برف نے بند کیا تھا عاجز ہوا کہا

اینچه حرامزاده مردمانند سگان را گشاده اند و سنگ را بسته امیر دزدان از غرفه بدید

یہ کیا حرامزادے لوگ ہیں کتوں کی تئیں کھولا ہے اور پتھروں کو باندھا امیر چوروں کے نے بالاخانہ

بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزی بخواه گفت جامهٔ خود میخواهم اگر انعام

سنا اور ہنسا اور کہا ای شاعر مجھ سے کچھ مانگ کہا جامہ اپنا چاہتا ہوں میں اگر بخشش

فرمائی ع رضینا من نوالك بالرحیل بیت امیدوار بود آدمی بخیر

فرمائے تو راضی ہوئے ہم عوض بخشش تیری کی ساتھ کوچ کی امیدوار ہووی آدمی ساتھ نیکی

کسان مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان سالار دزدان را برو رحمت آمد جامه

آدمیوں کے میری تئیں ساتھ نیکی تیری کی امید نہیں ہے بدی مت پہنچا سردار چوروں کی تئیں اوپر اسکے رحم آئی جامہ

باز فرمود و قبا پوستینی بران مزید کرد و درمی چند حکایت منجمی بخانه در آمد یکی مرد

پھیر دیا اور ایک قبا پوستین کی اوپر اسکے زیادہ کی اور درم کتنی ایک ایک نجومی بیچ گھر کی آیا ایک مرد

بیگانه دید با زن او بهم نشسته دشنام داد و سخت گفت و بهم افتادند و فتنه و آشوب

بیگانہ دیکھا ساتھ جورو اوسکی کی بیٹھا گالی دی اور سخت کہا آپس میں پڑے اور فساد اور شور

بخاست صاحبدلی برین واقف بود و گفت شعر تو بر اوج فلک چه دانی چیست

اوٹھا ایک صاحبدل سے اوپر اسکے واقف تھا کہا تو اوپر بلندی آسمان کی کیا جانی تو کیا ہے

که ندانی که در سرای تو کیست حکایت خطیبی کریه الصوت خود را خوش آواز پنداشتی

کہ نہیں جانتا تو کہ بیچ گھر تیرے کی کون ہی ایک خطیب بری آواز کا اپنی تئیں خوش آواز جانتا تھا

و فریاد بیهده بر داشتی گفتی نعیب غراب البین در پردهٔ الحان اوست یا آیه

اور شور بیہودہ اوٹھاتا تھا کہے تو آواز کوے جنگل کی بیچ پردی الحان اوسکے کی ہی یا آیت

ان انکر الاصوات در شان اوست شعر اذا نهق الخطیب ابو الفوارس

بدرستی کہ بدتر ہی آوازوں میں آواز گدھے کی بیچ شان اوسکی کی ہی جس وقت کہ آواز کرتا ہی خطیب یعنی ابو الفوارس

که صوت الحمیر است مردم قریه بعلت جاهیکه داشت بلیتش میکشیدند

واسطے اوسکے آواز ہی گدہا کا او قلعہ فارس کا آدمی گانوں کے سبب اوس جاہ کے جو رکھتا تہا اوسکا کہینچتے

و اذیتش را مصلحت نمیدیدند تا یکی از خطبای آن اقلیم که با او عداوتی نهانی داشت

اور اذیت اوسکی دینی مصلحت نہیں دیکہتے تہی تو ایک خطیبوں سے اوس اقلیم کی سی کہ ساتہ اوسکے ایک دشمنی چہپی رکہتا تہا

باری بپرسش آمده بودش گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد گفت چه دیدی گفت

ایکبار واسطے پوچہنی کی آیا تہا اوسکو کہا تیری تئین ایک خواب دیکہا ہی میں نیک ہو جیو کہا کیا دیکہا ہی تو نی کہا

چنان دیدمی که ترا آواز خوش بودی و مردمان از انفاس تو در راحت خطیب اندرین

ایسا دیکہا مین نے کہ تیری تئین آواز اچہی ہوئی اور لوگ دم تیرے سے بیچ آرام کی خطیب بیچ

لختی بیندیشید و گفت این مبارک خوابیست که دیدی که مرا بر عیب خود واقف گردانیدی

تہوڑی دیر اندیشہ کیا اور کہا یہ مبارک خواب ہے کہ دیکہا تو نے کہ میری تئین اوپر عیب اپنی کی واقف

معلوم شد که آوازی ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنج عهد کردم که

معلوم ہوا کہ آواز بری رکہتا ہوں میں اور خلق بلند پڑہنے میرے سے بیچ رنج کے ہیں اقرار کیا میں نے کہ

ازین پس خطبه نگویم مگر باهستگی بیت از صحبت دوستی برنجم + کاخلاق بدم حسن نماید

اس سے پیچہے خطبہ نہ پڑہوں میں مگر ساتہ آہستگی کے صحبت ایسے دوست کے سے بیچ رنج کی ہوں میں کہ اخلاق بری

عیبم هنر و کمال بیند + خارم گل و یاسمن نماید کو دشمن شوخ چشم ناپاک تا عیب مرا

عیب میرا ہنر اور کمال دیکہے کانٹا میرا گل اور یاسمین کہلاوی کہاں ہی دشمن شوخ چشم ناپاک تا عیب میرے تئین

بمن نماید فرد هر آنکس که عیبش نگویند پیش + هنر داند از جاهلی عیب خویش +

ساتہ میرے کہلاوے جو وہ کوئی کہ عیب اوسکا روبرو نہ کہیں آگے ہنر جانی جاہلی سی عیب اپنا

حکایت یکی در مسجد بطوع بانگ نماز گفتی باداییکه مستمعان را ازو نفرت بودی

ایک شخص بیچ مسجد کے ساتہ رغبت کی بانگ نماز کہتا تہا ساتہ اوس آواز کی کہ سننے والوں کی تئین اوس سے

و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمیخواستش که دل آزرده گردد گفت ای

اور صاحب مسجد کا ایک امیر تہا عادل اور نیک خصلت نہیں چاہتا تہا اوسکو کہ دل آزردہ ہو وہی کہا اے

جوانمردا درین مسجد را موذنانند قدیم که هر یکی از ایشان را پنج دینار مرتب داشته‌ام

جوان مرد خاص کر اس مسجد کی تئین موذن ہین قدیم کہ ہر ایک کی تئین انہون سے پانچ دینار روزینہ مقرر رکہا ہی

ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذری

اور تری تئین دس دینار دیتا ہون مین تو جگہ دوسری جا وے اور اس قول کی اتفاق ہوا پیچہی ایک مدت کے بیچ

پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف کردی که بده دینار ازان بقعه ام بدر کردی

آگی امیر کے پہیر آیا اور کہا ای صاحب اوپر میرے ظلم کیا تو نے کہ ساتہ دس دینار کی اوس جگہ سی مجکو باہر کیا

که اینجا که رفته ام بیست دینارم میدهند که جای دیگر روم و قبول نمیکنم امیر از خنده بیخود

کہ اس جگہ میں گیا ہون مجکو بیس دینار دیتی ہین کہ جگہ دوسری جاؤ میں قبول نہین کرتا ہون امیر ہنسی سے بیہوش

گشت و چیزی دیگر نفرمود و گفت زنهار تا نستانی که به پنجاه دینار راضی گردند شعر

ہوا اور ایک چیز اور فرمایا اور کہا ہرگز ہرگز نہ لیوی تو کہ ساتہ پنجاس دینار کی راضی ہووینگے

به تیشه کس نخراشد ز روی خارا گل چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل حکایت ناخوش

ساتہ بسولی کی کوئی نہ چھیلے منہ پتہر سی مٹی جیسا کہ آواز سخت تیری چھیلتی ہے دل ایک ناخوش

آوازی به بانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلی برو بگذشت و گفت ترا مشاهره چند

ساتہ آواز بلند کی قرآن پڑہتا تہا ایک صاحبدل ایک دن اوپر اوسکے گذرا اور کہا تیری تئین مہینا کتنا ہے

گفت هیچ گفت پس این زحمت بخود چرا میدهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا

کہا کچہ نہین کہا پس ایہ رنج اپنے تئین کسو واسطے دیتا ہی تو کہا واسطی خدا کی پڑہتا ہون کہا واسطی خدا کے

دیگر مخوان بیت گر تو قرآن بدین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی باب پنجم در

پہر مت پڑہ اگر تو قرآن ساتہ اس طرح کے پڑہیگا تو لیجاویگا تو رونق مسلمانی کی باب پانچوان

عشق و جوانی حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین بنده

عشق اور جوانی کے بیچ حسن میمندی کی تئین کہا کہ سلطان محمود اتنے بندے رکہتا ہے

صاحب جمال دارد که هر یکی بدیع جهانی اند چگونه افتاده است که با هیچ یک از ایشان

صاحب جمال رکہتا ہے کہ ہر ایک نادر جہان کے ہین کس طرح پڑا ہے کہ ساتہ کسی کے انہون سے ایک کے

و محمود را دیدند که با ایاز نه آنکه زیادت حسنی داشت گفت هرچه در دل فرود آید در دیده نکو نماید

اور ایک محبت نہیں پر کہتا ہی جیسا کہ ساتھ ایاز کی باوجود اسکی کہ زیادتی حسن کی نہیں کہتا ہی کہا جو کچھ بیچ دل کے آوے بیچ آنکھ کے اچھا دکھائی دیتا ہے

مثنوی هر که سلطان مرید او باشد ‫•‬ گر همه بد کند نکو باشد ‫•‬ وانکه را پادشه بیندازد ‫•‬ کسش از خیل خانه ننوازد

جو کوئی کہ پادشاہ مرید اوسکا ہووے جو تمام بد کرے نیک ہووے اور اوس شخص کی تئین کہ پادشاہ ذلیل کرے کوئی اوسکو

حکایت گویند خواجه را بنده نادر الحسن بود و با وی بسبیل مودت و دیانت نظری داشت

کہتے ہیں ایک خواجہ کا ایک غلام نادر حسن تھا ساتھ اوسکے ساتھ راہ دوستی کے اور دینداری کے ایک نظر رکھتا تھا

با یکی از دوستان گفت دریغ این بنده من با حسن و شمایلی که دارد اگر زبان درازی و بی ادبی نکردی

ساتھ ایک کی دوستوں سے کہا افسوس یہ غلام میرا ساتھ خوبی سیرت کی کہ رکھتا ہی اگر زبان درازی اور بی ادبی نکرتا

گفت ای برادر چون اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار که چون عاشقی و معشوقی در میان آمد مالکی و مملوکی برخاست

کہا ای بھائی جو اقرار دوستی کا کیا تو بی چشمداشت خدمت کی مت رکھ کہ جو عاشقی اور معشوقی درمیان میں آئی مالکی اور غلامی اٹھ گئی

قطعه خواجه با بنده پری رخسار ‫•‬ چون در آمد ببازی و خنده ‫•‬ نه عجب کو چو خواجه حکم کند ‫•‬ وین کشد بار ناز چون بنده

صاحب ساتھ بندی پری رخسار کی جو در آوی ساتھ بازی اور ہنسی کی نہیں عجب ہے اگر مانند صاحب کے حکم کری اور یہ کھینچے بوجھ ناز کا مانند بندہ کے

بیت غلام آبکش باید و خشت زن ‫•‬ بود بنده نازنین مشت زن

غلام پانی کا کھینچنے والا چاہیے اور اینٹ کا پاتھنے والا ہووے غلام نازک گھونسا مارنے والا

پارسائی را دیدم بمحبت شخصی گرفتار نه طاقت صبر و نه یارای گفتار چندانکه ملامت دیدی و غرامت کشیدی

ایک پارسا کی تئین دیکھا بیچ محبت ایک شخص کے گرفتار نہ طاقت صبر کی نہ طاقت گفتگو کی جتنا کہ برا کہنا دیکھتا اور ضرر کھینچتا

ترک تصابی نگفتی و گفتی قطعه کوته نکنم ز دامنت دست ‫•‬ ور خود بزنی بتیغ تیزم ‫•‬ بعد از تو ملاذ

چھوڑنا صحبت کا نکرتا اور کہتا چھوٹا نکروں گا دامن تیری سی ہاتھ اور اگرچہ آپ مارے تو ساتھ تیغ تیز کی مجھے بعد تیرے جگہ پناہ

و ملجائی نیست ‫•‬ هم در تو گریزم ار گریزم ‫•‬ باری ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چه شد که نفس

اور جگہ پناہ کی نہیں ہے بھی بیچ تیری پناہ لوں بھاگوں اگر بھاگوں ایکبار ملامت اوسکو کی میں نے اور کہا میں نے عقل نفیس تیری کیا ہوا کہ نفس

خسیست غالب آمد زمانی بفکرت فرو رفت و گفت قطعه هر کجا سلطان عشق آمد نماند

خسیس تیرا غالب آیا ایک دم بیچ فکر کے گیا اور کہا جہاں کہیں پادشاہ عشق کا آیا نہ رہا

او فتاده تا گریبان در وحل		پاکدامن چه بندد بیچاره		قوت بازوی تقوی اهل
پڑا ہوا گریبان تک بیچ دلدل کے		پاکدامن کیونکر سے بیچارہ		قوت بازوی پرہیزگاری کی تئین جگہ

حکایت یکی را دل از دست رفته بود و ترک جان گفته و مطمح نظرش جایی خطرناک
ایک کی تئین دل ہاتھ سے گیا تھا اور چھوڑنا جان کا کیا اور جای انداخت نظر اوسکی کی جگہ ڈر کی
و مظنهٔ هلاک نه لقمه‌ای که متصور شدی که بکام آید یا مرغی که بدام افتد **بیت** چو در چشم شاهد نیاید زرت
اور گمان ہلاک کا نہ لقمہ معلوم ہوتا تھا کہ بیچ تالو کے آوے یا وہ مرغ کہ بیچ جال کی پڑے جو بیچ آنکھ معشوق کی نا آوے زر تیرا
زر و خاک یکسان نماید برت باری بنصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن که خلقی هم بدین
سونا اور خاک یکساں معلوم ہو نزدیک تیرے ایکبار بطور نصیحت کی اوسکو کہا اس خیال مشکل سے پرہیز کر ایک خلق بھی ساتھ
هوس که تو داری اسیرند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت **قطعه** دوستان گو نصیحتم مکنید
ہوس کی کہ تو رکھتا ہے قیدی ہیں اور پانو دل کا بیچ زنجیر کے نالہ کیا اور کہا دوستوں کو کہہ نصیحت مجکو مت کرو تم
که مرا دیده بر ارادت اوست جنگجویان بزور پنجه و کتف دشمنان را کشند و خوبان دوست
کہ میری تئین دیدہ اوپر خواہش اوسکی کی ہے لڑائی کی ڈھونڈھنے والے ساتھ زور پنجہ اور بازو کے دشمنوں کی تئین مارتے ہیں اور معشوق دوست کو
شرط مودت نباشد باندیشهٔ جان دل از مهر جانان گرفتن **بیت** تو که در بند خویشتن باشی
شرط دوستی کی نہو وے بیچ فکر جان کے دل الفت معشوق سے اوٹھا لینا تو کہ بیچ فکر اپنے کے ہووے تو
عشقبازی دروغ زن باشی گر نشاید بدوست ره بردن شرط عشقست در طلب مردن
عشقباز جھوٹا ہووے تو جو نہ چاہیے طرف دوست کے راہ لیجانا شرط عشق کی ہے بیچ طلب کے مرنا
گر آستینش گیرم و گر نه بروم بر آستانش میرم متعلقانش را که نظر در کار او بود و شفقت بروزگار
اگر آستین اوسکی پکڑوں اور نہیں جاونگا اوپر چوکھٹ اوسکی کے مرونگا اور جو رشتہ دار تھے اوسکی کی تئین نظر بیچ کام اوسکی کی تھی
او پندش دادند و بندش نهادند و سودی نکرد **شعر** دردا که طبیب صبر میفرماید وین نفس حریص را
اوسکے کی نصیحت اوسکو دی اور قید اوسکو رکھا کچھ فائدہ نہ کیا افسوس کہ حکیم صبر فرماتا ہے اور اس نفس حریص کو
شکر میباید آن شنیدی که شاهدی بنهفت با دل از دست داده میگفت تا ترا قدر خویشتن باشد
شکر چاہیے وہ سنا تونے کہ ایک معشوق نے بیچ پوشیدگی کی ساتھ ایک دل ہاتھ سے دی ہوئی کے کہتا تھا تو تیری تئین قدر اپنی ہووے

پیش حشمتت چه قدر من باشد + آورده اند که مر آن پادشاهزاده را مملوکی نظر او بود خبر کردند که

آگی اتکی تیری کیا قدر میری ہووی لائی ہین کہ خاص کر اوس بادشاہزادہ کی تئین کہ جاہی اندا نظر اوسکی کی تہا خبر کر

جوانی بر سر این میدان مدام می آید خوش طبع و شیرین زبان سخنهای لطیف میگوید و نکته های

ایک جوان اوپر اس میدان کی ہمیشہ آیا کرتا ہی خوش طبع اور شیرین زبان باتین لطیف کہتا ہی اور نکتی

بدیع از او میشنوند چنین معلوم میشود که دل آشفته است و شوری در سر دارد پسر دانست که دل آویخته

نادر اوس سی سنتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل عاشق ہے اور ایک شور بیچ سرکے رکہتا ہی لڑکی نی جانا کہ دل عاشق

اوست و این گرد بلا انگیخته او مرکب بجانب او راند چون دید که نزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت

اوسکا ہے اور یہ گرد بلا اوٹہائی اوسکی گہوڑا طرف اوسکے چلایا جو دیکہا کہ نزدیک اوسکے قصد آنیکا رکہتا ہی رویا اور کہا

بیت آنکس که مرا بکشت باز آمد پیش مانا که دلش بسوخت بر کشته خویش چندانکه ملاطفت کرد و

اوس شخص نے کہ مجہ تئین مارا پہیر آیا آگی شاید کہ دل اوسکا جلا اوپر کشتی اپنی کے جتنا کہ مہربانی کی

پرسید که از کجائی و چه صنعت داری در قعر بحر مودت چنان غریق بود که مجال نفس نداشت

اور پوچہا کہ کہان کا ہی تو اور کیا پیشہ رکہتا ہی تو بیچ گہرائی دریا دوستی کی ایسا غرق ہوا تہا کہ مجال دم کی نہ رکہتا

بیت اگر خود هفت سبع از بر بخوانی چو آشفتی الف بی تی ندانی گفتا سخنی با من چرا

جو تحقیق سات حصی قرآن کی حفظ پڑہی تو جو عاشق ہوا تو الف بی تی نجانی تو کہا ایکبات ساتہ میری کیون

نگوئی که هم از حلقه درویشانم بلکه حلقه بگوش ایشانم آنگه بقوت استیناس محبوب از میان

نہیں کہتا ہی تو کہ بہی گروہ فقیرون سی ہون بلکہ فرمانبردار انکا ہون تب اوسوقت ساتہ طاقت انسیت کی اوس محبوب کے درمیان

تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت شعر عجبست با وجودت که وجود من بماند تو بگفتن اندر آئی

طلاطم موجون دوستی سی سر اوٹہایا اور کہا تعجب ہے ساتہ ہونی تیری کہ ہستی میری رہی تو بیچ کہنی کی آوی تو

و مرا سخن نماند این بگفت نعره زد و جان بحق تسلیم کرد بیت عجب از کشته نباشد بدر خیمه دوست

اور میری تئین سخن نہ رہی یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق کو سونپا گیا عجب نہیں کشتی سی ہو در خیمہ دوست کے

عجب از زنده که چون جان بدر آورد سلیم حکایت یکی را از متعلمان کمال بهجتی بود و طیب

عجب اوس زندہ سی کہ جو جان باہر لایا سلامت ایک کی تئین شاگردون سی کمال حسن کہتا تہا اور خوب آواز

تا نگه در تو کند ، باز گویم که کسی بیش نخواهد بودن ، حکایت دانشمندی را دیدم که بکسی مبتلا

نگاہ بیچ تیری کسی پہیر کہو نگا کہ کوئی آسودہ نہو گا ایک دانا کی تئین دیکہا مین کہ ساتہ کسیکی مبتلا

شده و رازش از پرده برملا افتاده جور فراوان بردی و تحمل بیکران کردی باری بلطافتش

ہوا اور بہید اوسکا پردے سی باہر گرا ظلم بہت لیجاتا اور بردباری بیحد کرتا ایکبار ساتہ مہربانی کی اوسکی

گفتم دانم که ترا در محبت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی نیست پس با وجود چنین معنی لائق

کہا مین نے جانتا ہون مین کہ تیری تئین بیچ محبت اس معشوق کی ایک علت نہین ہی اور بنا محبت کی اوپر لغزش کی نہین ہے

قدر علما نباشد خود را متهم گردانیدن و جور بی ادبان بردن گفت ای یار دست عتاب از دامن

قدر عالمون کے نہووی اپنی تئین متہم کرنا اور ظلم بی ادبون کا لیجانا کہا اوس نی یار ہاتہ غصے کا میرے دامن سے

روزگارم بدار که بارها درین مصلحت که تو بینی اندیشه کردم صبر بر جفای او سهل تر همی نماید از نادیدن او

کہ کئی بار بیچ اس مصلحت کے کہ تو دیکہتا ہی تو اندیشہ کیا مین نے صبر اوپر ظلم اوسکی کی سہل زیادہ معلوم ہوتا ہے نہ دیکہنے

و حکیمان گویند دل بر مجاهدت نهادن آسان تر است که چشم از مشاهده فرو گرفتن ، مثنوی

اور دانا کہتے ہین دل اوپر رنج اور محنت کی رکہنا آسان زیادہ ہے کہ آنکہ دیکہنے سے بند کرنا

هر که دل پیش دلبری دارد ، ریش در دست دیگری دارد ، آهوی پالهنگ در گردن نتواند

جو کوئی کہ دل آگے ایک دلبر کی رکہے داڑہی بیچ ہاتہ دوسرے کی رکہے ایک ہرن رسی بیچ گردن کی نہ سکے

بخویشتن رفتن ، آنکه بی او بسر نشاید برد ، گر جفائی کند بباید برد ، گفتمش زنهار چند از دست

اپنے تئین جانا وہ شخص کہ بغیر اوسکے بسر نہین لیجایا جو ظلم کری چاہیے لیجانا ایکدن دوست سے کہا مین اوسکو پناہ بہت

چند از آن روز گفتم استغفار ، نکند دوست زینهار از دوست ، دل نهادم بر آنچه خاطر او

کتنا اوس دن سی کہا مین نے توبہ نہ کرے درست پناہ دوست سے دل رکہا مین نی ساتہ اوس چیز کے کہ ارادہ

گر بلطفم بنزد خود خواند ، ور بقهرم براند او داند ، حکایت در عنفوان جوانی چنانکه افتد و دانی

جو ساتہ مہربانی کی مجکو پاس اپنے بلاوی اور جو ساتہ غصے کی مجکو دور کری وہ جانی بیچ شروع جوانی کی جیسا کہ اتفاق پڑی اور جانے تو

با شاهدی سری و سری داشتم بحکم آنکه حلقی داشت طیب الادا و خلقی کالبدر اذا بدا ، بیت

ساتہ ایک معشوق کی خیال اور بہید رکہتا تہا مین ساتہ سبب اسکی کہ حلق رکہتا تہا خوش آواز اور صورت جیسا کہ چودہوین رات کا چاند

آنکه نبات عارضش آب حیات میخورد ٭ در شکرش نگه کند هر که نبات میخورد ٭ اتفاقاً خلاف طبع
وہ کہ روئیدگی رخسار اوسکی کی آبحیات کہاتی ہی بیچ ہوتہہ اوسکی کی نگاہ کرے وہ شخص کہ مصری کہاتا ہی اتفاقاً خلاف طبیعت

از وی حرکتی بدیدم که نپسندیدم دامن از و در کشیدم و مهره برچیدم و گفتم **بیت** برو هر چه
اوس سے ایک حرکت دیکھی میں نے کہ نہ پسند کی میں نے دامن اوس سے کھینچا میں نے اور مہرہ چنا میں نے اور کہا میں نے جا جو کچھ کہ

میبایدت پیش گیر ٭ سر ما نداری سر خویش گیر ٭ شنیدم که همیرفت و میگفت **بیت** شب پره گر
چاہیے تجکو تو آگے لے خیال ہمارا نہیں رکہتا ہی تو خیال اپنا لے سنا میں نے کہ جاتا تھا اور کہتا تھا چمگادڑ اگر

وصل آفتاب نخواهد ٭ رونق بازار آفتاب نکاهد ٭ این بگفت و سفر کرد و پریشانی او در من اثر
ملاقات آفتاب کی نہ چاہے رونق بازار آفتاب کی نہ گھٹے یہ کہا اور سفر کیا اور پریشانی اوسکی نے بیچ میرے

شعر فقدتُ زمانَ الوصلِ والمرءُ جاهلٌ ٭ بقدرِ لذیذِ العیشِ
کہویا میں نے زمانہ ملاقات کی تئیں اور مرد نادان ہے ساتھ قدر لذت خوشی کے

قبلَ المصائبِ **شعر** باز آی و مرا بکش که پیشت مردن ٭ خوشتر که پس از تو زندگانی کردن
آگے مصیبتوں سے پھیر آ اور مجھے مار کہ آگے تیرے مرنا خوش زیادہ کہ پیچھے تیرے زندگانی کرنا

اما بشکر و منت باری پس از مدتی باز آمد آن حلق داودی متغیر شده و جمال یوسفی بزیان آمده و بر سیب زنخدانش
لیکن ساتھ شکر اور احسان خدا کی پیچھے ایک مدت ہی پھر آیا وہ آواز حضرت داود کی سی بدل گئی اور خوبصورتی حضرت یوسف کی سی بیچ زیان کی آئی اور سیب زنخدان

چو به گردی نشسته و رونق بازار حسنش شکسته متوقع که در کنارش گیرم کناره گرفتم و گفتم **ق**
مانند بہی کی گرد بیٹھی اور رونق بازار حسن اوسکی کی ٹوٹی امیدوار کہ بیچ گود کی اوسکو لوں میں کنارہ پکڑا میں نے اور کہا میں نے

آن روز که خط شاهدت بود ٭ صاحب نظر از نظر براندی ٭ امروز بیامدی بصلحش ٭ کش فتحه و ضمه
اوس روز کہ خط شاہد تھا عاشق کو نظر سے چلایا تو نے اور آج کے روز آیا تو بسبب صلح اوسکی کہ اوسکو زبر اور پیش

برنشاندی **قطعه** تازه بهارا ورقت زرد شد ٭ دیگ منه کآتش ما سرد شد ٭ چند خرامی و تکبر کنی
بٹھلایا تو نے اے تازہ بہار پتے تیرے زرد ہوئے ہانڈی مت رکھ کہ آگ ہماری سرد ہوئی کتنا تو چلے اور تکبر کرے تو

دولت پارینه تصور کنی ٭ پیش کسی رو که خریدار تست ٭ ناز بر آن کن که طلبگار تست **ق**
دولت پورانی خیال کرے تو آگے اوس شخص کے جا کہ خریدار تیرا ہی ناز اوپر اوسکے کر کہ طلبگار تیرا ہے

سبزه در باغ گفته اند خوش است ÷ داند آن کس که این سخن گوید ÷ یعنی از روی نیکوان

سبزہ بیچ باغکے کہا ہے خوش ہے جانے وہ شخص کہ یہہ بات کہے یعنی مونہ خوبصورتون سے

خط سبز ÷ دل عشاق بیشتر جوید ÷ بوستان تو گندنا زاریست ÷ بسکه بر میکنی و میروید

خط سبز دل عاشقونکا زیادہ ڈہونڈہتے ہے باغ تیرا گندنا زار ہے بسکہ اکہوڑتا ہی تو اور جمتا ہے

قطعه گر صبر کنی ور نکنی موی بناگوش ÷ این دولت ایام نکوئی بسر آید ÷ گر دست بجان

جو صبر کرے تو اور جو نکرے تو بال کانکی لوکی یہ دولت زمانے خوبصورتیکی آخر کو جاتا اور جان کے

داشتمی همچو تو بر ریش ÷ نگذاشتمی تا بقیامت که بر آید قطعه سوال کردم و گفتم جمال

رکہتا میں مانند تیری اوپر داڑہیکی نہ چہوڑتا میں قیامت تک کہ بر آئے سوال کیا میں نے اور کہا میں نے جمال

روی ترا ÷ چه شد که مورچه بر گرد ماه جوشیدست ÷ جواب داد ندانم چه بود رویم را ÷ مگر بماتم

منہ تیری کی تئیں کیا ہوا کہ چیونٹیان تو گرد چاند کے جوش کیا ہے جواب دیا نہیں جانتا ہوں میں کیا ہوا منہ میری کی تئیں

سیاه پوشیدست حکایت یکی را پرسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان

سیاہ پہنا ہے ایک کی تئیں پوچھا میں عرب کی زبان والونسے کیا کہتا ہی تو بیچ امردونکے

گفت لا خیر فیهم مادام احدهم لطیفا یتخاشن فاذا خشن یتلاطف

کہا نہیں ہے خیر درمیان اونکے جبتک کہ ایک انہونکا نرم اور نازک ہی سختی کرتا ہی پس جسوقت کہ سخت ہوا نرمی کرتا ہے

یعنی چندانکه لطیف و نازک اندام است درشتی کند و سختی و چون سخت و درشت شد چنانکه

یعنی جبتک کہ لطیف اور نازک بدن ہے سختی کرے اور سختے اور جو سخت اور سخت ہوا جیسا کہ

بکاری نیاید تلطف کند و دوستی نماید قطعه امرد آنگه که خوب و شیرینست ÷ تلخ گفتار

بیچ کام کے نہ آوے نرمی کرے اور دوستی دکہلائے امرد جبتک کہ خوب اور شیرین ہے تلخ بات

و تند خوی بود ÷ چون بریش آمد و بالغ شد ÷ مردم آمیز و مهر جوی بود حکایت

اور تند خوی ہووے جب داڑہی نکال لایا اور بالغ ہوا آدمی کا ملنے والا اور محبت کا ڈہونڈہنے والا ہووے

یکی را از علما پرسیدند که کسی با ماهروئی در خلوت نشسته و درها بسته و رقیبان خفته نفس طالب

ایک کی تئیں عالموں سے پوچھا کہ کوئی ساتہ ایک ماہرو کی بیچ خلوت کی بیٹہا اور دروازہ بند کیے اور رقیب سوئے نفس چاہنے والا

وشهوت غالب چنانکه عرب گوید التمر یانع والناطور غیر مانع هیچ باشد که بقوت

اور شہوت غالب جیساکہ عرب کہتا ہی خرما پکا ہے اور باغبان منع کرنیوالا نہیں ہے کوئی ہووی کہ ساتہ قوت

پرہیزگاری از وی بسلامت بماند گفت اگر از مہرویان بسلامت بماند از بدگویان بسلامت

پرہیزگاری کی اوس سی ساتہ سلامت کی رہے کہا جو ماہ کی صورتوں سے سلامت رہے برا کہنے والوں سی سلامت

نماند شعر وان سلم الانسان من سوء نفسه فمن سوء ظن المدعی

نرہے اور اگر سلامت رہے آدمی بدی نفس اپنی سی پس گمان مدعی سی

لیس یسلم شعر شاید پس کار خویشتن بنشستن لیکن نتوان زبان مردم بستن مثل

سلامت نرہے گا چاہیے پیچھے کام اپنی کے بیٹھنا لیکن نہیں سکتے زبان آدمیونکی باندہنا

طوطی را با زاغی در قفس کردند از قبح مشاهدت او مجاهدت میبرد و میگفت این چه طلعت مکروه

طوطی کی تئیں ساتہ ایک کوّی کی بیچ پنجرے کی کیا برائی دیکہنے اوسکے سی رنج کی رہتی تہی اور کہتی تہی یہ کیا صورت بری ہے

و هیئت ممقوت و منظر ملعون و شمائل ناموزون یا غراب البین یا لیت بینی

اور صورت دشمنی رکہی گئی اور شکل لعنت کیگئی اور صورت ناموزون ای کوّی کاٹنیکے جدائی ہوتی درمیان میرے

وبینک بعد المشرقین قطعه علی الصباح بروی تو هر که برخیزد صباح روز

اور تیرے مشرق اور مغرب کی کیا خوب ہوتا صبح کو جو کوئی اوپر منہ تیرے کے اوٹھے صبح دن

سلامت بر او مسا باشد بداختری چو تو در صحبت تو بایستی ولی چنانکه توئی در جهان

سلامتی کی اوپر اوسکے شام ہووے ایک بدستارہ مانند تیری بیچ صحبت تیری چاہیتا تہا لیکن جیساکہ توہی توبیچ جہانکی

کجا باشد عجب آنکه غراب از مجاورت طوطی هم بجان آمده بود و ملول شده لاحول

کہاں ہووی تعجب یاہ وہ کہ کوّا ہمسائیگی طوطی سے بہی جان سے تنگ آیا تہا اور رنجیدہ ہوکر لاحول

کنان از گردش گیتی همی نالید و دستهای تغابن بر یکدیگر همی مالید که این چه بخت نگونست و طالع

کرتا ہوا گردش زمانی سی نالہ کرتا تہا اور ہاتہ افسوس کی باہم ملتا تہا کہ یہ کیا نصیبا اوندہا ہی اور نصیبا

دون و ایام بوقلمون لائق قدر من آنستی که با زاغی بر دیوار باغی خرامان همی رفتمی شعر پارسا را

کمینہ اور دن اوسکے لائق قدر میری کی وہ ہوتا کہ ساتہ ایک کوّی کی اوپر دیوار ایک باغکی اکڑتا چلتا پارسا کی تئیں

بس این قدر زندان که بوده‌ام به طویله رندان تا چه گنه کرده‌ام که روزگارم بعقوبت

بس اتنے قید کہ ہوری پاس بیٹھا شراب پینے والوں کے ایسا کیا گناہ کیا ہی میں نے کہ زمانہ میرا ساتھ عذاب

آن در سلک صحبت چنین ابلهی درآورد تا جنس خیره درآئی بچنین بند مبتلا گردانیده است

اوسکے سلک بیچ لڑی صحبت ایسی احمق اولٹی عقل غیر خراب صورت کی بیچ ایسی قید کی حیران کیا ہے

قطعه کس نیاید بپای دیواری ٭ که بران صورتت نگار کنند ٭ گر ترا در بهشت باشد جای

کوئی نہ آوے نیچے اوس دیوار کی ٭ کہ اوپر اوسکی تصویر تیری لکھیں ٭ جو تیری بیچ بہشت کے ہو جگہ

دیگران دوزخ اختیار کنند ٭ این ضرب المثل بدان آورده‌ام تا بدانی که صد چندانکه دانا را

اور لوگ دوزخ اختیار کریں ٭ یہ مثال اس واسطے لایا ہوں میں ٭ تو جانی تو کہ سو حصے ٭ کہ عقلمند کو تمیز

از نادان نفرتست نادان را از دانا وحشتست قطعه زاهدی در میان رندان بود ٭

بیعقل سے نفرت ہے ٭ بیعقل کو بہی عقلمند سے وحشت ہی ٭ ایک پرہیزگار درمیان شراب پینے والوں کی تہا

زان میان گفت شاهدی بلخی ٭ گر ملولی ز ما ترش منشین ٭ که تو هم در میان ما تلخی

اور میں میان کہا ایک معشوق بلخ کی ٭ جو رنجیدہ ہی تو ہم سے ترش مت بیٹھ ٭ کہ تو بہی درمیان ہمارے کڑوا ہی

جمعی چو گل و لاله بهم پیوسته ٭ تو هیزم خشک در میانشان رسته ٭ چون باد مخالف و چو سرما

ایک گروہ مانند پھول اور لالہ کی ملا ہوا ٭ تو لکڑی سوکہی ہوئی اونکے بیچ اوگا ٭ مانند ہوا مخالف و مانند جاڑے

ناخوش ٭ چون برف نشسته و چو یخ بربسته ٭ حکایت رفیقی داشتم که سالها

ناخوش ٭ مانند برف کی بیٹھا ہوا اور مانند یخ کی بندہا ٭ ایک رفیق رکھتا تھا میں کہ برسوں

باهم سفر کرده بودیم و نمک خورده و بیکران حقوق صحبت ثابت شده آخر بسبب نفع اندک آزار

باہم سفر کیا تھا ہمنے ٭ اور نمک کہایا ہوا اور بہت حق صحبت کی ثابت ہوئے ٭ آخر سبب نفع تہوڑی کی آزار

خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با این همه از هر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکه شنیدم

خاطر میری کا روا رکھا ٭ اور دوستی گذر گئی ہوئی اور ساتھ ان سب کے دونوں طرف سے دلبستگی تہی موافق اوس بات کے کہ

که روزی دو بیت از سخنان من در مجمعی میگفتند قطعه نگار من چو درآید بخنده نمکین ٭ نمک زیاده

کہ ایک روز دو بیت کلام میری سے بیچ ایک جماعت کے کہتی تہی ٭ معشوق میرا جو آوے بیچ ہنسنے نمکین کی ٭ نمک زیادہ

بجامع کاشغر درآمدم پسری را دیدم بخوبی در غایت اعتدال و نهایت جمال چنانکه در
بیچ مسجد کاشغر کے آیا مین ایک لڑکے کی تئین دیکھا مینے بیچ خوبی کی بیچ نہایت اعتدال اور نہایت جمال کے جیسا کہ بیچ

امثال گویند نظم معلمت همه شوخی و دلبری آموخت * جفا و ناز و عتاب و ستمگری
مثالوں کی کہتے ہین معلم نے تجکو تمام شوخی اور دلبری سکھلائی ظلم اور ناز اور غصہ اور ظلم کرنا

آموخت * من آدمی بچنین شکل و خوی و قد و روش ندیده ام مگر این شیوه از پری آموخت
سکھلایا مینے آدمی ایسی شکل اور خوی اور قد اور چال کا نہین دیکھا مینے مگر یہ طریق پری سے سیکھا ہے

مقدمه نحو زمخشری در دست و همی خواند ضرب زید عمراً و کان المتعدی
مقدمہ نحو زمخشری کا بیچ ہاتھ کے اور سبق پڑھتا مارا زید نے عمرو کو اور ہوا متعدی کیا گیا

عمرو گفتم ای پسر خوارزم و ختا صلح کردند و زید و عمرو را هنوز خصومت باقیست بخندید
عمرو کہا مینے اے بیٹے خوارزم اور ختا نے صلح کی اور زید اور عمرو کی تئین دشمنی ابتک باقی ہے ہنسا

و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان سعدی چه داری گفتم بلیت بنحوی
اور جگہ پیدائش میری کی پوچھی کہا مینے خاک پاک شیراز کہا باتون سعدی سے کیا یاد رکھتا ہی تو کہا مینے گرفتار ہوا مین نحوی

یصول مغاضباً علی کزید فی مقابلة العمرو * علی جر ذیل لیس یرفع
حملہ کرتا ہے اوپر میرے مانند زید کی بیچ مقابلے عمرو کے اور کھینچنے دامن کے نہین اٹھاتا

رأسه * وهل یستقیم الرفع من عامل الجر * لحتی باندیشه فرو رفت و
سر اپنے کی تئین اور نہین درست ہے رفع عامل کسرہ کے سے تھوڑی دیر اندیشے مین ڈوب گیا اور کہا

غالب اشعار او درین زمین بزبان پارسیست اگر بگوئی بفهم نزدیکتر باشد گفتم
اکثر شعر اوسکے بیچ اس زمین کے زبان پارسی مین ہین اگر کہے تو بیچ سمجھ کے نزدیک زیادہ ہو کہا مینے

طبع ترا تا هوس نحو کرد * صورت عقل از دل ما محو کرد * ای دل عشاق بدام تو صید
طبیعت تیری نے تو ہوس نحو کی کی صورت عقل کی دل ہمارے سے دور کی اے دل عاشق کا بیچ جال تیرے کے پھنسا

ما بتو مشغول و تو با عمرو و زید * بامدادان که عزم سفر مصمم شد گفته بودندش که فلان
ہم ساتھ تیرے مشغول اور تو ساتھ عمرو اور زید کے صبح کے وقت کہ قصد سفر مضبوط ہوا کہا تھا اوسکو کہ فلانا

سعدی بیست دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد که چندین مدت کجا بودی

سعدی سے دوڑتا ہوا آیا اور مہربانی کے اور افسوس کہایا کہ اتنے مدت تک کسواسطے نہ آیا

شکر قدوم بزرگان آنچه دست میان بستمی گفتم ع با وجودت من آواز نیاید که منم

شکر آنے بزرگونکے اتنین بیچ خدمت کے کمر باندہتا مین کہا مینے ساتہ وجود تیرے کے مجہسے آواز نہ آئی کہ مین

گفتا چه شود اگر درین خطه روزی چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکم

کہا کیا ہووے جو بیچ اس شہر کے تہوڑے دن آرام لے تو تو خدمت سے فائدہ مند ہوں مین کہا مینے نہ سکونگا مین

این حکایت منظوم

ساتہ حکم اس حکایت نظم کے

بزرگی دیدم اندر کوهساری	قناعت کرده از دنیا بغاری
ایک بزرگ کو دیکہا مینے بیچ ایک پہاڑ کی	صبر کیے ہوئے دنیا سے بیچ ایک غار کے
چرا گفتم بشهر اندر نیائی	که باری بندی از دل برگشائی
کسواسطے کہا مینے بیچ شہر کی نہ آوے تو	کہ ایکبار بند دل سے کہول لے تو
بگفت آنجا پری رویان نغزند	چو گل بسیار شد پیلان بلغزند
کہا اوسجگہ پری روی بہت اچہے ہین	جو کیچڑ بہت ہوئی ہاتہی پہسلتے ہین

این بگفتم و بوسه بر روی یکدیگر دادیم و وداع کردیم

یہ کہا مینے اور بوسہ اوپر منہ آپسکے دیے ہمنے اور رخصت کیا ہمنے

بوسه دادن بروی دوست چه سود	هم در آن لحظه کردنش بدرود
بوسہ دینا اوپر منہ دوست کے کیا فائدہ	اوسیوقت کرنا اوسکو رخصت
سیب گفتی وداع یاران کرد	روی زین نیمه سرخ و زان نیمه زرد
سیب کو کہے تو رخصت یاروں کے کے	منہ اس سمت سے آدہا سرخ اور آدہا زرد

شعر
ان لم امت یوم الوداع تاسفا ۔ لا تحسبونی فی المودة منصفا

اگر نہ مروں مین دن رخصت کی از روی افسوس کے مت شمار کرو میری تئین بیچ دوستی کی انصاف

حکایت خرقه پوشی در کاروان حجاز همراه ما بود یکی از امرای عرب مر او را

ایک گدڑی کا پہننے والا بیچ قافلے حجاز کے ہمراہ ہمارے تہا ایک نے امیرون عرب سے دیا تہا اوسکو

صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان خفاجه ناگاه بر کاروان زدند و پاک ببردند

سو دینار دیئے تو قربانی کرے چوروں خفاجہ نے یکایک اوپر قافلے کے دوڑ ماری اور اسباب سب لے گئے

گیتی بزدی تیغ هلاکم بر سر + تا درین روز جهان بی تو ندیدی چشمم + این منم بر سر خاکت

دنیا کا مارتا تلوار ہلاکت کی اوپر سر میرے کی تو بیچ اس روز کے جہان بغیر تیرے نہ دیکھتی آنکھ میرے + یہ میں ہوں اوپر سر خاک

که خاکم بر سر + قطعه + آنکه قرارش نگرفتی و خواب + تا گل و نسرین نفشاندی نخست +

تیری کے کہ خاک میرے اوپر سر کے + وہ کہ قرار اوسکو نہ پکڑتا اور خواب + جبتک گل اور نسرین نہ جہاڑتی پہلے

گردش گیتی گل رویش بریخت + خاربنان بر سر خاکش برست + بعد از مفارقت

گردش دنیا کے نے گل منہ اوسکے کا بکھیرا + درخت کانٹوں کے اوپر سر خاک اوسکی کی اوگے + پیچھے جدائی

او عزم سفر کردم و نیت جزم که بقیت زندگانی فرش هوس در نوردم و گرد مجالست

اوسکے سے قصد سفر کا کیا میں نے اور نیت استوار کہ باقی زندگانی فرش ہوس کا لپیٹوں میں اور آس پاس مجلس کرنے کے

نگردم + قطعه + دوش چون طاوس می نازیدم اندر باغ وصل + دیگر امروز از فراق یار

نہ پہروں میں + کل مانند طاوس کی ناز کرتا تہا میں بیچ باغ ملاقات کے + پہر آج کے روز جدائی یار سے

می پیچم چو مار + سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج + صحبت گل خوش بدی گر

لپٹتا ہوں میں مانند سانپ کے + فائدہ دریا کا نیک ہوتا اگر نہ ہوتی دہشت لہر کے + صحبت گل کی خوش ہوتی جو

نیستی تشویش خار + حکایت + یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی و مجنون و

نہوتا پریشانی کانٹے کا + ایک کی تئیں بادشاہوں عرب سے حدیث لیلی اور مجنوں کی اور

شورش حال وی بگفتند که با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان نهاده است و زمام اختیار

دیوانگی حال اوسکی کی کہے + کہ ساتھ کمال فضل اور بلاغت کے سر بیچ جنگل کے رکھا ہے اور باگ اختیار کی

از دست داده + بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت که در شرف نفس انسان

ہاتھ سے دیدی + فرمایا اوسکو تو حاضر لائے اور ملامت کرنا پکڑا کہ بیچ بزرگی ذات انسان کے

چه خلل دیدی که خوی بهائم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی + گفت + شعر + و رب صدیق

کیا خلل دیکھا تو نے کہ خو چارپایوں کی پکڑی تو نی اور چھوڑنا صحبت آدمیوں کا لیا تو نی + کہا + اور بہت دوست

لامنی فی ودادها + الم یرها یوما فیوضح لی عذری + قطعه + کاج

کہ ملامت کی میری تئیں بیچ دوستی اوسکی کی + آیا نہ دیکھا اوسکی تئیں ایک روز پس ظاہر ہوتا واسطے میرے عذر میرا + کاش کہ

حال ما باشد ترا افسانه پیش **حکایت** قاضی همدان را حکایت کنند که با نعلبند

حال ہمارا ہو تیری تئیں قصہ آگے — قاضی ہمدان کی تئیں حکایت کرتی ہیں کہ ساتھ نعلبند کے

پسری سرخوش بود و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلهف بود و پویان

بیٹے کے نشے میں تھا اور نعل دل اوسکی کا بیچ آگ کی ایک زمانہ بیچ طلب اوسکی کی رنجیدہ تھا اور دوڑنے والا

و مترصد و جویان بر حسب واقعه گویان **نظم** در چشم من آمد آن سهی سرو بلند + برد دلم

اور امیدوار اور ڈھونڈھنے والا اور موافق حال کے کہنے والا — بیچ آنکھ میرے کے آیا وہ سیدھا سرو بلند — لیگیا دل میرا

ز دست و در پای فگند + این دیده شوخ میبرد دل بکمند + خواهی که بکس دل ندهی دیده

ہاتھ سی اور نیچے پاؤں کے ڈالا — یہ دیدہ شوخ لیجاتا ہی دل بیچ کمند کی — چاہی تو کہ کسیکو دل نہ دی تو

به بند + شنیدم که در گذری پیش قاضی باز آمد برخی ازان مقالات بسمعش رسیده و زاید

باندہ — سنا مینے کہ بیچ راہ کی سامنے قاضی کے پھر آیا تھوڑا اوس گفتگو سی بیچ کان اوسکی کی پہنچا تھا

الوصف برنجیده دشنام بی تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت

تعریف سے رنجیدہ ہوکے گالیاں بے تحاشا دینا شروع کی اور بیہودہ کہنا اور پتھر اوٹھایا

و هیچ از بی حرمتی نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر که هم‌عنان او بود

اور کچھ بے عزتی سے نہ چھوڑا قاضی نے ایک کی تئیں کہا عالموں معتبر سی کہ ساتھ اوسکے تھا

آن شاهدی و خشم گرفتن بینش + و آن عقده برابروی ترش شیرینش **ضرب**

وہ معشوقانہ پن و غصہ اکڑنا دیکھ اوسکا — اور وہ گرہ اوپر ابرو ترش کی میٹھی اوسکی — مارنا

الحبیب زبیب **مثل** از دست تو مشت بر دهان خوردن + خوشتر که بدست

دوست کا منقی ہی — ہاتھ تیری سی گھونسا اوپر منہ کے کھانا — خوش زیادہ کہ ہاتھ

خویش نان خوردن + همانا که از وقاحت او بوی سماحت می آید **فرد** انگور

اپنے سے روٹی کھانا — تحقیق کہ بے شرمی اوسکی سی بو اخلاص کی آتی ہے — انگور

نو آورده ترش طعم بود + روزی دو سه صبر کن که شیرین گردد + این بگفت و بمسند

نیا آیا ہوا کھٹا کھانے میں ہوتا — دن دو تین صبر کر — کہ میٹھا ہووے — یہ کہا اور اوپر مسند

قضا را آمد شنی چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودندی یعنی در خدمت

قضا کی پھیر آیا کتنی لوگون نے بزرگون عادل سے کہ بیچ مجلس حکومت اوسکے تھے یعنی خدمت سکے

ببوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند

چومے کہ ساتھ اجازت سے ایکبات بیچ خدمت کی کہین ہم اگرچہ چھوڑنا ادب کا ہے اور بزرگون نے کہا ہے

بیت نه در هر سخن بحث کردن رواست + خطا بر بزرگان گرفتن خطاست

نہ بیچ ہربات کے بحث کرنا روا ہے قصور بزرگون کا پکڑنا قصور ہے

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتی که بینند و اعلام

ولیکن ساتھ حکم اگلیوان نعمت دینے صاحب کے کہ لازم کرنیوالی زمانہ بندون کی ہے ایک مصلحت کہ دیکھیں اور خبر

نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع نگردی و

نکرین ایک جنس خیانت سے ہوتی ہی راہ ٹھیک کی وہ ہے کہ ساتھ اس لڑکے کے گرد لالچ کے نہ پھری تو

فرش ولع در نوردی که منصب قضا پایگاهی منیعست تا بگناهی شنیع ملوث

اور فرش حرص کا لپیٹی تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ ہی بڑا کہ تو بیچ ایک گناہ بد کے آلودہ

نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی مثنوی یکی کرده بی آبروی

ہووی تو اور یار یہہ ہے کہ دیکھا تو نے اور بات یہہ کہ سنی تو نے ایک نے کی بے آبروئی

بسی + چه غم دارد از آبروی کسی + بسا نام نیکوی پنجاه سال + که یک نام زشتش

بہت کیا غم اوسکو ہے وہ آبرو کسی کی سے بہت نام نیک پچاس برس کا کہ ایک نام بد اسکو

کند پایمال + قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین خواند و

کرتا ہے خراب قاضی کو تئین نصیحت یاروں ایکدلی کی پسند آئی اور اوپر نیکی عقل قوم کی آفرین پڑھی اور کہا

نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بی جواب ولیکن شعر نصیحت

نظر عزیزوں کی بیچ مصلحت حال میرے کی نہایت صواب ہے اور مسئلہ بیجواب ہے ولیکن نصیحت

کن مرا چندانکه خواهی + که نتوان شستن از زنگی سیاهی فرد از یاد تو غافل

کر میری تئین جتنا کہ چاہے تو کہ نسکیے دھونا زنگی سے سیاہی یاد تیری سے غافل

پنجه در صید برده ضیغم را * چه تفاوت کند که سگ لاید * سعدی ودست کرم

پنجہ بیچ شکار کی لگی ہوی شیر کی تئیں کیا تفاوت کری کہ کتا بھونکے * سعدی منہ بیچ دوست کی کر

بگذار * تا عدو پشت دست میخاید * ملک را همان شب آگهی دادند که در ملک تو

چھوڑ تو دشمن پیٹھ ہاتھ کی کاٹتا ہے * بادشاہ کی تئیں اسی بیچ اوس رات کی خبر دی کہ بیچ ملک تیرے

چنین منکری حادث شده است چه فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر

ایسا ایک امر بد پیدا ہوا ہے کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا میں اوسکی تئیں فاضلوں زمانی کے

میدانم و یگانه روزگار میشمارم باشد که معاندان در حق وی خوضی کرده اند پس این

جانتا ہوں میں اور یکتای زمانی کا گنتا ہوں میں شاید کہ دشمنوں نے بیچ حق اوسکے ایک ہیچ کیا ہی پس یہ

سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنگه که معاینت گردد که حکیمان گفته اند شعر به تیغ

بات بیچ کان قبول میرے کے نہ آتی مگر اوس وقت کہ دیکھا ہووے کہ حکیموں نے کہا ہے ساتھ تیغ

سبک دست بردن به تیغ بدندان پشت دست دریغ * شنیدم که سحرگاه با

جلد ہاتھ لیجانا اور پیچھے تیغ کی ساتھ دانتوں کی کاٹی پیٹھ ہاتھ افسوس کی * سنا میں نے کہ صبح کو ساتھ

چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید ایستاده و شاهد نشسته و می ریخته و قدح

کتنے ایک خاصوں کے اوپر سرہانے قاضی کے آیا شمع کی تئیں دیکھا اور پیالہ شراب

شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدار کرد

ٹوٹا ہوا اور قاضی بیچ خواب مستی کی بیخبر دنیا سے ساتھ تلطف کی تھوڑا تھوڑا بیدار اوسکو کیا

که خیز که آفتاب برآمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را

کہ اوٹھ کہ آفتاب نکلا قاضی نے جانا کہ حال کیا ہے کہا کدہر سے نکلا بادشاہ کی تئیں

عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکه معهودست گفت الحمد لله که هنوز در توبه

تعجب آیا کہا طرف پورب سے جیسا کہ مقرر ہے کہا الحمد للہ کہ ابتک دروازہ توبہ کا

همچنان بازست بحکم حدیث لا یغلق باب التوبة علی العباد حتی تطلع

ویسا ہی کھلا ہے موجب فرمودہ پیغمبر کی نہیں بند ہوتا ہی دروازہ توبہ کا اوپر بندوں کے جبتک کہ نکلے

الشمس من مغربها استغفرک اللهم و اتوب الیک **قطعه** این دو

سورج مغرب سے طلب آمرزش چاہتا ہوں میں اے خداوند اور بازگشت کرتا ہوں میں طرف تیرے ان دو

چیز مرا بر گنه انگیختند + بخت نافرجام و عقل ناتمام + گر گرفتارم کنی مستوجبم + ور ببخشی

چیزوں نے ابھارا ہر گناہ کی اوٹھایا نصیبا نامبارک اور عقل ناتمام نے جو گرفتار مجکو کرے تو لائق ہوں میں اور جو بخشی تو

عفو بهتر که انتقام + ملک گفت توبه درین حالت که بر جزای گناه خویش اطلاع

معاف کرنا بہتر کہ بدلا لینا پادشاہ نے کہا توبہ بیچ اس حالت کی کہ اوپر عوض گناہ اپنے کے اطلاع

یافتی سودی نکند فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا باسنا **قطعه**

پائی تو فائدہ نہ کرے پس نہ تھا کہ نفع بخشے اونکو ایمان اونکا جسوقت کہ دیکھا عذاب ہمارا

چه سود از دزدی آنگه توبه کردن + که نتوانی کمند انداخت بر کاخ + بلند از میوه گو

کیا فائدہ چوری سی اوسوقت توبہ کرنا کہ نہ سکے تو کمند ڈالنا اوپر محل کے بلند کو میوہ سے کہہ

کوتاه کن دست + که کوته خود ندارد دست بر شاخ + ترا با وجود چنین منکری که ظاهر شد

کوتاہ کر ہاتھ کہ چھوٹا آپ نہیں رکھتا ہی ہاتھ اوپر شاخ کے تیری تئین باوجود ایسے ایک گناہ کے کہ ظاہر ہوا

سبیل خلاص صورت نه بندد این بگفت و موکلان عقوبت در وی آویختند گفت

راہ خلاص ہونیکے صورت نہ باندہی یہ کہا اور نگہبان عذاب کے بیچ اوسکے الجھے کہا

مرا در خدمت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت

میری تئین بیچ خدمت پادشاہ کی ایک بات باقی ہے پادشاہ نے سنا اور کہا وہ کیا ہے کہا

قطعه باستین ملالیکه بر من افشانی + طمع مدار که از دامنم بدارم دست + اگر خلاص

ساتھ آستین رنج کے کہ اوپر میری جھاڑیگا تو لالچ مت رکھ کہ دامن تیرا سے رکھونگا میں ہاتھ اگر خلاص

محالست ازین گنه که مراست + بدان کرم که تو داری امیدواری هست ملک گفت

محال ہی اس گناہ سے کہ میری تئین ہے ساتھ اوس کرم کی کہ تو رکھتا ہی تو امیدواری ہے پادشاہ نے کہا

این لطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی ولیکن محال عقلست و خلاف نقل

یہ لطیفہ نادر لایا تو اور یہ نکتہ نادر کہا تو نے اور لیکن محال عقل ہے اور خلاف حدیث کے

یونانان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچه هایل بود دلالت کلی بر
یونانیوں نے کہا ہے مزاج اگرچہ راست ہووے بھی تکیہ کرنا زندگانی کی تئیں نہیں چاہیے اور مرض اگرچہ ہائل ہووے پھیل کرنا
هلاک نکند اگر فرمایی طبیبی را بخوانم تا معالجت کند دیده بر کرد و بخندید و گفت مثنوی
ہلاک ہونیکی نہ کرے اگر فرماوے تو ایک حکیم کی تئیں بلاویں ہم تو دوا کرے دیدے کھولنا کھولی اور ہنسا اور کہا

دست برهم زند طبیب ظریف
ہاتھ افسوس کے ملتا ہے حکیم ظریف
چون خرف بیند اوفتاده حریف
جو دیوانہ دیکھے پڑا ہوا حریف کو
خواجه در بند نقش ایوانست
صاحب بیچ فکر کے نقش محل کی ہے
خانه از پای بست ویرانست
گھر نیو سے ویران ہے
پیرمردی ز نزع مینالید
ایک پیر مرد نزع کی روتا تھا
پیرزن صندلش همی مالید
بڑھیا صندل اوسکے ملتی تھی
چون مخبط شد اعتدال مزاج
جو دیوانہ ہوا برابر مزاج کا
نه عزیمت اثر کند نه علاج
نہ دعا اثر کرے نہ علاج

حکایت

پیری حکایت کند که دختری خواسته بود و حجره بگل آراسته و بخلوت با او نشسته
ایک بڈھے کی تئیں باتیں کرتی ہیں کہ ایک لڑکی چاہی تھی اور کوٹھری ساتھ پھول کی آراستہ کی اور بیچ خلوت کے ساتھ
و دیده و دل در وی بسته شبهای دراز نخفتی و بذله‌ها و لطیفه‌ها گفتی باشد که مؤانست
اور دیدہ اور دل ساتھ اوسکے باندھا راتوں کو نہ سوتا اور بذلے اور لطیفے کہتا شاید کہ انس
پذیرد و وحشت نورزد از جمله شبی میگفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار
قبول کرے اور وحشت نکرے تمام ایک شب میں کہتا تھا نصیبا بلند تیرا یار تھا اور آنکھ دولت کی بیدار
که بصحبت پیری افتادی پخته پرورده جهاندیده آرمیده سرد و گرم روزگار چشیده نیک و بد
کہ بیچ صحبت ایک بڈھے کی پڑی تو پکا پالا ہوا جہان دیکھا ہوا آرام کیا ہوا سرد گرم زمانہ کا کھینچا ہوا نیک و بد
آزموده که حقوق صحبت بداند و شرط مودت بجای آورد مشفق مهربان خوش طبع شیرین
آزمایا ہوا کہ حق صحبت کی جانے اور شرط دوستی کی بجا لاوے شفقت کرنیوالا مہربانی کرنیوالا اچھی طبع
زبان مثنوی
زبان

تا توانم دلت بدست آرم + ور بیازاریم نیازارم + ور چو طوطی بود شکر
جبتک سکونگا میں دل تیرا بیچ ہاتھ کی لاوینگا اور جو آزار دیگی مجھکو نہ آزردہ کرونگا میں اور جو مانند طوطی کی شکر

نتواند خاست + الا بعصا کش عصا بر خیزد + فی الجمله امکان موافقت نبود بمفارقت

سکے اوٹھنا مگر ساتھ لاٹھی کی کہ اوسکی لاٹھی اوٹھے حاصل کلام کا طاقت موافقت کی نہی ساتھ جدائی کے

انجامید چون مدت عدت بر آمد عقد نکاحش بستند با جوانی تند ترش روی تهیدست بدخوی

انجام ہوا جو مدت عدت کی بر آئی گرہ نکاح اوسکے کی باندہے ساتھ ایک جوان تند ترش رو خالی ہاتھ بد خو کے

جور و جفا کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق همچنان گفتی الحمد لله که از آن عذاب الیم

ظلم اور ظلم کھینچتی اور رنج اور لڑائی دیکھتی اور شکر نعمت حق کا ویسا ہی کہتی الحمد للہ کہ اوس عذاب سخت سے

برهیدم و بدین نعیم مقیم برسیدم **قطعه** روی زیبا و جامه دیبا + عرق و عود و رنگ و بوی و هوا

چھوٹی میں اور ساتھ اس نعمت قائم کی پہنچی میں منہ زینت دار اور کپڑا دیبا کا عرق اور عود اور رنگ اور بو اور ہوا

این همه زینت زنان باشد + مرد را کیر و خایه زینت بس **فرد** با اینهمه جور و تند خویی + نازت

یہہ سب زینت جوروں کی ہووے مرد کو کیر اور خایہ زینت بس ہے باوجود اس تمام ظلم اور تند خوئی کے ناز تیرا

بکشم که خوبرویی **نظم** با تو مرا سوختن اندر عذاب + به که شدن با دگری در بهشت + بوی پیاز

کھینچوں میں کہ خوبصورت ہی تو ساتھ تیرے میری بیچ جلنا بیچ عذاب کے بہتر کہ جانا ساتھ دوسرے بیچ بہشت کے بو پیاز کی

از دهن خوبروی + بحقیقت که گل از دست زشت **حکایت** مهمان پیری بودم در دیار بکر

منہ خوبصورت سے کے بہی بہتر بیچ حقیقت کے کہ گل ہاتھ زبون کی سے مہمان ایک بڈھے کا تہا میں بیچ شہر بکر کے

که مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی شبی حکایت کرد که مرا در عمر خویش بجز این فرزند

کہ مال بہت رکھتا تھا اور ایک لڑکا خوبصورت ایک رات حکایت کرتا تھا کہ میری تئین بیچ عمر اپنی کی سوائے اس فرزند کے

نبوده است درختی درین وادی زیارتگاه است که مردان بحاجت خواستن آنجا روند شبها

نہیں ہوا ہے ایک درخت بیچ اس جنگل کے زیارت گاہ ہے کہ آدمی واسطے حاجت مانگنی کی اوس جگہ جاتی ہیں

دراز در پای آن درخت بخدا نالیده ام تا مرا این فرزند بخشیده است شنیدم که پسر با رفیقان

دراز کو بیچے اوس درخت کے طرف خدا کی رویا ہوں میں تو میری تئین یہ لڑکا بخشا ہے سنا میں نے کہ بیٹا ساتھ یاروں کے

آهسته میگفت چه بودی اگر من آن درخت بدانستمی که کجاست تا دعا کردمی و پدر بمردی

آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا اگر میں اوس درخت کی تئین جانتا میں کہ کہاں ہی تا دعا کرتا میں اور باپ مر جاتا

حکایت یکی از فضلا تعلیم ملکزاده همی کردی و ضرب بی محابا زدی و زجر بی قیاس کردی باری پسر از بی طاقتی شکایت پیش پدر برد و جامه از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد استاد را بخواند و گفت پسران رعیت را چندان جور و توبیخ روا نمیداری که فرزند مرا سبب چیست گفت سبب آنکه سخن اندیشیده باید گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را علی العموم و پادشاهان را علی الخصوص بموجب آنکه بر دست و زبان ایشان هرچه رفته شود هر آینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتباری نباشد

ایک فاضلون سے تعلیم دیتے تھے بیٹے وزیر کے ناقص عقل واسطے بھیک مانگنے کے بیچ گانو کی گئی

بادشاہزادی کو کرتا تھا اور ضرب بے دہشت مارتا اور جھڑکنا بہت کرتا تھا ایکبار لڑکا بیطاقتی سے

شکوہ آگے باپ کی لے گیا اور جامہ تن دردمند سے اوٹھایا باپ کی تئین غصہ آیا اوستاد کی تئین

بلایا اور کہا کہ لڑکون رعیت کی تئین اتنا غصہ روا نہین رکھتا ہی تو کہ لڑکے میرے کی تئین سبب کیا ہے

کہا سبب وہ کہ بات ساتھ اندیشے کے چاہیے کہنا اور حرکت پسندیدہ کرنا سب خلق کی تئین

علی العموم اور بادشاہون کی تئین اوپر خاص کے سبب وہ کہ اوپر ہاتھ اور زبان انکے سے جو کچھ کہ جاوے

تحقیق بیچ منہون کی کہین اور قول و فعل عوام الناس کی تئین اتنا اعتبار نہوے

قطعه

اگر صد ناپسند آید ز درویش
رفیقانش یکی از صد ندانند
وگر یک بذله گوید پادشاهی
ز اقلیمی باقلیمی رسانند

جو سو ناپسند آوے فقیر سے یار اوسکے ایک سو سے نجانین اور جو ایک

دلکش کہے بادشاہ ایک ولایت سے بیچ ایک ولایت کے پہنچاوین

پس واجب آمد معلم پادشاهزاده را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم الله نباتاً حسناً اجتهاد ازان بیش کردن که در حق ابنای عوام

پس واجب آیا معلم بادشاہزادہ کے کی تئین بیچ شایستگی خلق صاحب زادون کے اوگایا اونکو اللہ تعالےٰ نے اوگانا نیک

کوشش اوس سے زیادہ کرنا کہ بیچ حق بیٹون عام کے

قطعه

یکی را صد نامند بسبب عدم اعتبار بر حال درویش ...

بیچارہ پادشاہ ...

با وجود بعدہ عدم ...

دیگر رسانند و نقل سازند

محذوف ... بسبب دلالت

... ای مردم ۱۲

... واو از آخر حذف کرده

همزه عوض ... ورآورده شد ... ذکر کرده

در جمع باز آمده

مولوی شمس الدین ... ۱۲

نرفتی کودکان را هیبت استاد نخستین از سر برفت و معلم دومین را اخلاق ملکی

لڑکون کی تئین خوف اوستاد پہلے کا سر سے باہر گیا اور معلم دوسری کی تئین اخلاق فرشتون کا سجاتا

دیدند دیو یک یک شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند و همچنین اغلب اوقات

دیکھا دیو ایک ایک ہوسے باعتبار بردباری اوسکے کے علم بہول گئے اور ایسی ہی اکثر اوقات

ببازیچه فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده بر سر هم شکستندی بیت

کھیلنے کو جمع ہو کر بیٹھتے اور تختی درست نکی ہوئی اوپر سر آپسکے ناکہ توڑتے

استاد معلم چو بود بی آزار خرسک بازند کودکان در بازار بعد از دو هفته بر آن مسجد

استاد علم دینی والا ہو ہوے کم آزار دینی والا چین چھیلتا کھیلین لڑکی بیچ بازار کی بعد دو ہفتے کے اوپر اوس مسجد کے

گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بودند و بمقام خویش باز آورده

گذر کیا مین نے معلم پہلے کی تئین دیکھا مین نے کہ دل خوش کیا تہا اور بیچ مقام اپنے کے پہیر لائے

برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلم ملائکه چرا کردند سر مردی ظریف

رنجیده ہوا مین اور لاحول کہی مین نے کہ دوسری بار شیطان کی تئین معلم فرشتون کا کسواسطے کیا ایک مردی خوش طبع

جهان دیده بشنید بخندید و گفت **مثنوی** پادشاهی پسر بمکتب داد

جہان دیده نے سنا ہنسا اور کہا ایک پادشاہ نے بیٹا مکتب مین بٹھلایا

لوح سیمینش در کنار نهاد بر سر لوح او نوشته بزر جور استاد به که مهر پدر

تختی چاندی کی بیچ گود کی رکھے اوپر سر تختی اوسکی کی لکھا ساتھ سونے کے ظلم اوستاد کا بہتر محبت باپ سے

حکایت پادشاه زاده را نعمت بیکران از ترکه عمان بدست افتاد فسق

ایک پادشاہ زادی کی تئین نعمت بہت ترکے چچاون سے ملے بدکاری

و فجور آغاز کرد و مبذری پیشه گرفت فی الجمله نماند از سائر معاصی منکری

اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام کا نرہا تمام گناہون بد سے

که نکرد و مسکری که نخورد باری بنصیحتش گفتم ای فرزند دخل آب روانست

کہ نہ کیا اور کوئی نشہ کہ نہ کہایا ایکبار بطور نصیحت کی اوسکو کہا مین نے ای بیٹے آمدنی پانی جاری ہے

اثر نمیکند ترک مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما

اثر نہیں کرتا ہی چھوڑنا نصیحت کا کیا مین نے اور منہ اپنا صحبت کرنے سے پھیرا مین نے اور قول حکیموں کا

کار بستم گفته اند بلّغ ما علیک فان لم یقبلوا فما علیک **قطعه**

کام باندھا مین نے کہ کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ اوپر تیرے ہی پس اگر قبول نہ کرین نہین ہی گناہ اوپر تیرے

گرچه دانی که نشنوند بگوی + هرچه دانی ز نیک خواهی و پند + زود باشد که

اگرچہ جانتا ہی کہ نہین سنیں گے کہہ جو کچھ جانتا ہے نیک چاہنے اور نصیحت سے جلدی ہووے گی کہ

خیره سر بینی + بدو پای اوفتاده اندر بند + دست بر دست میزند که دریغ

بیہودہ سرکش کو دیکھیگا تو ساتھ دو پاؤن کے پڑا بیچ قید کے ہاتھ اوپر ہاتھ کے مارے ہے کہ افسوس

نشنیدم حدیث دانشمند + تا پس از مدتی انچه اندیشه من بود از نکبت حالش

نہ سنی مین نے بات عقلمند کے تو پیچھے ایک مدت کے جو کچھ اندیشہ میرا تھا بدبختی حال اوسکی سے

بصورت بدیدم که پاره پاره بهم میدوخت و لقمه لقمه همی اندوخت دلم

بیچ ظاہر کے دیکھا مین نے کہ ٹکڑے ٹکڑے اوپر ہم کے سیتا تھا اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا

از ضعف حالش بهم برامد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درونش را

ناتوانی حال اوسکے سے غمگین ہوا اور مروت نہ دیکھی مین نے بیچ ایسے حال کے زخم فقیر کی

بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم **مثنوی** حریف سفله

ساتھ ملامت کے چھیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنے کہا مین نے شراب پینے والا

در پایان مستی + نیندیشد ز روز تنگدستی + درخت اندر بهاران بر فشاند +

بیچ نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کرتا ہی روز تنگدستی سے درخت بیچ بہار کے پھل جھاڑتا ہے

زمستان لاجرم بی برگ ماند **حکایت** پادشاهی پسری را بادیبی

جاڑے مین خواہ مخواہ بے پتے رہتا ہے ایک بادشاہ نے ایک بیٹا اپنا ادیب کو

داد و گفت این فرزند تست تربیتش کن همچنانکه یکی از فرزندان خویش

دیا اور کہا یہ فرزند تیرا ہے تربیت اسکو کر جیسا کہ ایک فرزندوں اپنے سے

گفت فرمان بردارم سالی چند برین برآمد سعی کردم بجای رسید و پسران

کہا فرمانبردار ہوں میں اتنی برس اوپر اسکے گذرے کوشش کی اور پہنچا ایک جگہ کو پہنچا اور بیٹے

ادیب در فضل و بلاغت منتہا شدند ملک و دانشمند را مواخذت کرد

ادب دینے والے کے بیچ بلاغت کے ستھے ہوئے بادشاہ نے دانشمند کی تئیں گرفتار کیا

و معاتبت فرمود کہ وعدہ خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رای

اور عتاب فرمایا کہ وعدہ خلاف کیا تو نے اور وفا بجا نہ لایا تو کہا اوپر عقل

خداوند روی زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکسانست و طبایع

صاحب روئے زمین کے چھپا نہ رہے کہ تربیت یکسان ہے اور طبیعتیں

مختلف ست قطعہ گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی + در ہمہ سنگی نباشد

جدا جدا اگرچہ چاندی اور سونا پتھر سے آتا ہی ہے نہیں بیچ سب پتھروں کے ہوتے

زر و سیم + بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل + جایی انبان میکند جایی ادیم حکایت

چاندی اور سونا اوپر تمام عالم کے چمکتا ہے سہیل کسی جگہ توشہ دان کرتا ہی کسی جگہ چمڑا خوشبودار

یکی را شنیدم از پیران مربی کہ مریدی را ہمی گفت چندانکہ تعلق خاطر آدمی زاد

ایک کی تئیں سنا میں نے پیرون مربی سے کہ ایک مرید کی تئیں کہتا تھا جیسا کہ علاقہ خاطر آدمی زاد کا

است بروزی اگر بروزی دہ بودی بمقام از ملائکہ درگذشتی قطعہ فراموش

ہے ساتھ روزی کے اگر ساتھ روزی دینے والے کے ہوتا بیچ مقام کے ملائکہ سے گذرتا فراموش

نکرد ایزد دران حال + کہ بودی نطفہ مدفون و مدہوش + روانت داد و طبع و

نہ کیا خدا نے بیچ اوس وقت کے کہ تھا تو ایک نطفہ دفن کیا گیا اور بیہوش جان تجکو دی اور طبیعت اور

عقل و ادراک + جمال و نطق و رای و فکرت و ہوش + دہ انگشت مرتب کرد بر کف

عقل اور دانائی اچھی صورت اور گویائی اور عقل اور دانائی اور ہوش دس انگلیاں تری تئیں ترتیب کیں اوپر ہتھیلی کے

دو بازوت مرکب ساخت بر دوش + کنون پنداری ای ناچیز ہمت + کہ خواہد کردنت روزی فراموش

دو بازو تیری ترتیب کیے اوپر کندھی کے اب جانتا ہی تو ای ناچیز ہمت کہ کریگا تیری روزی فراموش

حکایت اعرابی را دیدم که پسر را همی گفت یا بنی انک مسئول

ایک عرب کی رہنی والی کی تئین دیکھا مین نی کہ بیٹی کی کہتا تہا ای بیٹی تحقیق سوال کیا جاوی گا تو

یوم القیمة ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت یعنی ترا خواهند پرسید

دن قیامت کی اوس چیز کی تئین کہ وہ کیا ہی کہ حاصل کیا تو نی اور نکہا جاوی گا کہ ساتھ کس شخص کی نسبت کیا گیا ہی تو یعنی تجھ سی پوچھینگے

که هنرت چیست نگویند که پدرت کیست **قطعه** جامهٔ کعبه را که می بوسند

کہ ہنر تیرا کیا ہے نکہینگے کہ باپ تیرا کون ہے جامہ کعبہ کی تئین کہ چومتے ہین

او نه از کرم پیله نامی شد با عزیزی نشست روزی چند لاجرم همچو او

وہ نہ ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا ساتھ ایک عزیز کے بیٹھا دن کتنے ضرور مانند اوسکے

گرامی شد **حکایت** در تصانیف حکما آورده اند که کژدم را ولادت

بزرگ ہوا بیچ کتابوں حکیموں کے لائے ہین کہ بچھو کی تئین پیدایش

معهود نیست چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش را بدرند

معروف نہین ہے جیسا کہ اور جانورون کی تئین بلکہ اوجہڑ ماں کی تئین کہاتے ہین اور پیٹ اوسکا پہاڑتے ہین

و راه صحرا گیرند و آن پوستها که در خانه کژدم بینند اثر آنست باری این نکته

اور راہ جنگل کی لیتے ہین اور وہ پوست کہ بیچ گہر بچھو کی دیکہتے ہین نشان اوسیکا ہی ایکبار یہ نکتہ

پیش بزرگی همی گفتم گفت دل من بر صدق این سخن گواهی میدهد و جز چنین

آگی ایک بزرگ کی کہتا تہا مین کہا دل میرا اوپر سچ ہونی اس بات کے گواہی دیتا ہے اور سوای اس بات کے

نتوان بودن در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کرده اند لاجرم

اور نہین ہو سکتا ہے بیچ حالت چھٹپن کے ساتھ ماں باپ کی ایسا معاملہ کیا ہے منہ ور کر

در بزرگی چنین مقبول و محبوبند **قطعه** پسری را پدر وصیت کرد کای جوانمرد

بیچ بزرگی کی ایسی قبول کیی گئی اور دوست ہین ایک لڑکی کی تئین باپ نی وصیت کی کہ ای جوانمرد

یاد گیر این پند هر که با اهل خود وفا نکند نشود دوست روی دانشمند

یاد کرلے تو یہ نصیحت جو کوئی کہ ساتھ اپنی سی وفا نہ کرے نہووی دوست سامنے دانا کے

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستان در نمی آیی گفت بتابستانم

بچھو کی تئین کہا کس لیے بیچ جاڑے کے باہر نہیں آتا ہے تو کہا بیچ گرمیوں کے

چه حرمت است که بزمستان نیز بیرون آیم **حکایت** فقیره درویشی حامله بود

کیا حرمت ہے کہ بیچ جاڑے کے بھی باہر آؤں مین — ایک فقیر کی تئین جورو حاملہ تھی

مدت حمل بسر آورده درویش را همه عمر فرزند نیامده بود گفت اگر خداوند تعالی

مدت حمل کی بسر لائی فقیر کی تئین تمام عمر لڑکا نہ ہوا تھا کہا جو اللہ برتر

مرا پسری بخشد جزین خرقه که پوشیده دارم هر چه در ملک منست ایثار درویشان

میری تئین ایک بیٹا بخشے سوای اس گدڑی کے کہ پہنے ہوں مین جو کچھ بیچ ملک میری کی ہی تصدق فقیروں کو

کنم اتفاقا پسر آورد و سفره درویشان بموجب شرط نهاد و پس از چند سال از سفر شام

کرونگا اتفاقاً بیٹا جنا اور دستر خوان فقیروں کے بموجب شرط کے بجا لایا پیچھے کئی برس کے سفر شام سے

باز آمدم بمحلت آن دوست برگذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان

پھر آیا مین بیچ محلے اوس دوست کے گذرا مین اور حقیقت حال اوسکی سی پوچھا مین نے کہا بیچ قید خانے

شحنه درست سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خورده و عربده کرده و خون

کوتوال کے ہے سبب پوچھا مین نے کسی نے کہا بیٹے اوسکے نے شراب پی اور تند خوئی کی اور خون

کسی ریخته و از میان گریخته پدر را بعلت وی سلسله در نای است و بند گران برپای

کسی کا گرایا اور درمیان سے بھاگا باپ کی تئین بسبب اوسکے زنجیر بیچ گردن کے ہے اور قید بھاری اوپر پانوں کے

گفتم این بلا را او بحاجت از خدای عز و جل خواسته است **قطعه** زنان باردار

کہا مین نے اس بلا کی تئین اوسنی ساتھ حاجت کی خدای برتر سے چاہا ہے — جوروان حمل والی

ای مرد هشیار ٭ اگر وقت ولادت مار زایند ٭ ازان بهتر بنزدیک خردمند

ای مرد ہشیار جو وقت پیدا ہونیکے سانپ جنین اوس سے بہتر نزدیک دانا کے

که فرزندان ناهموار زایند **حکایت** طفل بودم که بزرگی را پرسیدم از بلوغ

کہ لڑکے نالائق جنین — لڑکا تھا مین کہ ایک بزرگ کی تئین پوچھا مین نے بلوغ سے

گفت در مسطور آمده است که سه نشان دارد یکی پانزده سالگی و دوم احتلام و سوم

کہا بیچ مسطور کے آیا ہے کہ تین نشان رکھتا ہی ایک پندرہ برسکا ہونا اور دوسرا احتلام اور تیسرا

برآمدن موی پیش اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در رضای حق جل و علا

نکلنا بال آگے کا لیکن حقیقت میں ایک نشان رکھتا ہے او ربس وہ کہ بیچ رضامندی خدا کے [illegible]

بیش از آن باشی که در بند حظ نفس خویش و هر که درو این صفت موجود نیست نزد محققان

زیادہ اوس سے ہی تو کہ بیچ قید خوشی ذات اپنی کے اور جو کوئی کہ بیچ اوسکی صفت موجود نہیں ہے نزدیک

بالغ نشمارندش قطعه بصورت آدمی شد قطره آب که چل روزش قرار اندر رحم ماند

بالغ نگنیں اوسکو ساتھ صورت کی آدمی ہوا قطرہ پانی کا کہ چالیس دن قرار اوسکو بیچ پیٹ کے رہا

وگر چل ساله را عقل و ادب نیست بتحقیقش نشاید آدمی خواند قطعه جوانمردی و لطف است

جو چالیس برس والیکی نہیں عقل اور ادب نہیں ہے ساتھ تحقیق کی اوسکو آدمی نہیں پڑھنا جوانمردی اور پاکیزگی ہے

آدمیت همین نقش هیولانی مپندار هنر باید که صورت میتوان کرد بایوانها

آدمی کا ہونا یہی نقش خالی کمال سے مت جان ہنر چاہیے کہ صورت سکیے کرنا او پر محلوں کے

در از شنگرف و زنگار چو انسان را نباشد فضل و احسان چه فرق از آدمی تا نقش دیوار

شنگرف اور زنگار سے جو انسان کی نہیں ہووے بزرگی اور احسان کرنا کیا فرق آدمی سے نقش دیوار تک

بدست آوردن دنیا هنر نیست یکی را گر توانی دل بدست آر حکایت

بیچ ہاتھ کی لانا دنیا کا ہنر نہیں ہے ایک کی بھی جو سکے تو دل بیچ ہاتھ کے لاو

سالی نزاعی میان پیادگان حجاج افتاده بود و داعی در آن سفر هم پیاده بود

ایک برس ایک جھگڑا درمیان پیادوں حاجیوں کے پڑا تھا اور دعا کرنیوالا یعنی میں بھی بیچ اوس سفر کی پیادہ تھا

انصاف در سر و روی هم افتادیم و داد فسوق و جدال دادیم کجاوه نشینی را دیدم که با

انصاف بیچ سر اور منہ ایک دوسرے کے پڑے ہم اور داد بد سے کہنے اور لڑائی کرنے کی دی ہم نے ایک کجاوہ بیٹھنے والے کو دیکھا میں نے کہ ساتھ

عدیل خویش میگفت یا للعجب پیاده عاج چو عرصه شطرنج را بسر میبرد فرزین میشود یعنی به از آن

برابر اپنی کی کہتا تھا ای عجب پیادہ ہاتھی دانت کا میدان شطرنج کی جس وقت آخر لیجاتا ہے فرزین ہوتا ہے یعنی بہتر اوس سے

بیشتر بود که پیادگان حاج بادیه را بسر بردند و بتر شدند **قطعه** از من بگوی حاجی

ہوتا ہے کہ تھا اور پیادے حاج کی صحرا کی تئیں آخر لیگئی اور بدتر ہوئے مجھسے کہہ حاجی

مردم گزای را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکه +

آدمی کے آزار دینے والی کی تئیں کہ وہ پوست خلق کا ساتھ آزار کی پھاڑتا ہے حاجی تو نہیں ہے اونٹ ہی اس سبب سے کہ وہ

بیچاره خار میخورد و بار میبرد **حکایت** مردکی را چشم درد خاست پیش بیطار

بیچارہ کانٹے کھاتا ہی اور بوجھ لیجاتا ہی ایک مرد چھوٹے کی تئیں آنکھ کا درد اٹھا آگے ایک سلوتری کے

رفت تا دوا کند بیطار از آنچه در چشم چارپایان میکرد در دیده او کشید کور شد حکو

گیا تو دوا کرے سلوتری نی اوس چیز سے جو کچھ بیچ آنکھ چار پاؤں کی کرتا تھا بیچ دیدہ اوسکی کی کھینچا اندھا ہوا قصہ

پیش داور بردند گفت برو هیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی پیش بیطار نرفتی مقصود

آگے حاکم کے لیگیا کہا اور پر اوسکے کچھ ڈانڈ نہیں ہے اگر یہ گدہا نہ ہوتا آگے سلوتری کی نہ جاتا مقصد

ازین سخن آنست تا بدانی که هرکه نا آزموده را کار بزرگ فرماید با آنکه ندامت برد نزد

اس بات سے وہ ہے تو جانے تو کہ جو کوئی کہ نا آزمودہ کام کی تئیں کام بڑا فرماوے باوجود اسکے کہ شرمندگی لیجاوے

خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعه** ندهد هوشمند روشن رای بفرومایه

عقلمندوں کے ساتھ سبکی عقل کے نسبت کیا گیا ہووے نہ دے دانا روشن عقل کمینہ کو

کارهای خطیر + بوریاباف اگرچه بافنده است + نبرندش بکارگاه حریر **حکایت**

کام بڑے بچھانے کا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے نہ لیجاویں اوسکو بیچ کارخانہ حریر کے

یکی از بزرگان ائمه را پسری وفات یافت پرسیدند که بر صندوق گورش چه نویسیم

ایک بزرگوں اماموں سے ایک بیٹا مر گیا پوچھا کہ اوپر صندوق قبر اوسکی کی کیا لکھیں

گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش از آنست که روا باشد بر چنین جایگاه

کہا آیتوں قرآن مجید کے تئیں عزت زیادہ اوس سے ہی کہ روا ہووے اوپر ایسی جگہ کے

نوشتن که بروزگار سوده گردد و خلائق برو گذرند و سگان برو شاشند

لکھنا کہ ایک مدت میں گھس جاوی اور خلق اوپر اوسکے گذر جاویں اور کتے اوپر اوسکی پیشاب کریں

اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایت است **قطعه** وه که هر گه که سبزه

اگر ساتھ ضرورت کے کچھ لکھیں یہ بیت کفایت ہے کیا خوب کہ جس وقت کہ سبزہ

در بستان بدمیدی چه خوش بدی دل من بگذر ای دوست تا

بیچ باغ کے جمتا کیا خوش ہوتا دل میرا گذر کر ای دوست تو

بوقت بهار سبزه بینی دمیده بر گل من **حکایت** پارسائی بر یکی از

وقت بہار کے سبزہ دیکھے تو جما ہوا اوپر مٹی میری کے ایک پارسائی پاس ایک کے

خداوندان نعمت گذر کرد که بنده را دست و پای بسته عقوبت همی کرد گفت

صاحبوں نعمت سے گذر کیا کہ غلام کی تئیں ہاتھ اور پاؤں باندھ کے سختی کرتا تھا کہا

ای پسر همچو تو مخلوقی را خدای عز و جل اسیر حکم تو گردانیده است و ترا بر وی فضیلت

اے لڑکے مانند تیری ایک خلق کی تئیں خدای بزرگ اور برتر نے قیدی حکم تیرے کا کیا ہے اور تیری تئیں اوپر اوسکے فضیلت

داده شکر نعمت باری تعالی بجای آر و چندین جفا بر وی مپسند نباید که فردای قیامت

دی شکر نعمت خدای برتر کا بجا لا اور اتنا ظلم اوپر اوسکے مت پسند کر چاہیے کہ کل قیامت کے دن

به از تو باشد و شرمساری بری **مثنوی** بر بنده مگیر خشم بسیار جورش مکن و

بہتر تجھ سے ہووے اور شرمندگی لیجاوے تو اوپر غلام کی مت کر غصہ بہت ظلم اوسپر مت کر اور

دلش میازار او را تو به ده درم خریدی آخر نه بقدرت آفریدی این حکم و غرور

دل اوسکا مت آزردہ کر اوسکی تئیں تو نے ساتھ دس درم کے خرید کیا تو نے آخر نہ ساتھ قدرت کے پیدا کیا تو نے یہ حکم اور غرور

و خشم تا چند هست از تو بزرگتر خداوند ای خواجه ارسلان و آغوش فرمانده

اور غصہ کب تک ہے سب تجھ سے بزرگ زیادہ صاحب ای صاحب چاکر اور غلام کے حکم دینے والے

خود مکن فراموش در خبرست از سید عالم صلی الله علیه وسلم که گفت بزرگترین حسرتی

اپنا مت کر بھلا بیچ حدیث کے ہے سردار عالم سے درود اللہ کا اوپر انکے اور سلام کہ کہا بڑی زیادہ حسرت

در روز قیامت آن بود که بنده صالح را به بهشت برند و خداوندگار فاسق را به دوزخ

دن قیامت کے وہ ہوسے کہ بندۂ نیک کی تئیں بیچ بہشت کی لیجائیں اور صاحب بدکار کی تئیں بیچ دوزخ کے

خداوندان نعمت را کرم نیست * مرا که پرورده نعمت بزرگانم این سخن سخت

صاحبوں نعمت کی تئیں بخشش نہیں ہے میری تئیں کہ پالا ہوا نعمت بزرگوں کا ہوں یہ بات سخت

آمد گفتم ای یار توانگران دخل مسکینانند و ذخیره گوشه نشینان و مقصد

آئی کہا میں نے ای یار دولتمند آمدنی غریبوں کے ہیں اور اکٹھا رکھنی والے گوشہ نشینوں کے اور مقصد

زائران و کهف مسافران و متحمل بار گران از بهر راحت دیگران دست تناول

زیارت کرنیوالوں کے اور جای آرام مسافروں کے اور اوٹھانیوالے بوجھ بھاری کے واسطے آرام اوروں کی ہاتھ کھانے کا

بطعام آنگه برند که متعلقان و زیردستان بخورند و فضلهٔ مکارم ایشان بارامل

اور پر کھانے کے اوسوقت لیجاتے ہیں کہ متعلق اور زیردست کہاویں اور پس خوردہ بخشش اونکا

و پیران و اقارب و جیران رسیده نظم توانگران را وقفست و نذر و مهمانی و زکوة

اور بڈھوں اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچا دولتمندوں کی تئیں وقف ہی اور نذر اور مہمانی زکوة

و فطرت و اعتاق و هدی و قربانی * تو کی بدولت ایشان رسی که نتوانی * جزین

اور صدقہ اور بندہ آزاد کرنا اور قربانی تو کب برابر دولت انہوں کے پہنچی تو کہ نہیں سکے سوا ان

دو رکعت و آنهم بصد پریشانی * اگر قدرت جود است و اگر قوت سجود توانگران را

دو رکعت نماز کی اور وہ بھی ساتھ سو پریشانی کے جو مقدور بخشش کا ہی اور جو طاقت سجدہ کی دولتمندوں کی تئیں

بهتر میسر شود که مال مزکی دارند و جامهٔ پاک و عرض مصون و دل فارغ و قوت

بہتر میسر ہوتا ہے کہ مال زکوة دیا ہوا رکھتے ہیں اور لباس پاکیزہ اور اسباب نگاہ رکھا گیا اور دل فارغ اور قوت

طاعت در لقمهٔ لطیفست و صحت عبادت در کسوت نظیف پیداست که از

طاعت کی بیچ لقمے لطیف کے ہے اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ

معدهٔ خالی چه قوت آید و از دست تهی چه مروت آید و از پای بسته چه سیر آید و از دست

پیٹ خالی سے کیا قوت آوی اور ہاتہ خالی سے کیا مروت اور پاؤں بندھے سے کیا سیر اور ہاتہ

گرسنه چه خیر قطعه شب پراگنده خسپد آنکه پدید نبود وجه بامدادانش * مور گرد آورد

بھوکے سے کیا خیرات رات کو پراگندہ سووے جسکا ظاہر نہووے روزی صبح کو اوسکی چیونٹی جمع لاوے

بیابستان تا فراغت بود نه ستایش فراغت با فاقه نپیوندد و جمعیت در

بیچ گرمیوں کے تو فراغت ہوی جاڑو نہیں اوسکو فراغت ساتھ فاقے کے نہ ملے اور خاطر جمع بیچ

تنگدستی صورت نه بندد یکی تحریمهٔ عشا بسته و دیگری منتظر عشا نشسته هرگز این

مفلسی کے صورت نہ باندھے ایک نے نیت نماز سونے کی باندھی ہے اور دوسرا انتظار رہا رات کا بیٹھا ہے کبھی

بدان کی ماند بیت خداوند مکنت بحق مشتغل پراگنده روزی پراگنده دل

ساتھ اوسکے کب مانند ہووے صاحب مال کا ساتھ حق کی مشغول پریشان روزی پریشان دل

پس عبادت ایشان بقبول نزدیکترست که جمعند و حاضر نه پریشان و پراگنده

پس عبادت انکی ساتھ قبول کے نزدیک زیادہ ہے کہ جمع ہیں اور حاضر نہ پریشان اور پراگندہ

خاطر اسباب معیشت ساخته و باوراد عبادت پرداخته عرب گوید

خاطر اسباب زندگانی کا کیا اور ساتھ وظیفے عبادت کے مشغول ہوئے عرب کہتا ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجِوَارِ مَنْ لَّا یُحِبُّ و در خبرست

پناہ چاہتا ہوں میں طرف اللہ کے اوس محتاجی کی اور بیچ حدیث کے آیا ہے اگر نیوالی ہی اور ہمسایگی ساتھ اوس شخص کے کہ نہیں

اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِی الدَّارَیْنِ گفت این شنیدی آن نه شنیدی

کہ فقیری ہی سیاہی بیچ دو جہان کے کہا یہ سنا تو نے اور وہ نہ سنا تو نے

که فرموده اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش که اشارت سید عالم

کہ فرمایا ہے فقیری ہی فخر میرا کہا میں نے چپ رہو کہ اشارہ سید عالم کا

علیه السلام بفقر طایفه ایست که مردان میدان رضااند و تسلیم تیر قضا نه اینان

اوپر اوسکے سلام ساتھ فقر اوس گروہ کی ہی کہ مرد میدان رضا کے ہیں اور سپر تیر قضا کی نہ یہ لوگ

که خرقهٔ ابرار پوشند و لقمهٔ ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ در باطن

کہ گدڑی بزرگوں کی پہنیں اور لقمہ روزینے کا بیچیں ای طبل بلند آواز بیچ باطن کی خالی

هیچ بی توشه چه تدبیر کنی وقت بسیچ روی طمع از خلق بپیچ ار مردی

خالی بے توشہ کیا تدبیر کریگا تو وقت سفر کے منہ طمع کا پھیر خلق سے اگر مرد ہی تو

استخفاف نظر کنند الا آنگه علما را بگدائی منسوب کنند و فقرا را به بی سر و پائی

ساتھ سبکی عقل کی اور نظر کریں لیکن ساتھ ... عالموں کی تہمت ساتھ گدائی کے نسبت کرتے ہیں اور فقیروں کی تہمت ساتھ بے سر و پائی کے

طعنه زنند بعلت مالی که دارند و عزت جاهی که دارند برتر از همه نشینند

طعنہ مارتے ہیں بسبب اس مال کے کہ رکھتے ہیں اور وہ عزت اور مرتبہ کہ رکھتے ہیں برتر سب سے بیٹھتے ہیں

نه آن در سر دارند که سر بکسی بر دارند بیخبر از قول حکیمان که گفته اند هر که

نہ وہ بات بیچ سر کے رکھتے ہیں کہ سر طرف کسی کے اوٹھاویں بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو شخص

بطاعت از دیگران کمست و بنعمت بیش بصورت توانگرست و

بیچ عبادت کے اوروں سے کم ہے اور بیچ نعمت کے زیادہ ظاہر میں دولتمند ہے اور

بمعنی درویش بیت گر بی هنر بمال کند کبر بر حکیم ٭ کون خرش شمار

اور باطن میں فقیر جو بی ہنر ساتھ مال کے تکبر اوپر حکیم کے کرے کون خر اسکو جان

اگر گاو عنبرست ٭ گفتم مذمت اینان روا مدار که خداوند کرمند گفت غلط

اگرچہ گاو عنبر ہے کہا میں نے مذمت انکی روا مت رکھ کہ صاحب بخشش کے ہیں کہا غلط

گفتی که بندهٔ درمند چه فائده که چون ابر آذارند و نمی بارند و چشمهٔ آفتابند

کہا تو نے کہ بندے درم کے ہیں کیا فائدہ کہ مانند بدلی آذار کی ہیں اور نہیں برستے ہیں اور چشمہ آفتاب کی ہیں

و بر کس نمی تابند بر مرکب استطاعت سوارند و نمی رانند قدمی بهر خدا

اور اوپر کسیکے نہیں چمکتے ہیں اوپر گھوڑے مقدور کے سوار ہیں اور نہیں ہنکاتے ہیں ایک قدم واسطے خدا کے

ننهند و درمی بی منّ و اذی ندهند مالی بمشقت فراهم آرند و بخست نگه دارند

نہیں رکھتے اور ایک درم بے احسان اور ایذا کے نہیں دیتے ایک مال ساتھ مشقت کے جمع لاتے ہیں اور ساتھ خست کے نگاہ رکھتے ہیں

و بحسرت بگذارند چنانکه بزرگان گفته اند سیم بخیل از خاک وقتی بر آید که وی

اور ساتھ حسرت کے چھوڑیں جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے چاندی بخیل کی خاک سے اس وقت نکلی کہ وہ

در خاک رود شعر برنج و سعی کسی نعمتی بچنگ آرد دگر کس آید و بی رنج و سعی بر دارد

بیچ خاک کے جاوے ساتھ رنج اور کوشش کے کوئی ایک نعمت بیچ ہاتھ کے لاوے اور کوئی آدمی اور بے رنج اور کوشش کے اوٹھالے

جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافته الا بعلت گدائی وگرنه

جواب کہا مین نے اوسکو اور بخل صاحبون نعمت کے وقوف نپایا تونے لیکن بسبب گدائگی وگرنہ

هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند که زر چیست و گدا داند که

جو کوئی کہ طمع ایک طرف رکھے کریم اور بخیل اوسکو ایک معلوم ہو کسوٹی جانی کہ سونا کیا ہی اور فقیر جانی کہ

ممسک کیست گفتا بتجربت آن همیگویم که متعلقان بر در بدارند و غلیظان

ممسک کون ہے کہا ساتہ آزمایش وہ کہتا ہون کہ عزیزونکو پر دروازے کہین اور غلیظون

شدید برگمارند تا بار عزیزان ندهند و دست جفا بر سینهٔ صاحبان اهل تمیز

سخت کے تئین مقرر کرین تو دخل عزیزونکو نہ دین اور ہاتہ ظلم کا اوپر سینے نیکون اور صاحب تمیزکے

نهند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفته باشند بیت آن را که عقل

رکہین اور کہین کہ کوئی اوس جگہ نہین ہے اور حقیقت مین سچ کہا ہووی اوس کی تئین کہ عقل

و همت و تدبیر و رای نیست خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست

اور ہمت اور تدبیر اور عقل نہین ہے خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گہر مین نہین ہے

گفتم بعذر آنکه از دست متوقعان بجان آمده اند و از رقعهٔ گدایان بفغان

کہا مین نے بعذر اوسکے کہ امیدوارون سے جان سے تنگ آئی ہین اور رقعے فقیرون کے سے بیچ شور کے

و محال عقلست که اگر ریگ بیابان دُر شود چشم گدایان پر شود شعر

اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جنگل کے موتی ہووے اور آنکہ فقیرونکی بہر جاوے

دیدهٔ اهل طمع بنعمت دنیا پر نشود همچنان که چاه بشبنم هر کجا سختی دیده تلخی

دیدہ اہل طمع کا ساتہ نعمت دنیا کے بہر نہووے جیسا کہ کنوا اوس سے جہان کہین سختی دیکہی ہوئی اور تلخی

کشیده را بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و از توابع آن نپرهیزد

کہینچی ہوئی کی تئین دیکہی تو اپنی تئین ساتہ حرص کے بیچ کامون خوف کے ڈالی اور اوسکی پیچہے سے پرہیز نکرے

و از عقوبت آن نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه سگی را اگر

اور عذاب خدا سے نہ ہراس کرے اور حلال حرام سے نہ پہچانے کتے کی تئین جو

کلوخی بر سر آید ز شادی بر جهد کان استخوانیست ۔ اگر نعشی دو کس
بر دوش گیرند لئیم الطبع پندارد که خوانیست ۔ اما صاحب دنیا که بعین
عنایت حق ملحوظ است و بحلال از حرام محفوظ من همان انگار که تقریر این
سخن نگفتم و بیان و برهان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم که هرگز دیدی
دست دغائی بر کتف بسته یا بینوائی بزندان در نشسته یا پرده معصومی
دریده یا کفی از معصم بریده الا بعلت درویشی شیر مردان را بحکم ضرورت در نقبها گر
فته اند و کعبها سفته و محتملست اینکه یکی را از درویشان نفس اماره مرادی طلب کند
چون قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد که بطن و فرج توامند
یعنی دو فرزند یک شکم که مادام که این یکی برجاست آن دیگری استوار قائم
که درویشی را با حدثی بر خبثی بدیدند با آنکه شرمساری برد بیم سنگساری
بود گفت ای مسلمانان قوت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر کنم

لا رهبانیة فی الاسلام و از جملهٔ موجب سکون و جمعیت درون

نہیں ہے رہبانیت یعنی رہبان ہونا بیچ اسلام کے اور تمام واجبات صبر کے اور جمعیت دل سے

که توانگران را میسر شود یکی آنکه هر شب صنمی در بر گیرند و هر روز بدو

کہ امیروں کو نصیب ہوتی ہے ایک وہ کہ ہر رات کو ایک معشوق بیچ بغل کے لیں اور ہر روز شروع

جوانی از سر گیرند که صبح تابان را دست از صباحت او بر دل و سرو خرامان را

جوانی کا سر سے لیتے ہیں کہ صبح تابانی نہیں ہاتھ خوبصورتی اوسکے سے اوپر دل کے اور سرو خرامان

پای از خجالت او در گل بیت بخون عزیزان فرو برده چنگ سر انگشتها کرده

پانو شرمندگی سے اوسکے بیچ کیچڑ کے بیچ خون عاشقوں کے پنجے لگے اور سر انگلیوں کا

عناب رنگ محالست که با حسن طلعت او گرد مناهی گردد

کیے موسے عناب کی سی رنگت مشکل ہے کہ ساتھ خوبی صورت اوسکی کی گرد گناہ ہوویگے

یا رای تباهی کند شعر دلی که حور بهشتی ربود و یغما کرد کی التفات کند

یا عقل تباہ ہونے کی مارے وہ دل کہ حور بہشت کی لیگیا اور لوٹ لیا کب مہربانی کرے

بر بتان یغمائی شعر من کان بین یدیه ما اشتهی رطب

اوپر معشوقوں لوٹنا کے وہ شخص کہ ہووے روبرو اوسکے جو قدر کہ چاہیے خرما تر

یغنیه ذلک عن رجم العناقید اغلب تهیدستان دامن عصمت

بی پرواہ کرتا ہے اوسکو اوس خرمہ سے خوشہ انگوری اکثر مفلس دامن پاکیزہ کا

بمعصیت آلایند و گرسنگان نان ربایند بیت چون سگ درنده گوشت یافت

ساتھ گناہ کی آلودہ کرتے ہیں اور بھوکی روٹی لیجاتی ہیں جیسے کتے پھاڑنے والے کی گوشت پاوے

نپرسد که این شتر صالح است یا خر دجال چه مایه مستوران بعلت درویشی در عین

نہ پوچھے کہ یہ اونٹنی حضرت صالح کی ہے یا گدھا دجال کا کسی واسطے کہ اکثر عورتیں پاکدامن سبب تنگدستی کے بیچ عین

فساد افتاده اند و عرض گرامی را بباد زشت نامی داده فرد با گرسنگی قوت

فساد کے پڑے ہیں اور آبرو بزرگی کی تئیں ساتھ بدنامی کے برباد دیا ساتھ بھوک کے طاقت

پرہیز نماند + افلاس عنان از کف تقوی بستاند + آنکه گفتی در بروی مسکینان

پرہیزگاری نہ رہے مفلسی باگ ہاتھ پرہیزگاری سے لیجاوے وہ کہ کہا تو نے دروازہ اوپر مسکینوں کے

بہ بندند حاتم طائی کہ بیابان نشین بود اگر شہری بودی از جوش گدایان

باندھیں حاتم طائی نے کہ جنگل کا بیٹھنے والا تھا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا زیادتی فقیروں سے

بیچارہ شدی و جامہ برو پارہ کردندی چنانکہ در طیبات آمدہ است شعر

بیچارہ ہوتا اور اسپر کپڑے اوپر اوسکے ٹکڑی ہوتی جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کی آیا ہے

در من منگر تا دگران چشم ندارند + کز دست گدایان نتوان کرد ثوابی + گفتا نہ

بیچ میرے مت دیکھ تو اور امید نہ رکھیں گدا ہاتھ فقیروں سے نہیں کر سکتا ایک اجر کہا نہ

کہ من بر حال ایشان رحمت میبرم گفتم نہ کہ بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین

کہ میں اوپر حال انہوں کے رحمت لیجاتا ہوں کہا میں نے نہیں کہ اوپر مال انہوں کی افسوس کہاتا ہے تو ہم بیچ

گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بیدقیکہ براندی بدفع آن کوشیدمی و ہر شاہیکہ

گفتگو کی اور دونو ایکسمیں گرفتار جو پیادہ کہ دوڑاتا تھا بیچ دفع کرنے اوسکی کوشش کرتا میں اور جو بادشاہ

بخواندی بفرزین بپوشیدمی تا نقد کیسہ ہمت درباخت و تیر جعبہ حجت ہمہ بینداخت

کہ بلاتا تھا ساتھ وزیر کے چھپاتا تھا میں یہاں تک کہ نقد تھیلی ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کی سب گرا دی

قطعہ ہان تا سپر نیفگنی از حملہ فصیح + کو را جز آن مبالغہ مستعار نیست +

جبتک سپر نہ ڈالی تو حملہ فصاحت کرنیوالے سے کہ اوسکی نہیں سوای مبالغہ مانگی ہوئی کے نہیں ہے

دین ورز و معرفت کہ سخندان سجع گوی بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

دین پیچ قبول کر اور معرفت کہ بات جاننے والا مقفی کہنے والا اوپر دروازے کے ہتھیار رکہتا ہے اور کوئی

تا عاقبة الامر دلیلش نماند ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد و بیہدہ گفتن

آخر کو دلیل اوسکو نہ رہی ذلیل اوسکو کیا میں نے ہاتھ ظلم کا بڑھایا اور بیہودہ کہنا

آغاز و سنت جاہلانست کہ چون بدلیل از خصم فرومانند سلسلہ خصومت بجنبانند

شروع اور طریقہ جاہلوں کا ہے کہ جو بیچ دلیل کے دشمن کی عاجز ہوتے ہیں زنجیر دشمنی کی ہلا دیں

چون آوریت ترکش که با حجت بپسیر نیاید بجنگ برخاست آیت

جو آوریت کا ترکشی والا کہ بیچ حجت کی ساتھ پہنچا اسکے سر پر بعقل واسطے لڑائی کی اوٹھا

لئن لم تنته لارجمنک دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش

تحقیق اگر باز نہ آویگا تو سنگسار کرونگا مین تیری تئین گالی مجکو دی برا اوسکو کہا مین نے گریبان میرا پہاڑا ٹھوڑی اوسکی

گرفتم قطعه او در من و من در او فتاده * خلق از پی ما دوان و خندان * انگشت

پکڑی مین نے بیچ میری اور مین بیچ اوسکی پڑا خلق پیچھے ہمارے ہی دوڑتی ہوئی اور ہنستی ہوئی انگلی

تعجب جہانی * از گفت و شنید ما بدندان * القصه مرافعه این سخن پیش قاضی

تعجب ایک جہان کی گفتگو ہماری سے بیچ دانتون کی آخر کو رفع کرنا اس بات کا آگی قاضی کے

بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان

لیگئے ہم اور حکم دینے صاحب انصاف پر راضی ہوئے ہم تو حاکم مسلمانون کا ایک صلح کو ڈھونڈھے اور درمیان

توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق بشنید

امیرون اور فقیرون کی کچھ فرق سے کہے قاضی نے جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو سنے

سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر بر آورد و گفت ای که توانگران را

سر بیچ جیب فکر کی لیگیا اور پیچھے تامل بہت سے سر اوٹھایا اور کہا ای کہ امیرون کی تئین

ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکه هر جا که گلست خارست و با خمر

تعریف کہی تو نے اور اوپر فقیرون کے ظلم روا رکہا تو نے جان کہ جس جگہ کہ پہول ہے کانٹا ہے اور ساتھ شراب کے

خمارست و بر سر گنج مارست و آنجا که در شاهوارست نهنگ مردم خوارست

خمار ہے اور اوپر خزانے کی سانپ ہی اور اوس جگہ کہ موتی بڑا ہوا ہے مگر جانور آدمی کہانیوالا ہے

لذت عیش دنیا را لدغه اجل در پی است و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش

لذت عیش دنیا کی تئین ڈنک موت کا پیچھے ہے اور نعمت بہشت کی تئین دیوار مکروہات کی آگے

بیت جور دشمن چه کند گر نکشد طالب دوست * گنج و مار و گل و خار و غم و

ظلم دشمن کا کیا کرے جو نہ کھینچے طالب دوست کا خزانہ اور سانپ اور پہول اور کانٹا اور

شادی بهم بنشیند + نظر نکنی در بستان که بید مشک است و چوب خشک همچنین در زمرهٔ

خوشی بہم بیٹھتی ہے نظر نہیں کرتا ہے تو بیچ باغ کی کہ بید مشک ہے اور لکڑی خشک اور ایسی ہی بیچ گروہ

توانگران شاکرند و کفور و در حلقهٔ درویشان صابرند و ضجور شعر اگر ژاله هر قطره

دولتمندوں کی شکر کرنیوالے ہیں اور کفر کرنیوالے اور بیچ حلقے فقیروں کے صبر کرنیوالے ہیں اور دلتنگ اگر اولا ہر

در شدی + چو خرمهره بازار ازو پر شدی + مقربان حضرت حق جل و علا توانگرانند

قطرہ موتی ہوتا مانند کوڑیوں کے بازار اوس سے بھر ہوتا نزدیک رہنے والے حضرت بزرگ اور برتر کی دولتمند ہیں

درویش سیرت و درویشانند توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش

درویش خصلت اور درویش ہیں توانگر ہمت اور بہتر امیروں میں وہ ہے کہ غم فقیر کا

خورد و بهین درویشان آنکه کم توانگران گیرد و من یتوکل علی الله فهو

کھائے اور بہتر فقیروں میں وہ ہے کہ کم دولتمند سے لے اور جو شخص کرتا ہے توکل اوپر اللہ کی پس وہ

حسبه پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت ای که گفتی

کافی ہے اوسکو پس منہ غصے کا مجھسے طرف فقیر کے کیا اور کہا اے کہ کہا تو نے

توانگران مشتغلند و ساهی و مست ملاهی نعم طایفه هستند برین صفت

دولتمند مشغول ہیں کار دنیا میں اور بھولی ہوئی اور مست بازیوں کے بیچ ہیں ایک گروہ ہیں اوپر اس صفت کے

که بیان کردی قاصر همت کافر نعمت که ببرند و بنهند و نخورند و ندهند اگر

کہ بیان کیا تو نے چھوٹی ہمت اور کفر کرنیوالے نعمت کے کہ لیجاویں اور رکھیں اور نکھاویں اور نہ دیویں اور جو

بمثل باران نبارد و یا طوفان جهان بر دارد باعتماد مکنت خویش از محنت

ساتھ مثل کے مینہ نہ برسے و یا طوفان جہان کو اوٹھا لے ساتھ اعتبار مال اپنے کی محنت

درویش نپرسند و از خدای نترسند و گویند شعر گر از نیستی دیگری شد هلاک

فقیر کے نہ پوچھیں اور خدا سے نہ ڈریں اور کہتے ہیں جو نیستی سے دوسرا ہوا ہلاک

مرا هست بط را از طوفان چه باک شعر و راکبات نیاق فی هوادجها

تیری تئیں ہے بط کو طوفان سے کیا دہشت اور بہت عورتیں سوار اونٹوں کی بیچ ہودجوں کے

لَمْ یَلْتَفِتْنَ اِلٰی مَنْ غَاصَ فِی الْکُتُبِ **فرد** دونان چو گلیم خویش بیرون

التفات نہیں کرتے ہیں طرف اوس شخص کے کہ جا ڈوبا ہے رکتابوں میں کمینے جو کہ نکالے اپنے باہر

بردند + گویند چه غم گر همه عالم مردند + قومی بدین نمط که شنیدی و طایفه خوان

لیگئے کہیں کیا غم جو تمام عالم مرا ایک قوم ساتھ اس طرح کے کہ سنا تو نے اور ایک گروہ نے خوان

نعمت نهاده و دست کرم گشاده طالب نام و مغفرت و صاحب دنیا

نعمت کا رکھا اور ہاتھ کرم کا کھولا چاہنے والی نام کے ہیں اور مغفرت کے اور صاحب دنیا

و آخرت چون بندگان حضرت پادشاه عالم عادل مؤید مظفر مالک ازمهٔ انام

اور آخرت کے جیسا کہ بندے حضرت بادشاہ صاحب علم عدل کرنیوالا امداد پایا گیا مالک لگام خلق کا

حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا

حمایت کرنیوالا سرحدوں اسلام کا وارث ملک سلیمان کا عادل زیادہ بادشاہوں زمانی کا فتح پایا گیا دنیا

والدین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدَامَ اللّٰهُ اَیَّامَهٗ وَنَصَرَ اَعْلَامَهٗ

اور دین کا اتالیق یعنی ادب دینے والا اتابک ابوبکر بیٹا سعد زنگی کا ہمیشہ رکھے اللہ زمانہ اوسکا اور مدد دے نشانوں کو اوسکے

قطعه پدر بجای پسر هرگز این کرم نکند + که دست جود تو با خاندان آدم

باپ بیچ جگہ بیٹے کے ہرگز یہ کرم نکرے کہ ہاتھ بخشش تیری نے ساتھ گھرانے آدم کی

کرد + خدای خواست که بر عالمی ببخشاید + ترا برحمت خود پادشاه عالم کرد

کیا خدا نے چاہا کہ اوپر ایک عالم کے بخشش کرے تیری تئین ساتھ مہربانی اپنی کی بادشاہ عالم کا کیا

قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید

قاضی نے جو یہ بات نہایت کو پہنچائی اور حد قیاس ہماری سے گھوڑا مبالغہ کا گذرانا

بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم و بعد از مجارا طریق

موافق حکم قضا کے راضی ہوئے ہم اور جو چیز کہ گذری تھی اوس سے درگذری ہم اور بعد جھگڑے کے راہ

مدارا گرفتیم و سر تدارک بر قدم یکدیگر نهادیم و بوسه بر سر و روی هم دادیم و ختم

صلح کی لی ہم نے اور سر ہاتھ بدلے لینے کے اوپر قدم کے آپس میں رکھا ہم نے اور بوسہ اوپر سر اور منہ آپس کے دیے ہم نے اور ختم

سخن برین دو بیت کردیم **قطعه** مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش

بات کا اوپر انہیں دو بیت کی کیا ہمنے مت کر گردش زمانی سی گلا اے فقیر

که تیره بختی اگر همبرین نسق مردی توانگرا چو دل و دست کامرانت هست

کہ کم بخت ہی تو اگر مرے اسیطرح سے مرا تو ای دولتمند جو دل اور ہاتہ تیرا مقصود رس ہے

بخور ببخش که دنیا و آخرت بردی

کہا بخشش دی کہ دنیا اور آخرت لیگیا تو

باب هشتم در آداب صحبت

باب آٹھواں بیچ آداب صحبت کے

حکمت مال از بهر آسایش عمرست نه عمر از بهر گرد کردن مال عاقلی را پرسیدند

مال واسطے آرام عمر کے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنی مالکی ایک عاقل سی پوچھا

نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکه خورد و کشت و بدبخت آنکه

نیک بخت کون ہے اور بدبخت کیا ہے کہا نیکبخت وہ کہ جسنے کہایا اور بویا اور بدبخت وہ کہ

مرد و هشت **شعر** مکن نماز بر آن هیچکس که هیچ نکرد که عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد

مرا اور چھوڑ گیا مت کر نماز اوپر اوسکی کہ جسنے کچھ نہ کیا کہ عمر بیچ خیال تحصیل مال کی او نکہایا

حکمت موسی علیه السلام قارون را نصیحت کرد که احسن کما احسن

موسی نبی اوپر اونکے سلام قارونکی تئیں نصیحت کی کہ نیکی کر جیسا کہ نیکی کی ہے

الله الیک نشنید و عاقبتش شنیدی **قطعه** آنکس که بدینار و درم خیر نیندوخت

اللہ نی طرف تیرے نہ سنا انجام اوسکا سنا توسنے اوس شخص نے کہ ساتھ دینار اور درم کی نیکی

سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد خواهی که متمتع شوی از دنیا و عقبی

سر آخر کو بیچ خیال دینار اور درم کے کیا چاہتا ہے تو کہ فایدہ پایا گیا ہووی تو دنیا اور عاقبت سے

با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد عرب گوید جد و لا تمنن لان الفائدة

ساتہ خلق کے کرم کر جو خدا نی ساتہ تیری کرم کیا عرب کہتا ہی بخشش کر اور احسان مت رکہ اسواسطی کہ تحقیق

الیک عائدة یعنی بخشش و منت منه که نفع آن بتو باز میگردد **قطعه**

طرف تیرے پہر نیوالا ہے یعنے بخشش دی اور احسان مت رکہ کہ نفع اوسکا طرف تیری پہر نیوالا ہے

درخت کرم هر کجا بیخ کرد گذشت از فلک شاخ و بالای او گر امید داری کز او

درخت کرم کی جہان اگین جڑ کی گذری فلک سے جڑ اور قد اوسکا جو امید داری تو کہ اوس سے

بر خوری بمنت منه اره بر پای او قطعه شکر خدای کن که موفق شدی بخیر

پہل کہاسے تو ساتہ احسان کے مت رکہ ارہ اوپر پاؤن اوسکی کی شکر خدا کا کر کہ توفیق کیا گیا ہو تو ساتہ خیر کی

ز انعام و فضل او نه معطل گذاشتت منت منه که خدمت سلطان همی کنی منت

انعام اور بزرگی اوسکی سی نہ معطل چہوڑا تجکو احسان مت رکہ کہ خدمت پادشاہ کی کرتا ہی تو احسان

شناس از او که بخدمت بداشتت حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و سعی

جان اوس سے کہ بیچ خدمت کی رکہا تجہے دو شخص رنج بیہودہ لیجا یا اور کوشش

بیفایده کردند یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد مثنوی

بی فایدہ کرین ایک وہ کہ جمع کیا اور نہ کہایا اور دوسرا وہ کہ سیکہا اور نہ کیا

علم چندانکه بیشتر خوانی چون عمل در تو نیست نادانی نه محقق بود نه دانشمند

علم جتنا کہ زیادہ پڑہے تو جو عمل تجہین نہین ہے نادان ہی تو نہ محقق ہووے نہ دانشمند

چارپائی برو کتابی چند حکمت علم از بهر دین پروردنست نه از بهر دنیا

ایک چارپایہ اوپر اوسکی کتابین کتنی علم واسطے دین پالنے کے ہی نہ واسطے دنیا

خوردن شعر هر که پرهیز و علم و زهد فروخت خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

کہانے کے جسنے کہ پرہیز اور علم اور پرہیزگاری بیچے ایک کہلیان جمع کیا اور صاف جلایا

پند عالم ناپرهیزگار کور مشعله دار است یهدی به و هو لا یهتدی بیت

عالم ناپرہیزگار اندہا مشعلچی ہے راہ دکہلائی جاتی ہی بسبب اوسکی اور وہ راہ نہین پاتا

بی فایده هر که عمر درباخت چیزی نخرید و زر بینداخت پند ملک از خردمندان

بیفائدہ کہ جسنے عمر ہارو دے کوئی چیز خرید کی اور زر ڈالا ملک دانا لوگون سے

جمال گیرد و دین از پرهیزگاران کمال یابد پادشاهان بنصیحت خردمندان از آن

زینت پکڑتی ہی اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاتی ہی پادشاہ ساتہ نصیحت عقلمندون کی اوس سبب

محتاج ترند که خردمندان بقربت پادشاهان **قطعه** پند یکی گر بشنوی ای پادشاه

نصیحت اگر سنی تو ای پادشاه

محتاج زیادہ ہیں کہ عقلمند ساتھ نزدیکی پادشاہوں کے

در همه دفتر به از این پند نیست جز بخردمند مفرما عمل گرچه عمل کار خردمند نیست

تمام دفتر کی بہتر اس سے نصیحت نہیں ہے سوای عقلمند کی مت فرما کام اگرچہ کام کام عقلمند کا نہیں ہے

حکمت سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بی بحث و ملک بی سیاست

تین چیزیں قائم نہیں رہتی ہیں مال بے سوداگری کی اور علم بے بحث اور ملک بے ریاست

قطعه وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی باشد که در کمند قبول آوری دلی وقتی

ایک وقت ساتھ لطف کی کہہ اور تواضع اور مروت کے یقین ہے کہ بیچ کمند قبول کی لاوے تو ایک دل کو ایک وقت

بقهر گوی که صد کوزهٔ نبات گه گه چنان بکار نیاید که حنظلی **حکمت** رحم آوردن

ساتھ غصہ کی کہہ کہ سو کوزہ مصری کی کبھی کبھی ایسا بیچ کام کی نہ آوے کہ ایندرائن کا رحم لانا

بر بدان ستم است بر نیکان و عفو کردن ظالمان جور است بر درویشان **بیت**

اوپر بروں کے ظلم ہے اوپر نیکوں کے اور بخشنا ظالموں کا جور ہے اوپر فقیروں کے

خبیث را چو تعهد کنی و بنوازی بدولت تو گنه میکند بانبازی **حکمت** بدوستی

خبیث کی تئیں جو ذمہ داری کرے اور سرفراز کرے تو ساتھ دولت تیری کے گناہ کرتا ہے ساتھ شرکت کی اور دوستی

پادشاهان اعتماد نباید کرد و بر آواز خوش کودکان که آن بخیالی مبدل شود و این

پادشاہوں کی اعتبار نہ چاہیے کرنا اور اوپر آواز اچھی لڑکوں کے کہ وہ ساتھ ایک خیال کی تبدیل ہوتا ہے اور یہ

بخوابی متغیر گردد **شعر** معشوق هزار دوست را دل ندهی ور میدهی آن دل بجدائی

ساتھ ایک خواب کی تغیر ہووی معشوق ہزار دوست کی تئیں دل نہ دے تو اور جو دیتا ہے تو وہ دل اوپر جدائی کے رکھ

بنهی **حکمت** هر آن سری که داری با دوست در میان منه و اگرچه دوست مخلص باشد چه دانی

وہ بھید کہ رکھتا ہے ساتھ دوست کی درمیان میں مت رکھ اور اگرچہ دوست خالص ہووے کیا جانے تو

که وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن مرسان که باشد که وقتی دوست گردد

کہ کسی وقت دشمن ہووی اور کوئی آزار کر سکے تو دشمن کو مت پہنچا کہ شاید کسی وقت دوست ہووے

پند رازی که نهان خواهی با کس در میان منه وگرچه دوست باشد که مر آن دوست را نیز

وہ بھید کہ پوشیدہ رکھا چاہیے تو ساتھ کسی کے درمیان مت رکھ اور اگرچہ دوست ہو کہ اس دوست کے بھی

دوستان باشند همچنین مسلسل **قطعه** خامشی به که ضمیر دل خویش با کسی گفتن و

دوست ہوویں اور ایسے ہی سلسلہ چپ رہنا بہتر کہ ضمیر دل اپنی کی ساتھ کسی کے کہنا اور

گفتن که مگوی ای سلیم آب ز سرچشمه ببند که چو پر شد نتوان بستن جوی **فرد** سخنی

کہنا کہ مت کہہ اے سادہ دل پانی چشمہ سے باندھ کہ جو بھر ہو نہ سکے باندھنا دریا کا بات

در نهان نباید گفت که بر انجمن نشاید گفت **حکمت** دشمن ضعیف که در طاعت

بیچ پوشیدگی کی نہ چاہیے کہنا کہ وہ بات برملا نہ چاہیے کہنا دشمن کم زور کہ بیچ فرمانبرداری کے

آید و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند بر دوستی

آوے اور دوستی ظاہر کرے مقصود اس کا سوا اس کے نہیں ہے کہ دشمن زور آور ہووے اور کہا ہے اوپر دوستی

دوستان اعتماد نیست تا به تملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک را حقیر میدارد

دوستوں کی اعتبار نہیں ہے تو ساتھ خوشامد دشمنوں کی کیا پہنچے اور جو کوئی کہ دشمن کوچک کو حقیر گنے ساتھ اوس

ماند که آتش اندک را مهمل میگذارد **قطعه** امروز بکش چو میتوان کشت کاتش چو بلند

مشابہ ہے کہ آگ تھوڑی کو بیکار چھوڑتا ہے آج کے دن مار ڈال جو سکے تو مارنا کہ آگ جو بلند

شد جهان سوخت مگذار که زه کند کمان را دشمن که به تیر میتوان دوخت

ہوئی جہان کو جلایا مت چھوڑ کہ زہ کرے کمان کی دشمن کہ ساتھ تیر کے سکے سینا

حکمت سخن میان دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرمزده نباشی

بات درمیان دو دشمن کے ایسے کہہ کہ اگر دوست ہوویں شرمندہ نہ ہووے تو

ابیات میان دو تن جنگ چون آتش است سخن چین بدبخت هیزم کش است

درمیان دو آدمیوں کی لڑائی مانند آگ کی ہے بات چننے والا بدبخت لکڑی کھینچنے والا ہے

کنند این و آن خوش دگرباره دل وی اندر میان کوربخت و خجل میان دو کس

کریں یہ اور وہ خوش دوسری بار دل وہ درمیان اندھا بدبخت اور شرمندہ وہ درمیان دو آدمی کے

آتش افروختن به عقلست و خود در میان سوختن **قطعه** در سخن با دوستان آهسته باش

تا ندارد دشمن خونخوار گوش * پیش دیوار آنچه گویی هوش دار * تا نباشد در پس دیوار گوش

حکمت هر که با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد **شعر** بشوی ای خردمند از آن دوست

دست * که با دشمنانت بود هم نشست * **حکمت** چون در امضای کاری متردد باشی آن طرف

اختیار کن که بی آزارتر برآید **شعر** با مردم سهل گوی دشخوار مگوی * با آنکه در صلح زند جنگ مجوی

حکمت تا کار بزر برمی آید جان در خطر افکندن نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف

شعر چو دست از همه حیلتی درگسست * حلالست بردن بشمشیر دست * **حکمت** بر عجز دشمن

رحمت مکن که اگر قادر شود بر تو نبخشاید **بیت** دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن * مغزیست

در هر استخوان مردیست در هر پیرهن * **حکمت** هر که بدی را بکشد خلق را از بلای وی برهاند و وی را از

عذاب خدای **قطعه** پسندیدست بخشایش ولیکن * منه بر ریش خلق آزار مرهم * ندانست آنکه

رحمت کرد بر مار * که آن ظلمست بر فرزند آدم * **حکمت** نصیحت از دشمن

پذیرفتن خطاست و لیکن شنیدن رواست که بخلاف آن کار کنی عین

قبول کرنا خطا ہے و لیکن سننا روا ہے کہ برخلاف اوسکے کام کرے تو کہ عین

صوابست + مثنوی + حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن + که بر زانو زنی دست

صواب ہے پرہیز کر اوس بات سے کہ دشمن کہے وہ کر کہ اوپر زانو کی مارے گا تو ہاتھ

تغابن + گرت راهی نماید راست چون تیر + ازان برگرد و راه دست چپ گیر

افسوس کا جو تجکو ایک راہ دکھلاوے سیدھی مانند تیر کے اوس سے پھر اور راہ ہاتھ بائیں کے لے

پند + خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد چندان

غصہ زیادہ حد سے لینا وحشت لاوے اور لطف بیوقت کا رعب لیجاوے نہ اتنے

درشتی مکن که از تو سیر گردند و چندان نرمی که بر تو دلیر شوند + درشتی و نرمی

سختی کر کہ تجھ سے آسودہ ہوویں اور نہ اتنے نرمی کہ اوپر تیرے دلیر سختی اور نرمی

بهم در بهست + چو فاصد که جراح و مرهم نهست + درشتی نگیرد خردمند پیش

آپس میں بہتر ہے مانند فصد کھولنے والے کی کہ زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنیوالا ہے سختی نہ پکڑے عقلمند زیادہ

نه سستی که نازل کند قدر خویش + نه مر خویشتن را فزونی نهد + نه یکبار

نہ سستی کہ کم کرے قدر اپنے نہ خاص اپنے تیئں زیادتی رکھے نہ ایکبار

تن در مذلت دهد + جوانی با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم ده پیرانه یک پند

تن بیچ ذلت کے دے ایک جوان نے ساتھ باپ کی کہا اے عقلمند میرے تیئں تعلیم دے بڈھوں کی طرح

بگفتا نیکمردی کن نه چندان + که گردد خیره گرگ تیز دندان + حکمت

کہا نیکمردی کر نہ اتنے کہ ہووے غالب بھیڑیا تیز دانت

دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاه بیحلم و زاهد بیعلم + شعر + بر سر ملک مباد

دو آدمی دشمن ملک اور دین کے ہیں بادشاہ بے تحمل اور زاہد بے علم اوپر سر ملک کی مت ہوجیو

آن ملک فرمانده + که خدا را نبود بنده فرمانبردار + پادشاه را باید که

وہ بادشاہ حکم دینے والا کہ خدا کی تیئں نہووے بندہ حکم کا اوٹھانیوالا بادشاہ کی تیئں چاہیے کہ

تا حد خشم مبر بندگان اند که دوستان را اعتماد نماند آتش خشم اول در

وہاں تک غصہ اوپر بندوں کے چلا دی کہ دوستوں کی تئیں اعتماد نہ رہے آگ غصے کی پہلے بیچ

خداوند خشم افتد پس آنگه زبانه بخصم رسد یا نرسد مثنوی نشاید بنی آدم خاکزاد

صاحب غصے کے پڑتی ہے پس اوس وقت شعلہ طرف دشمن کے پہنچے یا نہ پہنچے نہ چاہیے اولاد آدم خاک کی

که در سر کند کبر و تندی و باد ترا با چنین تندی و سرکشی نه پندارم از خاکی از

کہ بیچ سر کے کری غرور اور غصہ تیری تئیں ساتھ ایسے غصہ اور تندی کی نہیں جانتا ہوں میں خاک کا بلکہ ہے تو

آتشی قطعه در خاک بیلقان برسیدم بعابدی گفتم مرا بتربیت از جهل پاک کن گفتار

آگ سے بیچ شہر بیلقان کی پہنچا میں پاس ایک عابد کے کہا میں نے کہ مجھ کو ساتھ تربیت کے جہالت سے پاک کر کہا

چو خاک تحمل کن ای پسر یا هرچه خوانده همه در زیر خاک کن حکمت بدخو بدست دشمنی

مانند خاک کی بردباری کر اے لڑکے یا جو کچھ پڑھا ہے تو نے سب بیچ خاک کے کر بدخو بیچ ہاتھ ایک دشمن کے

گرفتار است که هر جا که رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد بیت اگر ز دست جفا بر فلک رود بدخو

گرفتار ہے کہ جہاں کہیں کہ جاے پنجے عذاب اوسکی سے رہائی نپاوے اگر ہاتھ ظلم سے اوپر آسمان کے جاوے بدخو

ز دست خوی بد خویش در بلا باشد نصیحت چو بینی که در سپاه دشمن تفرقه افتاد تو جمع

ہاتھ بدخوئی اپنی سے بیچ بلا کی ہووے جب دیکھے تو کہ بیچ سپاہ دشمن کے تفرقہ پڑا تو جمع

باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشه کن قطعه برو با دوستان آسوده بنشین

رہ اور اگر جمع ہو ویں پریشانی اونکے سے اندیشہ کر جا پاس دوستوں کے آسودہ بیٹھ

چو بینی در میان دشمنان جنگ و گر بینی که با هم یکزبانند کمان را زه کن و بر باره

جب دیکھے تو درمیان دشمنوں کے لڑائی جو دیکھے تو کہ آپس میں ایک بات ہیں یکتائی کی تئیں چلہ کر اور

بر سنگ حکمت دشمن چو از همه حیلتی فرو ماند سلسله دوستی جنباند آنگه

لیجا پتھر دشمن جو تمام حیلوں سے عاجز ہو زنجیر دوستی کے ہلا دی اوس وقت

بدوستی کارهای کند که هیچ دشمن نتواند سر بدست دشمن بکوب که از احدی الحسنیین

ساتھ دوستی کی کام کرے کہ کوئی دشمن نہ سکے سر سانپ کا اوپر ہاتھ دشمن کے کچل کہ ایک دو نیکیوں سے

خالی نباشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آن از دشمن رستی فرد بروز معرکه

خالی نہ ہو وے اگر یہ غالب آیا سانپ مارا تو نے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو روز معرکے کے

ایمن مشو ز خصم ضعیف که مغز شیر بر آرد چو دل ز جان بردارد نصیحت

بے خوف مت ہو دشمن ضعیف سے کہ مغز شیر کا نکالے جو دل جان سے اوٹھایا

خبری که دانی که دلی بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد فرد بلبلا مژده

جس خبر کو کہ جانے تو دل کو آزار دیوے تو خاموش رہ تو دوسرا لاوے اے بلبل خوشخبری

بهار بیار خبر بد به بوم باز گذار نکته پادشاه را بر خیانت کسی واقف مگردان

بہار کی لا خبر بری ساتھ الو کے چھوڑ بادشاہ کو خیانت اوپر کسی کے واقف مت کر

مگر آنکه بر قبول کلی واثق باشی و گرنه در هلاک خود سعی میکنی مثنوی

مگر اوس وقت کہ اوپر قبول تمام کے مضبوط ہووے تو اور جو نہیں پس مرنے اپنے کی سعی کیا ہی تو

بسیچ سخن گفتن آنگاه کن که دانی که در کار گیرد سخن کمالست در نفس انسان

قصد بات کرنے کا اوس وقت کر کہ جانے تو کہ بیچ کام کے آوے بات کمال ہے بیچ ذات انسان کے

سخن تو خود را بگفتار ناقص مکن پند هر که نصیحت خود رأی میکند او خود

بات تو اپنی تئیں ساتھ بات کے ناقص مت کر جو کوئی کہ نصیحت خود رای کو کرتا ہے وہ آپ

بنصیحت کسی محتاجست پند فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام

نصیحت کا محتاج ہے فریب دشمن کا مت کھا اور غرور تعریف کرنے والے کا مت خرید کہ یہ جال

زرق نهاده است و آن دامن طمع کشاده پند احمق را ستایش خوش آید

مکر کا رکھا ہے اور وہ دامن طمع کا کھولے ہوئے احمق کی تئیں تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے

چون لاشه که در کعبش دمی فربه نماید قطعه الا تا نشنوی مدح سخنگوی

مانند ایک گدہے کی کہ بیچ ٹخنے اوسکے پہونکی تو موٹا نظر آوے خبردار ہو تو نہ سنے تو تعریف بات کہنے والے کی

که اندک مایه نفعی از تو دارد که اگر روزی مرادش بر نیاری دو صد چندان

کہ تھوڑی سی نفع کی تجھ سے رکھتا ہے اگر ایک دن مراد اوسکی نہ نکالے تو دو سو گنے

عقوبت بر شمارد. حکمت (۱۷) متکلم را تا کسی عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد

عیب تیرے سے گئے — کلام کرنیوالے کی جبتک کوئی عیب نہ پکڑے بات اوس کی اصلاح نہیں پاتی

شعر: مشو غره بر حسن گفتار خویش * به تحسین نادان و پندار خویش

مت ہو مغرور کرنیوالا اوپر خوبی باتون اپنی کے — ساتھ تعریف نادان اور پندار اپنے کے

حکمت (۱۸) همه کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال. یکی جهود

سبکی تئین عقل اپنی کامل معلوم ہوتی اور بیٹا اپنا خوبصورت ... ایک یہودی

و مسلمانی مناظره کردند چنانکه خنده گرفت از نزاع ایشانم. بطیره گفت

اور مسلمان نے لڑائی کی ... ایسا کہ ہنسی لیا لڑائی انہوں سے مجکو — ساتھ غصے کے کہا

مسلمان گر این قباله من درست نیست خدایا جهود میرانم. جهود گفت

مسلمان نے اگر یہ قبالہ میرا درست نہیں ہے ای خدا ... یہودی نے کہا

بتوریت میخورم سوگند. اگر خلاف بود همچو تو مسلمانم. گر از بسیط زمین عقل

ساتھ کتاب توریت کے کہاتا ہوں میں قسم — اگر خلاف ہووی مانند تیرے کی مسلمان ہوں میں — اگر چہ دور ہو جاوی زمین سے عقل

منعدم گردد. بخود گمان نبرد هیچکس که نادانم. حکمت (۱۹) ده آدمی بر سفره بخورند

نابود ہووے — اوپر اپنے گمان نہ لیجای کوئی آدمی کہ نادان ہوں میں — دس آدمی اوپر دستارخوان کے

و دو سگ بر مرداری بهم بسر نبرند. حریص با جهانی گرسنه است و قانع بنانی سیر

اور دو کتی اوپر ایک مردار کی آپس میں بسر نہ لیجای. حرص کرنیوالا ساتھ ایک جہان کی بھوکا ہی اور سیر کرنیوالا ساتھ ایک روٹی کے

حکما گفته اند درویشی بقناعت به از توانگری ببضاعت. شعر: روده تنگ بنانی

حکیموں نے کہا ہی ایک فقیر ساتھ قناعت کے بہتر ایک دولتمند با اسباب

تهی پر گردد. نعمت روی زمین پر نکند دیده تنگ. مثنوی: پدر چون دور عمرش منقضی گشت

خالی کی بہر ہووے — نعمت روی زمین کی پر نہ کری دیدہ چھوٹا — باپ جب زمانہ عمر اوس کی کا گذرا

مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت. که شهوت آتش است از وی بپرهیز

میری تئین یہ ایک نصیحت کی اور گذرا — کہ شہوت آگ ہے اوس سے پرہیز کر

بجود بر آتش دوزخ مکن تیز + در ان آتش نداری طاقت سوز + بصبر آبی برین

اوپر ابھی آگ دوزخ کی مت کر تیز   بیچ اوس آگ کی نہیں رکہتا ہی تو طاقت جلنی کی ساتھ صبر کی پانی اوپر اس

آتش زن امروز هر که در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند

آگ کی مار آجکی دن   جو شخص کہ بیچ حال توانائی کی نیکی نہ کرے سو بیچ وقت ناتوانی کی سختی دیکھے

شعر بداختر تر از مردم آزار نیست + که روز مصیبت کسش یار نیست حکمت ۲۰

بداختر زیادہ آدمی کی آزار دینی والی سی نہیں ہی کہ دن مصیبت کی کوئی اوسکا یار نہیں ہی

هرچه زود برآید دیر نپاید قطعه خاک مشرق شنیده ام که کنند + بچهل سال کاسه چینی

جو کچھ جلد پیدا ہو دیر نہ قائم ہو   خاک پورب کی سنا ہی میں نے کہ کرتی ہیں چالیس برس میں پیالہ چینی کا

صد بروزی کنند در مردشت + لاجرم قیمتش همی بینی قطعه مرغک از بیضه برون

سو ایک دن میں بناویں بیچ مردشت کی ضرور کر قیمت اوسکی دیکھتا ہی تو   مرغ کا بچہ انڈے سے باہر

آید و روزی طلبد آدمی زاده ندارد خبر و عقل و تمیز + آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید

آوے اور روزی مانگے   آدمی کا بچہ نہ رکھی خبر اور عقل اور تمیز   وہ کہ یکایک کسی ہو کسی چیز کو نہ پہنچا

وین بتمکین و فضیلت بگذشت از همه چیز + آبگینه همه جا یابی از ان قیمت نیست + لعل دشوار

اور یہ ساتھ غرور اور فضیلت کی بگذرا سب چیز سی   آبگینہ سب جگہ پاوے تو اوس سبب بیقدر ہی لعل مشکل سی

بدست آید از انست عزیز حکمت ۲۱ کارها بصبر برآید و مستعجل بسر درآید مثنوی بچشم خویش

ہاتھ آوے اوس سبب سے ہی عزیز   سب کام صبر سے نکلیں اور جلدی کرنیوالا سر کی بل گرے   آنکھ اپنی سے

دیدم در بیابان + که آهسته سبق برد از شتابان + سمند بادپای از تک فرو ماند + شتربان

دیکھا ہم نے بیچ جنگل کی کہ آہستہ سبقت لیگیا دوڑنیوالی سے   گھوڑا ہوا کی ایسی قدم کا عاجز رہا اور اونٹ کا ہانکنیوالا

همچنان آهسته میراند حکمت نادان را به از خاموشی نیست و گر این بدانستی نادان نبودی

ویسی ہی آہستہ چلاتا تھا   نادان کو بہتر خاموشی سی نہیں ہی اور اگر یہ جانتا نادان نہوتا

قطعه چون نداری کمال فضل آن به + که زبان در دهان نگهداری + آدمی را زبان فضیحه کند

جو نہ رکھی تو کمال فضل وہ بہتر کہ زبان کو بیچ منہ کی نگاہ رکھی تو آدمی کو زبان رسوا کرے

حکمت اگر شبها همه قدر بودی شب قدر بیقدر بودی شعر گر سنگ همه لعل

اگر سب راتین شب قدر ہوتین شب قدر بی قدر ہوتی جو سب پتہر لعل

بدخشان بودی + پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی حکمت هر که بصورت نکوست

بدخشان کی ہوتے پس قیمت لعل اور پتہر کی یکسان ہوتی جو کوئی صورتمین نیک ہی

سیرت زیبا در وست کار اندرون دارد نه پوست قطعه توان شناخت بیکروز در

خصلت اچہی بیچ اوسکے ہی کام باطن رکہتا ہی نہ ظاہر سکے پہچاننا ایک دن مین

شمائل مرد + که تا کجاش رسیدست پایگاه علوم + ولی ز باطنش ایمن مباش و غره مشو

صورت آدمی کی کہ کہان تک اوسکا پہنچا ہی مرتبہ علم کا ولیکن باطن اوسکی سی بیخوف مت ہو اور مغرور مت ہو

که خبث نفس نگردد بسالها معلوم پند هر که با بزرگان ستیزد خون خود ریزد قطعه

کہ برائی ذات کی برسون مین نہو وی معلوم جو کہ ساتہ بزرگون سے لڑے خون اپنا گراتا ہی

خویشتن را بزرگ پنداری راست گفتند یک دو بیند لوچ + زود بینی شکسته پیشانی

اپنے تئین بزرگ جانتا ہی تو سچ کہتی ہین ایک کو دو دیکہتا ہی بہینگا جلد دیکہی تو شکستہ پیشانی

تو که بازی بسر کنی با قوچ حکمت پنجه با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار

تو کہ کہیلنا کرتا ہی تو سر سی مینڈہی کا سے پنجہ ساتہ شیر کی ڈالنا اور مٹہی اوپر تلوار کی مارنا کام

خردمندان نیست بیت جنگ و زورآوری مکن با مست + پیش سرپنجه در بغل نه دست

عقلمندون کا نہین ہی لڑائی اور زور آزمائی مت کر ساتہ مست کے آگی زبردست کے بیچ بغل کی رکہہ ہاتہ

پند ضعیفی که با قوی دلاوری کند یار دشمنست در هلاک خویش قطعه سایه پرورده را

جو بوڑہا کہ ساتہ زبردست کے بہادری کری یار دشمن کا ہی بیچ ہلاک اپنی کے سایہ کی پلی ہوئی کو نہین

چه طاقت آن که رود با مبارزان بقتال + سست بازو بجهل می فکند + پنجه با مرد آهنین

کیا طاقت وہ کہ جاوی ساتہ لڑنیوالون کی بیچ قتل کے سست بازو ساتہ جہالت کے ڈالتا ہی پنجہ ساتہ مرد لوہی کے

چنگال حکمت هر که نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد شعر چون نیاید نصیحت

چنگل کے جو کہ نصیحت نہ سنے خیال ملامت سننے کا رکہتا ہی جو نہ آئی نصیحت تیری

در گوش اگرت سرزنش کنم خاموش ۲۷ حکمت بی هنران هنرمند را نتوانند دید

بیچ کان کے جو تجکو ملامت کرون مین چپ رہ نادان عقلمند کی تئین نہین دیکہ سکتے ہین

همچنانکه سگ بازاری سگ صیدی مشغله برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفله چون

جیسی ہی کتے بازار کے شکاری کی تئین شور برلادین اور آگے آنا نہین سکتی ہین یعنی کمینہ جو

بهنر با کسی بر نیاید بخبثش در پوستین افتد بیت کند هر آینه غیبت حسود کوته دست

ساتہ ہنر کے ساتہ کسی کی برنہ آوی ساتہ بدی اوس کی کی بیچ عیب کی پڑے کرے تحقیق غیبت دشمن کم طاقت

که در مقابله گنگش بود زبان مقال ۲۸ حکمت گر جور شکم نیستی هیچ مرغ در دام صیاد

کہ بیچ مقابلہ کی گونگی اوسکی ہووے زبان گفتگو کی جو ظلم پیٹ کا نہوتا کوئی چڑیا جال مین صیاد کی

نیفتادی بلکه صیاد خود دام ننهادی حکمت حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر

نہ پڑتی بلکہ صیاد آپ جال نہ رکہتا حکیم دیر دیر کہاتی ہین اور عبادت کرنیوالے آدہی پیٹ

و زاهدان سد رمق و جوانان تا طبق برگیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان

اور زاہد واسطے روکنی جان کی اور جوان طباق بہر لیتے ہین اور بڈہی جب تک عرق کرین لیکن قلندر اتنا

بخورند که در معده جای نفس نماند و بر سفره روزی کس شعر اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب

کہاتی ہین کہ بیچ پیٹ کے جگہ دم کی نرہی اور اوپر دسترخوان کی روزی کسیکی قیدی شکم کی تئین دو رات

شبی ز معده سنگی شبی ز دلتنگی ۲۹ حکمت مشورت با زنان تباهست و سخاوت با مفسدان گناه

ایک رات بوجہ پیٹ بہاری اور ایک رات فکر بہوک سی مشورہ ساتہ عورتون کے تباہ ہی اور سخاوت مفسدون سے گناہ

فرد ترحم بر پلنگ تیز دندان ستمکاری بود بر گوسفندان فرد خبیث را چو تعهد

رحم اوپر چیتے تیز دانت کے ظلم ہوی اوپر بکریون کے بد کی تئین جو تعہد

کنی و بنوازی بدولت تو گنه میکند بانبازی حکمت هر که را دشمن پیش است

کری تو اور سرفراز کری تو بدولت تیری گناہ کرتا ہی ساتہ انبازی کی جسکی تئین دشمن آگے ہی

اگر نکشد دشمن خویش است بیت سنگ بر دست و مار سر بر سنگ خیره رایی بود قیاس و درنگ

اگر نہ مارے دشمن اپنا ہے پتہر ہاتہ مین اور سانپ اوپر پتہر کے بیوقوفی ہو وے خیال اور دیر

وگروهی بخلاف این مصلحت دیده اند و گفته اند که در کشتن بندیان تامل اولیترست بحکم آنکه اختیار باقیست توان کشت و توان بخشید اما اگر بی تامل کشته شود محتملست که مصلحتی فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد مثنوی

نیک سهلست زنده بیجان کرد کشته را باز زنده نتوان کرد
شرط عقلست صبر تیرانداز که چو رفت از کمان نیاید باز

حکمت حکیمیکه با جهال درافتد باید که توقع عزت ندارد و اگر جاهلی بزبان آوری بر حکیمی غالب آید عجب نیست که سنگیست که گوهر همی شکند

بیت
چه عجب گر فرو رود نفسش عندلیبی غراب هم قفسش

قطعه
گر هنرمند از اوباش جفائی بیند تا دل خویش نیازارد و درهم نشود
سنگ بدگوهر اگر کاسهٔ زرین بشکند قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

حکمت خردمندی را که در زمرهٔ اجلاف سخن ببندد شگفت مدار که آواز بربط با غلبهٔ دهل برنیاید و بوی عنبر از گند سیر فرو ماند مثنوی

بلند آواز نادان گردن افراخت که دانا را به بیشرمی بینداخت

لذت انگور بیوه داند نه خداوند میوه؛ یوسف صدیق علیه السلام در

مزہ انگور کا بیوہ جانے نہ صاحب میوے کا، یوسف سچا اوپر اوسکے سلام اَیچ

خشکسال مصر سیر نخوردی تا گرسنگان را فراموش نکند. مثنوی: آنکه در راحت

قحط سال مصر کے نہ کہاتے اسواسطے کہ بھوکوں کی تئیں بھولنا نہ کرے، وہ شخص کہ بیچ آرام

و تنعم زیست + او چه داند که حال گرسنه چیست + حال درماندگان کسی داند

اور نعمت کے جیا، وہ کیا جانے کہ حال بھوکے کا کیا ہے، حال عاجزوں کا وہ جانے

که باحوال خویش درماند. قطعه: ای که بر مرکب تازنده سواری هشدار +

کہ بیچ احوال اپنے کے عاجز ہے، ای کہ اوپر گھوڑے دوڑنیوالی کی سوار ہی تو ہوشیار رہ

که خر خارکش مسکین در آب و گلست + آتش از خانهٔ همسایهٔ درویش مخواه + کانچه

کہ گدہا لکڑہاری غریب کا بیچ پانی اور کیچڑ کی ہی، آگ گہر ہمسایہ مفلس سی مت مانگ، کہ جو کچھ

از روزن او میگذرد دود دلست. پند: درویش ضعیف حال را در خشکی تنگسال

روزن اوسکی سی گذرتا ہی دہواں دل اوسکی کا ہی، فقیر ضعیف حال کی تئیں بیچ خشکی تنگسال کے

مپرس که چونی الا بشرط آنکه مرهم بر ریشش نهی و معلومی پیش. قطعه: خری که بینی و

مت پوچھ کہ کیسا ہی مگر ساتھ شرط اوسکے کہ کوئی مرہم اوپر زخم اوسکی کی رکھے تو یا کوئی دینار آگے، ایک گدہا کہ دیکھے تو

باری بگل در افتاده + بدل برو شفقت کن ولی مرو بسرش + کنون که رفتی و پرسیدیش

ایک بوجھ بیچ کیچڑ کی پڑا ہوا، دل سی اوپر اوسکی مہربانی کر لیکن مت جا اوپر سر اوسکی، اب کہ گیا تو اور پوچھا تونے اوسکو

که چون افتاد + میان ببند چو مردان بگیر دنب خرش. حکمت: دو چیز

کہ کیونکر گرا، کمر باندہ مانند مردوں کے پکڑ دم گدہی اوسکی کی، دو چیزیں

مخالف عقلست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت

دشمن عقل کی ہیں، کہانا زیادہ رزق قسمت کی گئی سے اور مرنا آگے وقت

معلوم. قطعه: قضا دگر نشود ور هزار ناله و آه + بکفر یا بشکایت برآید از دهنی

معلوم سے، قضا اور نہ ہووے جو ہزار نالے اور آہ ساتھ کفر یا شکایت کی برآوی ایک منہ سے

عاشق بی زرست و رونده بی معرفت مرغ بی پر و عالم بی عمل درخت بی بر و زاهد

عاشق مفلس ہے اور سالک بی شناسائی مرغ بی پر اور عالم بے عمل درخت بی پھل اور زاہد

بی علم خانه بی در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب است نه ترتیل سورهٔ مکتوب

بے علم خانہ بی در مراد نازل ہونے قرآن کے سے حاصل کرنا خصلت خوب کا ہی نہ قرأت کرنا سورہ لکھی گئی کا

عامی متعبد پیاده رفته است و عالم متهاون سوار خفته عاصی که دست بردارد

جاہل عبادت کرنیوالا پیادہ گیا ہے اور عالم سستی کرنیوالا سوار سویا ہوا گنہگار کہ ہاتھ اوٹھاوے دعا مانگے

به از عابدی که در سر دارد بیت سرهنگ لطیف خوی دلدار + بهتر ز فقیه مردم آزار

بہتر اوس عابد سے کہ غرور رکھے پیادہ پاکیزہ خوبی اور دل رکھنے والا بہتر عالم مردم آزار سے

یکی را گفتند که عالم بی عمل بچه ماند گفت بزنبور بی عسل بیت زنبور درشت

ایک کی تئیں کہا کہ عالم بے عمل کس مانند ہی کہا ساتھ بھڑ بی شہد کی زنبور سخت

بی مروت را گوی + باری چو عسل نمیدهی نیش مزن قول مرد بی مروت زن

بیمروت کی تئیں کہہ ایکبار جو شہد نہیں دیتی ہی تو ڈنک مت مار مرد بیمروت عورت ہے

و عابد با طمع رهزن قطعه ای بناموس جامه کرده سپید + بهر پندار خلق و نامه سیاه

اور عابد لالچی ٹھگ ای ساتھ مکاری کے جامہ کیا سپید اور جلا واسطے جاننی خلق کی نامہ

دست کوتاه باید از دنیا + آستین خواه دراز و خواه کوتاه حکمت دو کس را حسرت

ہاتھ کوتاہ چاہیے دنیا سے آستین خواہ بڑی خواہ چھوٹی دو آدمی کی تئیں افسوس

از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکسته و وارث با قلندران

دل سے نہ جاوے گی اور پاؤں حیف کا مٹی سے نہ نکلے سوداگر کشتی ٹوٹا ہوا اور میراث پانیوالا ساتھ قلندروں کے

نشسته قطعه پیش درویشان بود خونت مباح + گر نباشد در میان مالت سبیل

بیٹھا آگے فقیروں کے ہووے گا خون تیرا روا جو نہ ہووے درمیان میں مال تیرا وقف

یا مرو با یار ازرق پیرهن + یا بکش بر خان و مان انگشت نیل دوستی با پیلبانان یا مکن

یا مت جا ساتھ یار نیلی پیرہن کے یا کھینچ اوپر گھر بار کی انگلی نیل کی دوستی مہاوتوں کی مت کر

یا بنا کن خانه در خورد پیل حکمت خلعت سلطان اگرچه عزیزست جامه خلقان

یا بنا کر گھر لائق ہاتھی کے خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے جامہ پرانا

خود از آن بعزت‌تر و خوان بزرگان اگرچه لذیذ خرده انبان خویش از آن

اپنا اوس سے عزت میں زیادہ اور خوان بزرگوں کا اگرچہ مزہ دار ہی ریزہ توشہ دان اپنی کا اوس سے

بلذت‌تر بیت سرکه از دسترنج خویش و تره بهتر از نان ده خدای و بره

لذت میں زیادہ سرکہ ہاتھ رنج اپنے سے اور ساگ بہتر ہے نان گاؤں کے مالک سے اور بری کی

حکمت خلاف راه صوابست و عکس رای اولوالالباب دارو بگمان خوردن

خلاف راہ نیک کی ہے اور برخلاف عقل صاحب دانائی کی دوا ساتھ گمان کے کھانا

و راه نادیده بی کاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمة الله علیه پرسیدند که چگونه

اور راہ نہ دیکھی ہوئی بغیر قافلے کے جانا پیشوا پیر محمد غزالی کی تئیں رحمت اسکی اوپر ہو پوچھا کہ کیونکر

رسیدی برین منزلت در علوم گفت بدانکه هرچه ندانستم از پرسیدن آن ننگ نداشتم

پہنچا تو اس مرتبے کو بیچ علموں کے کہا معلوم کر کہ جو کچھ نہ جانا میں نے پوچھنی اوسکی سے شرم نہ کی میں نے

شعر امید عافیت آنگه بود موافق عقل که نبض را بطبیعت شناس بنمائی

امید عافیت کی اوسوقت ہوی موافق عقل کے کہ نبض کی تئیں حکیم کو دکھاوے تو

بپرس هرچه ندانی که ذل پرسیدن دلیل راه تو باشد بعز دانائی حکمت هرچه دانی

پوچھ جو کچھ نہ جانے تو کہ ذلت پوچھنے کی راہ بر تیری ہو ساتھ عزت دانائی کی جو کچھ جانے تو

که هر آینه معلوم تو خواهد شد به پرسیدن آن تعجیل مکن که هیبت سلطنت را زیان دارد

کہ تحقیق کر معلوم تجھکو ہوگا پوچھنی میں اوسکے جلدی مت کر کہ ہیبت سلطنت کی تئیں زیان کرتا ہے

قطعه چو لقمان دید کاندر دست داود همین آهن بمعجز موم گردد نپرسیدش چه

جو لقمان نے دیکھا کہ بیچ ہاتھ داؤد کے لوہا ساتھ معجزے کے موم ہوتا ہے نہ پوچھا اوسکو کیا

میسازی که دانست که بی پرسیدنش معلوم گردد قول هرکه با بدان نشیند اگر

کرتا ہے تو کہ جانا کہ بغیر پوچھنے اوسکے معلوم ہووے جو کہ ساتھ بروں کے بیٹھے اگر

تیر طبیعت ایشان درو اثر نکند بفعل ایشان متهم گردد تا بحدیکه اگر بخرابات

تیر طبیعت دونهون کا بیچ اوسکے اثر نہ کرے ساتہ کام انہونکے تہمت کیا گیا ہوی تو وہا تک کہ اگر بیچ ایک خرابات کے

رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن. مثنوی رقم بر خود بنادانی

جاوی ساتہ نماز کرنے کے نسبت کیا گیا ہوی ساتہ شراب کہانیکے. رقم اوپر اپنی ساتہ نادانی کے

کشیدی + که نادان را صحبت گزیدی + طلب کردم ز دانایان یکی پند +

کہینچے تو نے کہ نادان کی تئین صحبت کی قبول کیا تو نے طلب کی میں نے داناؤں سے ایک نصیحت

مرا گفتند با نادان مپیوند + که گر دانای دهری خر بباشی + وگر نادانی ابله تر

میری تئین کہا ساتہ نادان کی مت مل کہ اگر دانا زمانی کا ہی تو گدہا ہوی تو اور جو نادان ہی احمق زیادہ

بباشی. حکمت حلم شتر چنانکه معلوم است اگر طفلی مهارش گیرد و صد فرسنگ

ہووے تو. بردباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک لڑکا مہار اوسکی لے اور سو کوس

برد گردن از متابعتش بر نه پیچد اما اگر دره هولناک پیش آید که موجب هلاک

لیجاوے گردن اطاعت اوسکے سے نہ پیچے لیکن اگر مقام ہولناک آگے آوے کہ سبب ہلاک کا

باشد و طفل آنجا بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش در گسلاند و بیش مطاوعت

ہووے اور لڑکا اوس جگہہ ساتہ نادانی کی جانا چاہی باگ ہتیلی اوسکی سے تڑاوے اور آگے اطاعت

نکند که هنگام درشتی ملاطفت مذموم است و گویند دشمن بملاطفت دوست

نہ کرے کہ وقت سختی کے مہربانی برے ہے اور کہتے ہیں دشمن ساتہ مہربانی کے دوست

نگردد بلکه طمع زیادت کند. قطعه کسیکه لطف کند با تو خاک پایش باش

نہوی بلکہ طمع زیادہ کرے. وہ شخص کہ لطف کرے ساتہ تیری خاک پانون اوسکا رہ

وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی

اور جو خلاف کرے بیچ دونون آنکھون اوسکی ڈال خاک. بات ساتہ لطف اور کرم کی ساتہ درشت خو کی مت کہہ

که زنگ خورده نگردد بسوهان پاک. حکمت هر که در پیش سخن دیگران افتد

کہ زنگ کہایا ہوا نہوی مگر سوہن سے پاک. جو کہ آگے بات اوروں کی پڑے

تا مایه فضلش بدانند یا جهلش شناسند **قطعه** ننهد مرد هوشمند جواب ٭ مگر آنگه کزو

تو مایہ فضیلت اوسکا جانیں مرتبہ جہالت اوسکی کا پہچانیں ۔ نہ دیوے مرد ہوشیار جواب ۔ مگر اوس وقت کہ اوس سے

سوال کنند ٭ گرچه بر حق بود فراخ سخن ٭ حمل دعویش بر محال کنند **حکمت**

سوال کریں ۔ اگرچہ بیچ حق کے ہووے کشادہ بات ۔ حمل دعوی اوسکی کا اوپر مشکل کی کریں

ریشی درون جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز بپرسیدی که چونست

ایک پھوڑا اندر جامے کی رکھتا تھا میں اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پوچھتا تھا کہ کیونکر ہے

و نپرسیدی که کجاست دانستم که از آن احتراز میکند که ذکر همه عضوی روا نباشد

اور نہ پوچھتا کہ کہاں ہے ۔ جانا میں نے کہ اوس سے پرہیز کرتا ہے کہ ذکر تمام عضو کا روا نہ ہووے

و خردمندان گفته اند هر که سخن نسنجد از جوابش برنجد **قطعه** تا نیک ندانی که سخن

اور عقلمندوں نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے ۔ جب تک نہ نیک جانے تو کہ بات

عین صوابست ٭ باید که بگفتن دهن از هم نگشائی ٭ گر راست سخن گوئی و در بند

نہایت نیک ہے ۔ چاہیے کہ بیچ کہنے کی منہ اپنے کا نہ کھولے ۔ تو جو سچ بات کہے تو اور بیچ قید کی رہے تو

به زانکه دروغت دهد از بند رهائی **حکمت** دروغ گفتن بضربت لازم ماند که

بہتر اوس سے کہ جھوٹھ دیوے تجھکو قید سے خلاصی ۔ جھوٹھ کہنا ساتھ ضرب کے لازم رہی کہ

اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند چنانکه برادران یوسف علیه السلام

اگر بھی زخم درست ہووے ۔ نشان رہے ۔ نہیں دیکھا ہے تو کہ بھائی یوسف علیہ السلام کے

بدروغی موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت لکم

ساتھ اوس جھوٹھ کے کہا کہ گئے ہوئے اور سچ کہنے اونکی کی تکیہ نہ رہا ۔ کہا نہیں بلکہ بنالیا ہے دل تمہارے نے

انفسکم امرا **قطعه** یکی را که عادت بود راستی ٭ خطائی رود در گذارند

ایک کی تئیں کہ عادت ہووے سچائی کی ۔ خطا جاوے تو معاف کریں

ازو ٭ وگر نامور شد بقول دروغ ٭ دگر راست باور ندارند ازو **حکمت**

اوس سے ۔ اور جو مشہور ہووے ساتھ قول جھوٹھ کی ۔ جو سچ کہے اعتبار نہ کریں اوس سے

اجلّ کائنات از روی ظاہر آدمیست و اذلّ موجودات سگ و باتفاق

بزرگ تر پیدائش کا از روی ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا ہے کتا اور ساتھ اتفاق

خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس **قطعہ** سگی را لقمہ ہرگز فراموش

عقلمندوں کے کتا حق شناس بہتر آدمی ناشکر سے کتے کی تئیں لقمہ ہرگز بھولا

نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ + وگر عمری نوازی سفلہ را + بکمتر چیزی آید با تو

نہ ہووی جو ماری تو سو مرتبہ اوسکو پتھر اور جو ایک مدت نوازی تو کمینے کے تئیں ساتھ کمتر چیز کی آوی ساتھ تیرے

در جنگ **حکمت** از نفس پرور ہنر وری نیاید و بی ہنر سروری را نشاید

بیچ لڑائی کے نفس پروری ہنر پالتا نہ آوے اور بی ہنر سرداری کی تئیں نہ چاہیے

مثنوی مکن رحم بر گاو بسیار خوار + کہ بسیار خسپست بسیار خوار + چو گاو ار

مت کر رحم اوپر بیل بہت کھانیوالے کی کہ بہت سوتا ہی اور بہت کھانیوالا مانند بیل کی اگر

ہمی بایدت فربہی + چو خر تن بجور کسان در دہی **حکمت** در انجیل آمدہ است

چاہتا ہے تو فربہی مانند گدہی کی بیچ ظلم آدمیوں کی دیوی تو بیچ انجیل کے آیا ہی

کہ ای فرزند آدم اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت

کہ اے فرزند آدم کے جو دولتمندی دوں میں تجکو مشغول کرنیوالا ہووی تو ساتھ مال کی مجسے اور جو مفلس کروں تجکو

تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کی شتابی

تنگدل بیٹھے تو پس مزا یاد میرے کا کہاں پاویگا تو اور ساتھ عبادت میری کب دوڑیگا تو

قطعہ گہ اندر نعمتی مغرور و غافل + گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش + چو در سرّا و ضرّا

کبہی درمیان نعمت کی ہی تو مغرور اور غافل کبہی درمیان تنگدستی کی ہی تو زخمی اور گہائل جو بیچ خوشی و غم کے

حالت اینست + ندانم کی بحق پردازی از خویش **حکمت** ارادت بیچون

حال تیرا یہ ہے نجانوں میں کب ساتھ حق کی مشغول ہووی تو اپنی سی تقدیر خدا کی ایک کی تئیں

یکی را از تخت شاہی فرود آرد و دیگری را در شکم ماہی نکو دارد **بیت** وقتی خوش

تخت بادشاہی سی نیچی لاوی اور ایک کی تئیں بیچ پیٹ مچھلی کی نیک رکھی وقت ہے خوش

شب تاریک دوستان خدای + می بتابد چو روز رخشنده وین سعادت بزور

رات اندھیری دوست خدا کے چمکتے ہیں مانند روز روشن کی اور یہ سعادت ساتھ زور

بازو نیست + تا نه بخشد خدای بخشنده رباعی از تو بکه نالم که دگر داور نیست

بازو کی نہیں ہے جبتک نہ بخشے خدای بخشنے والا تجھ سے ساتھ کسکے نالہ کروں کہ سوا تیرے اور خدا نہیں ہے

وز دست تو هیچ دست بالاتر نیست + آن را که تو رهبری کسی گم نکند وان را

اور تیرے ہاتھ سے کوئی ہاتھ بلند زیادہ نہیں ہے اوسکو کہ تو راہ دے کوئی گم نہ کرے اور اوسکو

که تو گم کنی کسی رهبر نیست حکمت گدای نیک انجام به از پادشاه بد فرجام

کہ تو گم کرے کوئی رہبر نہیں ہے فقیر نیک انجام بہتر بادشاہ بری ذات سے

بیت غمی کز پیش شادمانی بری + به از شادی کز پسش غم خوری حکمت

وہ غم کہ پیچھے اوسکے خوشی لیجاوے تو بہتر اوس خوشی سے کہ پیچھے اوسکے غم کھاوے تو

زمین را از آسمان نثار است و آسمان را از زمین غبار کل اناء یترشح بما فیه

زمین کو آسمان سے نثار ہے اور آسمان کو زمین سے غبار ہر برتن ٹپکاتا ہے اوس چیز کو جو اوسمیں ہے

فرد گرت خوی من آمد ناسزاوار + تو خوی نیک خویش از دست مگذار حکمت

جو تجھکو خوی میری آئی نالائق تو خوی نیک اپنی ہاتھ سے مت چھوڑ

خداوند تبارک و تعالی می بیند و می پوشد و همسایه نمی بیند و می خروشد بیت

صاحب پاک اور برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہے

نعوذ بالله اگر خلق غیب دان بودی + کسی بحال خود از دست کس نیاسودی

پناہ خدا کی اگر خلق غیب کی جاننے والی ہوتے کوئی ساتھ حال اپنے کی ہاتھ سے کسی کے آسودہ نہ ہوتا

حکمت زر از معدن بکان کندن بر آید و از دست بخیل بجان کندن قطعه

سونا کہان کھودنے سے نکلتا ہے اور ہاتھ بخیل سے ساتھ جان کھودنی کے

دونان نخورند و گوش دارند + گویند امید به که خورده + روزی بینی بکام دشمن

کمینے نہ کھاتے ہیں اور کان رکھتے ہیں کہتے ہیں امید بہتر کہ کھایا ہوا ایک دن دیکھے تو ساتھ مراد دشمن کے

جیب چرا میکنند گفت ندانی کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم باشند شعر آنکہ حظ آفرید

جیب کاٹی کسی نے کی نہیں کہا نہیں جانتا ہی تو کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم رہتی ہیں اور جس شخص نے کی نصیب

و روزی سخت یا فضیلت ہمیدہد یا بخت حکمت نصیحت پادشاہان مسلم

اور روزی سخت یا بزرگی دیتا ہے یا نصیبہ نصیحت بادشاہوں کی مسلم واسطے

کسی است کہ بیم سر ندارد یا امید زر موحد چہ در پای ریزی زرش چہ شمشیر ہندی

اوس کے ہے کہ ڈر سر کا نہ رکھے یا امید زر کی صاحب توحید کو اگر پاؤں پر ڈالے تو زر اوسکو یا تلوار ہندی

نہی بر سرش امید و ہراسش نباشد ز کس بر ہمین است بنیاد توحید و بس حکمت پادشاہ از بہر

رکھے تو اوپر سر اوسکے امید اور ہیبت اوسکو نہ ہووے کسی سے اوپر اوسکی ہی بنیاد توحید کی اور بس بادشاہ واسطے

دفع ستمگاران است و شحنہ برای خونخواران و قاضی مصلحت جوی طراران ہرگز دو خصم بحق راضی

دور کرنی ظالموں کی ہی اور کوتوال واسطے حرامزادوں کی اور قاضی مصلحت ڈھونڈھنی والا گرہ کاٹنی والوں کا ہرگز دو دعوی

پیش قاضی نروند قطعہ چو حق معاینہ دانی کہ می بباید داد بلطف بہ کہ بجنگ آوری

ساتھ قاضی کے نہ جاویں جو حق دیکھتا ہی تو کہ چاہیے دینا ساتھ لطف کے بہتر ہے کہ جنگ سے لاوی

و دلتنگی خراج اگر نگزارد کسی بطیب نفس بقہر ازو بستانند و مزد سرہنگی حکمت ہمہ

اور دل تنگی کی خراج جو ادا نہ کرے کوئی ساتھ خوشی اپنے کے ساتھ قہر کی اوس سے لیویں اور مزد سرہنگ کی سب کی

کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را بشیرینی شعر قاضی کہ برشوت بخورد

تئیں دانت ساتھ ترشی کی کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کی تئیں ساتھ شیرینی کے قاضی کہ ساتھ رشوت کے کھاوے

پنج خیار ثابت کند از بہر تو دہ خربزہ زار حکمت قحبہ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند

پانچ ککڑی ثابت کرے واسطے تیرے دس کھیت خربزے کے قحبہ بڈھی نابکاری سے کیا کرے کہ توبہ نہ کرے

و شحنہ معزول از مردم آزاری بیت جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست کہ پیر خود نتواند

اور کوتوال تغیر کیا گیا مردم آزاری سے جوان گوشہ بیٹھنے والا شیر مرد راہ خدا کا ہی کہ بڈھا

ز گوشہ برخاست فرد جوانی سخت می باید کہ از شہوت بپرہیزد کہ پیر سست رغبت خود آلت

کونہ سے اوٹھنا جوان سخت بیٹھا چاہیے کہ شہوت سے پرہیز کرے کہ بڈھا سست رغبت کی آپ آلت

حکمت حکیمی نامور را پرسیدند که درختان را که خدای عزّ و جلّ آفریده است و برومند هیچ یکی را آزاد نخوانده اند مگر سرو را که ثمره ندارد درین چه حکمتست گفت هر یکی را دخلی معیّنست

ایک حکیم نامور کی تئیں پوچھا کہ درختوں کی تئیں خدای عزّ و جلّ نے پیدا کیا ہی اور پھل دار کسی ایک کی تئیں آزاد نہیں کہا ہی مگر سرو کی تئیں کہ پھل نہیں رکھتی ہی بیچ اسکے کیا حکمت ہی کہا ہر ایک کی تئیں ایک معین آمدنی ہے

بوقتی معلوم گهی بوجود آن تازه اند و گاهی بعدم آن پژمرده و سرو را هیچ ازین نیست و همه وقت خوشست

بیچ ایک وقت معلوم کی کبھی ساتھ ہونے اوسکے کی تازہ ہیں اور کبھی ساتھ نہونے اوسکے کی پژمردہ اور سرو کی تئیں کچھ اس سے نہیں

و اینست صفت آزادگان **قطعه** بر آنچه میگذرد دل منه که دجله بسی پس از خلیفه بخواهد گذشت در بغداد

اور یہہ ہے صفت آزادوں کی اوپر اسکے کہ گذرتا ہی دل مت رکھ کہ دجلہ بہت پیچھے خلیفہ سے گذریگا

گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد **حکمت** دو کس

جو تجھکو ہاتھ سے بر آوی مانند درخت کھجور کی رہ کریم اور جو تیری ہاتھ سے نہ آوی مانند سرو کی رہ آزاد

مردند و حسرت بردند یکی آنکه داشت و نخورد و دیگر آنکه دانست و نکرد **قطعه** کس نه

مرے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ جانا اور نہ کیا کوئی نہ

بخیل فاضل را که نه در عیب گفتنش کوشد ور کریمی دو صد گنه دارد کرمش عیبها

بخیل فاضل کی تئیں کہ نہ بیچ عیب کہنے اوسکے کی کوشش کرے اور جو ایک سخی دو سو گناہ رکھے کرم اوسکا عیب

خاتمة الکتاب

تمام شد کتاب گلستان والله المستعان بتوفیق باری عزّ اسمه درین جمله چنانکه رسم مؤلفانست

تمام ہوئی کتاب گلستان اور خدا مددگار ہے ساتھ توفیق الله کی برتر ہی نام اوسکا بیچ اس جملے کی جیسا کہ

از شعر متقدمان تلفیقی نرفت **بیت** کهن خرقهٔ خویش پیراستن به از جامهٔ عاریت

شعر قدیموں سے کچھ التقاط نہ کیا پرانی گدڑی اپنی آراستہ کرنا بہتر جامہ مانگی ہوئی کی پہننے سے

غالب گفتار سعدی طرب انگیز است و طیبت آمیز و کوته نظران را بدین علت زبان طعن دراز گردد

اکثر باتیں سعدی کی طرب انگیز ہیں اور خوشی ملی ہوئی کوتہ نظروں کی تئیں سبب اسکے زبان طعن کی دراز ہو

دماغ بیهوده بردن و دود چراغ بیفائده خوردن کار خردمندان نیست ولیکن برای

دماغ کا بیهوده لیجانا اور دهوان چراغ کا بیفائده کهانا کام عقلمندون کا نهین ہے اور لیکن واسطے عقل

روشن صاحبدلان که روی سخن در ایشانست پوشیده نماند که دُرِّ موعظتهای شافی در سلک عبارت

روشن صاحبدلون کی که منہ سخن کا بیچ انکے ہی چهپا نہ رہے کہ موتی نصیحتون آرام دینی والی کی بیچ لڑی عبارت

کشیده است و داروی تلخ نصیحت بشهد ظرافت برآمیخته تا طبع ملول انسان از دولت

کے ہے اور دوا کڑوی نصیحت کی ساتھ شہد خوش طبعی کی ملی ہے تو طبیعت رنجیده انسان کی دولت

قبول محروم نماند الحمد لله رب العالمین

قبولیت سے محروم نه رہے اور سب تعریف ثابت ہین واسطے الله کی کیسا الله که پالنے والا دونون عالم کا ہی

ما نصیحت بجای خود کردیم
ہم نے نصیحت موافق اپنے محل کے کہی
روزگاری درین بسر بردیم
ایک زمانه بیچ اسکے آخر لے گئے ہم

گر نیاید بگوش رغبت کس
اگر نه آئے بیچ کان رغبت کسیکے
بر رسولان پیام باشد و بس
اوپر قاصدون کے پیام ہوتا ہے اور بس

یا ناظراً فیه سل بالله مرحمة
اے دیکھنے والے درین کتاب بخواه از خدا رحمت را
علی المصنف واستغفر لصاحبه
بر مصنف و مغفرت طلب کن صاحب کتاب را

واطلب لنفسك من خیر تریدها
بذات خود از هر چیز نیکو که میخواہے
من بعد ذلك غفراناً لکاتبه
بعد ازین مغفرت طلب کن برای کاتب آن

لی یوم التلاق ومکانه
برای من روز قیامت باشد جائی
عند الرؤف لقلت یا مولانا
نزدیک خدای مہربان البته گویم ای مولای ما

وانت مولی محسن
و تو مالک نیکو کار ہستے
ها قد اسأت واطلب الاحسانا
هان تحقیق که من بد کردم میخواهم احسان را

تمت

ماه مبارک ذیحجه [illegible] هجری کتاب گلستان در مطبع شعله طور کانپور باهتمام شیخ عبدالله پرنٹر مطبوع گردید

ازو لفظ مرکب
از روشن کرد او
نسبت است مثل گلشن
گفته محققت محقق
وآنکه صاحب برهان
بضم مجهول بروزن
گویا لفظ فارسی
دانسته اصلی او
در کتب معتبره ولغت
فارسی پیدا نیست
١٢